Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّ اَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 65

شمارہ 18

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADAR Qadian

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

27 رجب 1437 ہجری قمری 5 ہجرت 1395 ہجری شمسی 5 مئی 2016ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔ حضور انور نے 29 اپریل 2016 کو مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ نمبر 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

افسوس کہ میرے مخالفوں کو باوجود اس قدر متواتر نامُرادیوں کے میری نسبت کسی وقت محسوس نہ ہوا کہ اس شخص کے ساتھ در پردہ ایک ہاتھ ہے جو ان کے ہر ایک حملہ سے اس کو بچاتا ہے اگر بدقسمتی نہ ہوتی تو اُن کے لئے یہ ایک معجزہ تھا کہ اُن کے ہر ایک حملہ کے وقت خدا نے مجھ کو اِن کے شر سے بچایا اور نہ صرف بچایا بلکہ پہلے اِس سے خبر بھی دیدی کہ وہ بچائے گا

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

خدا کے رسول کو ماننا توحید کے ماننے کے لئے علّتِ موجبہ کی طرح ہے اور ان کے باہمی ایسے تعلقات ہیں کہ ایک دوسرے سے جُدا ہو ہی نہیں سکتے۔ اور جو شخص بغیر پیروی رسول کے توحید کا دعویٰ کرتا ہے اسکے پاس صرف ایک خشک ہڈی ہے جس میں مغز نہیں اور اس کے ہاتھ میں محض ایک مردہ چراغ ہے جس میں روشنی نہیں ہے اور ایسا شخص کہ جو یہ خیال کرتا ہے کہ اگر کوئی شخص خدا کو واحد لاشریک جانتا ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہ مانتا ہو وہ نجات پائے گا یقیناً سمجھو کہ اُس کا دل مجذوم ہے اور وہ اندھا ہے اور اُس کو توحید کی کچھ بھی خبر نہیں کہ کیا چیز ہے...... جو لوگ ایسا عقیدہ رکھتے ہیں کہ بغیر اس کے کہ کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے صرف توحید کے اقرار سے اس کی نجات ہو جائے گی، ایسے لوگ پوشیدہ مرتد ہیں اور درحقیقت وہ اسلام کے دشمن ہیں اور اپنے لئے ارتداد کی ایک راہ نکالتے ہیں ان کی حمایت کرنا کسی دیندار کا کام نہیں ہے۔ افسوس کہ ہمارے مخالف باوجود مولوی اور اہل علم کہلانے کے ان لوگوں کی ایسی حرکات سے خوش ہوتے ہیں۔ دراصل یہ بیچارے ہمیشہ اسی تلاش میں رہتے ہیں کہ کوئی سبب ایسا پیدا ہو جاوے کہ جس سے میری ذلّت اور اہانت ہو۔ مگر اپنی بدقسمتی سے آخر نامراد ہی رہتے ہیں۔ پہلے ان لوگوں نے میرے پر کفر کا فتویٰ تیار کیا اور قریباً دوسو مولوی نے اس پر مہریں لگائیں اور ہمیں کافر ٹھہرایا گیا۔ اور اُن فتووں میں یہاں تک تشدد کیا گیا کہ بعض علماء نے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ لوگ کفر میں یہود اور نصاریٰ سے بھی بدتر ہیں اور عام طور پر یہ بھی فتوے دیئے کہ ان لوگوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں کرنا چاہئے۔ اور ان لوگوں کے ساتھ سلام اور مصافحہ نہیں کرنا چاہئے۔ اور اُن کے پیچھے نماز درست نہیں کافر جو ہوئے۔ بلکہ چاہئے کہ یہ لوگ مساجد میں داخل نہ ہونے پاویں کیونکہ کافر ہیں۔ مسجدیں ان سے پلید ہو جاتی ہیں۔ اور اگر داخل ہو جائیں تو مسجد کو دھو ڈالنا چاہئے۔ اور ان کا مال چُرانا درست ہے اور یہ لوگ واجب القتل ہیں کیونکہ مہدی خُونی کے آنے سے انکاری اور جہاد سے منکر ہیں۔ مگر باوجود ان فتووں کے ہمارا کیا بگاڑا۔ جن دنوں میں یہ فتویٰ ملک میں شائع کیا گیا اُن دنوں میں دس آدمی بھی میری بیعت میں نہ تھے مگر آج خدا تعالیٰ کے فضل سے تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں اور حق کے طالب بڑے زور سے اِس جماعت میں داخل ہو رہے ہیں۔ کیا مومنوں کے مقابل پر کافروں کی مدد خدا ایسی ہی کیا کرتا ہے۔ پھر اس جھوٹ کو تو دیکھو کہ ہمارے ذمہ یہ الزام لگاتے ہیں کہ گویا ہم نے بیس کروڑ مسلمان اور کلمہ گو کو کافر ٹھہرایا۔ حالانکہ ہماری طرف سے تکفیر میں کوئی سبقت نہیں ہوئی۔ خود ہی ان کے علماء نے ہم پر کفر کے فتوے لکھے اور تمام پنجاب اور ہندوستان میں شور ڈالا کہ یہ لوگ کافر ہیں اور نادان لوگ ان فتووں سے ایسے ہم سے متنفر ہو گئے کہ ہم سے سیدھے مُنہ سے کوئی نرم بات کرنا بھی اُن کے نزدیک گناہ ہو گیا۔ کیا کوئی مولوی یا کوئی اور مخالف یا کوئی سجادہ نشین یہ ثبوت دے سکتا ہے کہ پہلے ہم نے ان لوگوں کو کافر ٹھہرایا تھا۔ اگر کوئی ایسا کاغذ یا اشتہار یا رسالہ ہماری طرف سے ان لوگوں کے فتوائے کفر سے پہلے شائع ہوا ہے جس میں ہم نے مخالف مسلمانوں کو کافر ٹھہرایا ہو تو وہ پیش کریں ورنہ خود سوچ لیں کہ یہ کس قدر خیانت ہے کہ کافر تو ٹھہراویں آپ اور پھر ہم پر یہ الزام لگاویں کہ گویا ہم نے تمام مسلمانوں کو کافر ٹھہرایا ہے اس قدر خیانت اور جھوٹ اور خلاف واقعہ تہمت کس قدر دل آزار ہے۔ ہر ایک عقلمند سوچ سکتا ہے؟ اور پھر جبکہ ہمیں اپنے فتووں کے ذریعہ سے کافر ٹھہرا چکے اور آپ ہی اس بات کے قائل بھی ہو گئے کہ جو شخص مسلمان کو کافر کہے تو کفر اُلٹ کر اُسی پر پڑتا ہے تو اِس صورت میں کیا ہمارا حق نہ تھا کہ بموجب اُنہیں کے اقرار کے ہم اُن کو کافر کہتے۔

غرض ان لوگوں نے چند روز تک اِس جھوٹی خوشی سے اپنا دل خوش کر لیا کہ یہ لوگ کافر ہیں۔ اور پھر جب وہ خوشی باسی ہو گئی اور خدا نے ہماری جماعت کو تمام ملک میں پھیلا دیا تو پھر کسی اور منصوبہ کی تلاش میں لگے۔

تب انہی دنوں میں میری پیشگوئی کے مطابق پنڈت لیکھرام آریہ سماجی کو میعاد کے اندر کسی نے ہلاک کر دیا مگر افسوس کہ کسی مولوی کو یہ خیال نہ آیا کہ پیشگوئی پوری ہوئی اور اسلامی نشان ظاہر ہوا۔ بلکہ بعض نے ان میں سے بار بار گورنمنٹ کو توجہ دلائی کہ کیوں گورنمنٹ پیشگوئی کرنیوالے کو نہیں پکڑتی مگر اس آرزو میں بھی خائب اور خاسر رہے۔ اور پھر کچھ دنوں کے بعد ڈاکٹر پادری مارٹن کلارک نے ایک خون کا مقدمہ میرے پر دائر کیا۔ پھر کیا کہنا تھا اِس قدر خوشی ان لوگوں کو ہوئی کہ گویا پھولے اپنے جامہ میں نہ سماتے تھے۔ اور بعض مسجدوں میں سجدے کر کے میرے لئے اِس مقدمہ میں پھانسی وغیرہ کی سزا مانگتے تھے اور اس آرزو میں اُنہوں نے اس قدر سجدے رو رو کے کئے تھے کہ اُن کی ناکیں بھی گھس گئیں مگر آخر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق جو پہلے شائع کیا گیا تھا بڑی عزت سے میں بَری کیا گیا اور اجازت دی گئی کہ اگر چاہو تو ان عیسائیوں پر نالش کرو۔ مختصر یہ کہ اس آرزو میں بھی ہمارے مخالف مولوی اور اُن کے زیر اثر نامراد ہی رہے۔

پھر کچھ دِنوں کے بعد کرم دین نام ایک مولوی نے فوجداری مقدمہ گورداسپور میں میرے نام دائر کیا اور میرے مخالف مولویوں نے اُس کی تائید میں آتمارام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کی عدالت میں جا کر گواہیاں دیں اور ناخنوں تک زور لگایا اور اُن کو بڑی اُمید ہوئی کہ اب کی دفعہ ضرور کامیاب ہوں گے اور اُن کو جھوٹی خوشی پہنچانے کے لئے ایسا اتفاق ہوا کہ آتمارام نے اِس مقدمہ میں اپنی نافہمی کی وجہ سے پوری غور نہ کی اور مجھ کو سزائے قید دینے کیلئے مستعد ہو گیا۔ اُس وقت خدا نے میرے پر ظاہر کیا کہ وہ آتمارام کو اس کی اولاد کے ماتم میں مبتلا کرے گا چنانچہ یہ کشف میں نے اپنی جماعت کو سنا دیا۔ اور پھر ایسا ہوا کہ قریباً بیس پچیس دن کے عرصہ میں دو بیٹے اُس کے مر گئے اور آخر یہ اتفاق ہوا کہ آتمارام سزائے قید تو مجھ کو نہ دے سکا اگرچہ فیصلہ لکھنے میں اُس نے قید کرنے کی بنیاد بھی باندھی مگر اخیر پر خدا نے اُسکو اس حرکت سے روک دیا۔ لیکن تاہم اُس نے سات سو روپیہ جرمانہ کیا۔ پھر ڈویژنل جج کی عدالت سے عزت کے ساتھ میں بری کیا گیا اور کرم دین پر سزا قائم رہی اور میرا جرمانہ واپس ہوا۔ مگر آتمارام کے دو بیٹے واپس نہ آئے۔

پس جس خوشی کے حاصل ہونے کی کرم دین کے مقدمہ میں ہمارے مخالف مولویوں کو تمنا تھی وہ پوری نہ ہو سکی اور خدا تعالیٰ کی اس پیشگوئی کے مطابق جو میری کتاب مواہب الرحمن میں پہلے سے چھپ کر شائع ہو چکی تھی میں بری کیا گیا اور میرا جرمانہ واپس کیا گیا اور حاکم مجوز کو منسوخی حکم کے ساتھ یہ تنبیہ ہوئی کہ یہ حکم اُس نے بے جا دیا۔ مگر کرم دین کو جیسا کہ میں مواہب الرحمن میں شائع کر چکا تھا سزا مل گئی اور عدالت کی رائے سے اُس کے کذّاب ہونے پر مُہر لگ گئی اور ہمارے تمام مخالف مولوی اپنے مقاصد میں نامراد رہے۔ افسوس کہ میرے مخالفوں کو باوجود اس قدر متواتر نامُرادیوں کے میری نسبت کسی وقت محسوس نہ ہوا کہ اس شخص کے ساتھ در پردہ ایک ہاتھ ہے جو ان کے ہر ایک حملہ سے اس کو بچاتا ہے۔ اگر بدقسمتی نہ ہوتی تو اُن کے لئے یہ ایک معجزہ تھا کہ اُن کے ہر ایک حملہ کے وقت خدا نے مجھ کو اِن کے شر سے بچایا اور نہ صرف بچایا بلکہ پہلے اِس سے خبر بھی دیدی کہ وہ بچائے گا۔ اور ہر ایک مرتبہ اور ہر ایک مقدمہ میں خدا تعالیٰ مجھے خبر دیتا رہا کہ میں تجھے بچاؤں گا۔ چنانچہ وہ اپنے وعدہ کے موافق مجھے محفوظ رکھتا رہا۔ یہ ہیں خدا کے اقتداری نشان کہ ایک طرف تمام دنیا ہمارے ہلاک کرنے کے لئے جمع ہے اور ایک طرف وہ قادر خدا ہے کہ اُن کے ہر ایک حملہ سے مجھے بچاتا ہے۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 122 تا 125)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اسلام کی طرح
عورتوں کے حقوق کی نگہداشت کسی نے نہیں کی!

اخبار ”ہندسماچار“ جالندھر 15۔ اپریل 2016 صفحہ نمبر 2 پر بلبیر پُنج (BALBIR PUNJ) صاحب کا ایک مضمون ”مسلمان عورتیں بھی ہیں برابری کی حقدار“ کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ مضمون میں جیسا کہ عنوان سے ہی ظاہر ہے مسلمان عورتوں کی مظلومیت کی دُہائی دی گئی ہے اور بتایا گیا ہے کہ وہ ناانصافی اور نابرابری کا شکار ہیں اور ان سب کی ذمہ دار شریعت اور قرآن مجید ہے۔

ہم بلبیر پنج صاحب کی خدمت میں نہایت ادب کے ساتھ عرض کرتے ہیں کہ اسلام نے عورتوں کی کوئی حق تلفی نہیں کی بلکہ اسے اس کا پورا پورا حق دلایا۔ عورت جو صدیوں سے ظلم وناانصافی کی چکّی میں پستی چلی آرہی تھی، ایک اسلام ہی ہے جس نے اس کا پورا پورا حق قائم کیا۔ اسے فرش سے اُٹھا کر عرش پر بٹھا دیا اور ان سے حُسنِ سلوک کی نہایت شاندار تعلیم دی اور بانی اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے حسنِ سلوک کا بہترین عملی نمونہ پیش فرمایا۔ اسلام نے عورتوں سے حسنِ سلوک کی جو تعلیم دی ہے اور ان کے حقوق کی جس طرح حفاظت فرمائی ہے اس کا عشرعشیر بھی کوئی دوسرا مذہب پیش نہیں کرسکتا۔ یہ صرف دعویٰ ہی نہیں بلکہ ہم ایک ایک کرکے اُن تمام احسانات کو گنا سکتے ہیں جو اسلام نے عورتوں پر کئے۔ یہ ایک مستقل اور علیحدہ مضمون ہے۔ سرِ دست ہم بلبیر پنج صاحب کے اُس اعتراض کو لیتے ہیں جو انہوں نے بطور خاص اپنے مذکورہ بالا مضمون میں کیا ہے۔

ہم قریشی محمد فضل اللہ صاحب نائب مدیر اخبار بدر کے مشکور ہیں کہ انہوں نے ہمیں اس اعتراض کے جواب کی طرف توجہ دلائی۔ بلبیر پنج صاحب نے جو اعتراض کیا ہے وہ یکدفعہ مشین گن سے نکلنے والی گولیوں کی طرح تین طلاق پر کیا ہے۔ پیارے آقا سیّدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، جن پر قرآن مجید جیسی مکمل وعظیم شریعت نازل ہوئی، اور جو قرآنی تعلیمات کو سب سے زیادہ اور سب سے بہتر سمجھنے والے تھے آپ کی تعلیم کے مطابق اس طرح دی گئی تین طلاقوں کی اسلام میں کوئی شرعی حیثیت نہیں۔ گویا بلبیر پنج صاحب نے کسی شرعی فعل و احکام پر اعتراض نہیں کیا بلکہ غیر شرعی فعل پر اعتراض کیا ہے۔ جماعتِ احمدیہ ایسے غیر شرعی فعل کو یقیناً ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور اس پر افسوس کا اظہار کرتی ہے۔ اب ہم ذیل میں بلبیر صاحب کے اعتراضات اور اس کا جواب تحریر کرتے ہیں۔ لیکن اس سے قبل ضمناً یہ عرض کردیں کہ صرف ایک طلاق ہی نہیں اکثر مسلمان آج طرح طرح کی شرک وبدعات اور ضلالت وگمراہی میں ڈوب چکے ہیں جن کا شریعت سے کوئی دُور کا بھی واسطہ نہیں ایسے وقت میں مسلمانوں کو خصوصاً اور پوری انسانیت کو عموماً اندھیروں سے نکالنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق جس ریفارمر، امام مہدی و مسیح موعود، اور کلکی اوتار نے آنا تھا وہ آچکا ہے اور وہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہیں جنہوں نے 1889 میں جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی اور ایک انتہائی نیک و پاک لوگوں کی جماعت پیدا کی جو اسلامی تعلیم کا بالکل صحیح اور حقیقی نمونہ ہے۔ پس آج اسلام کا صحیح چہرہ جماعت احمدیہ کی صورت میں دیکھا جاسکتا ہے۔ آج دُنیا کا چین و امن اسی مصلح، ریفارمر، اور اس کی جماعت سے وابستگی میں وابستہ ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں :

اب اسی گلشن میں لوگو راحت وآرام ہے...... ☆ ......وقت ہے جلد آؤ اَے آوارگان دشت خار

بلبیر پنج صاحب لکھتے ہیں :

”ایک جھٹکے میں تین طلاق بول کر نکاح توڑنے کی اجازت شریعت دیتی ہے۔ اس لئے اس کے خلاف کسی طرح کی مداخلت مسلم سماج کو قبول نہیں ہے۔ کیا اکیسویں صدی میں جب زندگی کے ہر شعبے میں مرد اور عورت کندھے سے کندھا ملا کر چل رہے ہیں تو سماج کے ایک حصے کو دَورِ وُسطیٰ کی قدروں سے چلنے کی چھوٹ ملنی چاہئے؟ کیوں مسلم عورتوں کو ان کے مردوں کے ماتحت اور غلامی کے جذبے سے رکھنے کی آزادی چاہئے؟“

اس کے جواب میں عرض ہے کہ ایک جھٹکے میں تین طلاق بول کر نکاح توڑنے کی اجازت شریعت ہرگز نہیں دیتی۔ ایسی طلاق کو تمام علماء نے بالاتفاق طلاق بدعت کا نام دیا ہے اور بدعت کا شریعت سے کوئی تعلق نہیں۔ نکاح کے نتیجہ میں ایک مسلمان مرد کو شریعت تین طلاق کا حق ضرور دیتی ہے لیکن ایک ہی نشست میں تین طلاق کے استعمال کا حق نہیں دیتی بلکہ تین الگ الگ موقعوں پر استعمال کا حق دیتی ہے۔

دراصل تین طلاق کا حق مرد پر شریعت کا ایک بڑا احسان ہے کہ دائمی جدائی سے پہلے مرد کو بار بار سوچنے اور سمجھنے کا موقع دیا گیا ہے۔ تین طلاق کے نتیجہ میں شریعت نے یہ موقع فراہم کیا ہے کہ نادانی اور غلطی میں اُٹھائے ہوئے قدم کو واپس لینے کی گنجائش موجود رہے۔ طلاق کے بعد اگر پچھتاوا اور افسوس ہو تو اصلاح کا کم از کم ایک موقع ہاتھ میں رہے ورنہ پھر شریعت پر بجائے خود یہ ایک بڑا اعتراض ہوتا کہ پچھتاوے کے بعد اس نے اصلاح کا کوئی موقع نہیں رکھا۔ لیکن شریعت کے اس احسان کو جاہل علماء اور عوام نے مذاق، اور ایک رحمت کے حکم کو اپنے لئے زحمت بنا دیا۔

نکاح ایک انتہائی مقدس معاہدہ ہے۔ شریعت کا ہرگز یہ منشاء نہیں کہ اس مقدس معاہدہ کو معمولی معمولی باتوں اور ادنیٰ ادنیٰ جھگڑوں کے نتیجہ میں توڑ دیا جائے۔ ہاں انتہائی مجبوری کی حالت میں جبکہ کسی بھی صورت میں میاں بیوی کا ایک ساتھ رہنا ممکن نہ ہو شریعت نے اس معاہدہ کو ختم کرنے کی اجازت دی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طلاق کو سخت ناپسند فرمایا ہے۔ آپؐ کا ارشادِ گرامی ہے :

اَبۡغَضُ الۡحَلَالِ اِلَی اللّٰہِ الطَّلَاق (ابوداؤد کتاب الطلاق باب فی کراھیۃ الطلاق)

کہ جائز اور حلال چیزوں میں اللہ تعالیٰ کو جو چیز سب سے زیادہ ناپسند ہے وہ طلاق ہے۔

ہم مکرر عرض کردیتے ہیں کہ نکاح کے نتیجہ میں مرد کو تین طلاق کا حق ضرور ملتا ہے لیکن شریعت مرد کو یہ اجازت نہیں دیتی کہ وہ ایک ہی وقت میں اپنی بیوی کو تین طلاق دے دے۔ جب کوئی مسلمان مرد اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہے تو صرف ایک ہی طلاق دے۔ اور زبانی یا تحریری طور پر بیوی کو طلاق کی اطلاع دے اور اس پر گواہ مقرر کرے۔ اطلاع ملنے کے بعد طلاق کے نفاذ کی ابتدا ہوجاتی ہے یعنی طلاق کا عمل شروع ہوجاتا ہے۔ اب مرد کے لئے تین ماہ کی مہلت ہے ان تین ماہ کے اندر وہ چاہے تو اپنی دی ہوئی طلاق واپس لے لے یعنی طلاق سے رجوع کرلے جسے فقہی اصطلاح میں طلاق رجعی کہتے ہیں اور اگر رجوع نہ کرے تو تین ماہ کے ختم ہوتے ہی طلاق واقع ہوجائے گی جسے فقہی اصطلاح میں طلاق بائن کہتے ہیں۔ بائن طلاق کا مطلب ہے وہ طلاق جو واقع ہوچکی ہے اور شوہر کے لئے رجوع کا کوئی موقع باقی نہیں رہا۔ البتہ مرد نئے نکاح کے ساتھ دوبارہ اُس بیوی کو اپنا سکتا ہے۔ اس طرح ہر دو صورت میں مرد کی طرف سے ایک طلاق واقع ہوگی خواہ اس نے رجوع کرلیا ہو تب بھی، اور خواہ رجوع نہ کیا ہو اور طلاق بائن ہوگئی ہو تب بھی۔

طلاق دینے کا یہ شرعی طریق ہے جو اُوپر بیان کیا گیا ہے۔ اوّل تو تحریری یا زبانی طلاق دینے سے پہلے مرد کو کئی ایسے مراحل سے گزرنا پڑتا ہے جس میں صلح کی بھرپور کوشش کی جاتی ہے جیسے تحکیم کی کاروائی ہے۔ اور جب مرد طلاق دے چکتا ہے تب بھی اسے تین ماہ کی مہلت غور وفکر کے لئے ملتی ہے جس عرصہ میں وہ اپنی دی ہوئی طلاق واپس لے سکتا ہے۔ شریعت کا یہی منشا ہے کہ طلاق ایک ایک کرکے دی جائے اور الگ الگ وقتوں میں بہت ہی سوچ بچار کے بعد انتہائی ضرورت کے تحت دی جائے۔ وگرنہ تین تو کیا تین لاکھ طلاق کا حق بھی اگر مل جائے تو بھی کوئی فائدہ نہیں اگر وہ ایک ہی وقت میں دے دی جائیں۔ ذرا غور فرمایئے کہ اگر شریعت کا منشا ہوتا کہ تین طلاقیں اکٹھی بھی دی جاسکتی ہیں تو پھر طلاق ایک ہی کافی تھی تین کی کیا ضرورت تھی؟ اگر تین طلاق اکٹھی ایک ہی نشست میں دی جائیں اور یہ مان لیا جائے کہ تینوں کی تینوں واقع ہوگئیں جیسا کہ بعض فرقے مانتے ہیں، پھر غلطی اور ندامت کی صورت میں اصلاح کی اور واپسی کی کوئی صورت باقی نہیں رہتی۔ اور اس طرح شریعت پر ایک الزام عائد ہوتا ہے کہ اس نے واپسی کا کوئی راستہ کُھلا نہیں رکھا۔ پس قرآن وحدیث کی رُو سے اکٹھی تین طلاق کی کوئی شرعی حیثیت نہیں۔ اگر کوئی نادانی اور جہالت میں اکٹھی تین طلاق دے دے تو وہ ایک ہی تسلیم ہوگی تین نہیں۔

قرآن مجید میں واضح ارشاد موجود ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۪ فَاِمۡسَاکٌۢ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ تَسۡرِیۡحٌۢ بِاِحۡسَانٍ ؕ کہ وہ طلاق جس میں رجوع ہوسکے دو مرتبہ ہے۔ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ تیسری طلاق کہاں ہے؟ فرمایا تیسری طلاق کا ذکر فَاِمۡسَاکٌۢ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ تَسۡرِیۡحٌۢ بِاِحۡسَانٍ میں ہے۔ یہاں مَرَّتٰنِ کا مطلب ہی یہی ہے کہ مَرَّۃً بَعۡدَ مَرَّۃٍ یعنی باری باری دو الگ الگ موقعوں پر دو طلاق دی جائے۔ اور تیسری طلاق کے بعد دائمی جدائی ہوگی پھر وہ میاں بیوی کبھی بھی آپس میں نکاح نہیں کرسکیں گے جب تک کہ قرآن مجید کا حکم حَتّٰی تَنۡکِحَ زَوۡجًا غَیۡرَہٗ ؕ کی شرط پوری نہ ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

”اگر تین طلاق ایک ہی وقت میں دی گئی ہوں تو اس خاوند کو یہ فائدہ دیا گیا ہے کہ وہ عدّت گذرنے کے بعد بھی اس عورت سے نکاح کرسکتا ہے کیونکہ یہ طلاق ناجائز طلاق تھی۔ دراصل قرآن شریف میں غور کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کو یہ امر نہایت ہی ناگوار ہے کہ پُرانے تعلقات والے خاوند اور بیوی آپس کے تعلقات کو چھوڑ کر الگ الگ ہوجاویں یہی وجہ ہے کہ اس نے طلاق کے واسطے بڑی بڑی شرائط لگائی ہیں۔ وقفہ کے بعد تین طلاق کا دینا اور ان کا ایک ہی جگہ رہنا وغیرہ یہ اُمور سب اس واسطے ہیں کہ شاید کسی وقت اُن کے دِلی رنج دُور ہوکر آپس میں صلح ہوجاوے...... خدا تعالیٰ فرماتا ہے اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ (البقرہ:230) یعنی دو دفعہ کی طلاق ہونے کے بعد یا اسے اچھی طرح سے رکھ لیا جاوے یا احسان سے جُدا کردیا جاوے۔ اگر اتنے لمبے عرصے میں بھی انکی آپس میں صلح نہیں تو پھر ممکن نہیں کہ وہ اِصلاح پذیر ہیں۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 213، ایڈیشن 2003، مطبوعہ قادیان)

بے شک بعض فرقوں نے اکٹھی دی ہوئی تین طلاقوں کو تین تسلیم کیا ہے اور اسے طلاق بتّہ مانا ہے یعنی ایسے شوہر اور بیوی کے درمیان دائمی جدائی ہوجاتی ہے لیکن یہ اسلامی تعلیم کے سراسر خلاف ہے۔ جب انسان ایک قدم غلط اُٹھاتا ہے تو پھر اس کا اگلا قدم بھی غلط ہی پڑتا ہے۔ چنانچہ ایسی غیر اسلامی تعلیم کے اپنانے کے نتیجہ میں مسلمانوں میں حلالہ جیسی نہایت گندی اور شرمناک رسم پیدا ہوگئی۔ نام نہاد علماء معصوم اور لاعلم عوام کو تباہی کے گڑھے کی طرف ہانک رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں عقل اور سمجھ دے اور یہ زمانے کے امام مسیح ومہدی کو مان کر اپنی دنیا وآخرت سنوارنے والے بنیں۔ آئندہ شمارہ میں ہم بلبیر صاحب کے مزید کچھ اعتراضات کا جواب دیں گے۔

(منصور احمد مسرور)

خطبہ جمعہ

قرآن کریم میں نمازوں کی ادائیگی کی طرف کئی جگہ توجہ دلائی گئی ہے۔کہیں نمازوں کی حفاظت کا حکم ہے۔کہیں اس میں باقاعدگی اختیار کرنے کا حکم ہے۔کہیں اس کی وقت پر ادائیگی کا حکم ہے اور پھر اس کے لئے اوقات بھی بتادیئے کہ نماز کی ادائیگی کے لئے فلاں فلاں اوقات ہیں جن پر مومن کو عمل کرنا چاہئے،اس کی پابندی کرنی چاہئے۔غرض کہ نمازوں کی ادائیگی اور اس کی فضیلت کے بارے میں بار بار خدا تعالیٰ نے ایک مومن کو تلقین فرمائی ہے اور سب سے بڑھ کر یہ فرمایا کہ انسانی پیدائش کا مقصد ہی عبادت ہے

ہماری خوش قسمتی یہ ہے کہ ہم نے اس زمانے کے امام کو مانا ہے جنہوں نے ہمیں عبادتوں کے صحیح طریقے سکھائے
ہمیں حکمت سکھائی کہ کس لئے عبادتیں کرنی ضروری ہیں۔بار بار متعدد موقعوں پر اپنی جماعت کو نمازوں کی طرف توجہ دلائی ہے
اس کی تفصیلات اور جزئیات بتائی ہیں۔اس کی حکمت اور ضرورت بتائی ہے تاکہ ہم اپنی نمازوں کی اہمیت کو سمجھیں اور اس میں حسن پیدا کرسکیں

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے نماز کی اہمیت،حکمت اور نمازوں کی پابندی اور نمازوں میں لذت و سرور وغیرہ امور کے حاصل کرنے سے متعلق نہایت اہم تاکیدی نصائح

جو مساجد کے قریب رہتے ہیں وہ اپنی اپنی مساجد میں یا اپنے نماز سینٹروں میں باقاعدہ نماز کی ادائیگی کے لئے اور خاص طور پر فجر کی ادائیگی کے لئے جایا کریں۔اور صرف یہاں نہیں بلکہ دنیا کے ہر ملک میں اس کیلئے کوشش ہونی چاہئے کہ مسجدوں کو آباد کریں۔خاص طور پر اگر عہدیدار اور جماعتی کارکنان،واقفین زندگی اس طرف توجہ دیں تو نمازوں کی حاضری بہت بہتر ہوسکتی ہے

یہ خیال غلط ہے کہ صحت ہے تو سب کچھ ہے یا فلاں فلاں کام کرنے سے صحت قائم رہے گی یا بیمار ہوں گا تو فلاں دوائی لینے سے صحت ہوجائے گی۔یہ سب چیزیں جو ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے چلتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کا حکم اگر نہیں ہوگا تو سب بیکار ہیں۔پس جس کے حکم سے یہ سب چیزیں چل رہی ہیں اس کے آگے ہمیں جھکنے کی ضرورت ہے۔اس کی عبادت کی ضرورت ہے۔اس سے تعلق پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔پس نمازیں جہاں مقصد پیدائش کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہیں وہاں ہمیں آفات اور مشکلات سے بھی بچاتی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھک کے بہت سارے کام ایسے ہیں جو بظاہر ناممکن ہوتے ہیں لیکن اللہ سے تعلق ہو تو وہ ممکن بن جاتے ہیں

مکرمہ اصغری بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم سابق امیر جماعت کراچی کی وفات۔مرحومہ کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 15 اپریل 2016ء بمطابق 15 شہادت 1395 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح،مورڈن۔لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کررہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

قرآن کریم میں نمازوں کی ادائیگی کی طرف کئی جگہ توجہ دلائی گئی ہے۔کہیں نمازوں کی حفاظت کا حکم ہے۔کہیں اس میں باقاعدگی اختیار کرنے کا حکم ہے۔کہیں اس کی وقت پر ادائیگی کا حکم ہے اور پھر اس کے لئے اوقات بھی بتادیئے کہ نماز کی ادائیگی کے لئے فلاں فلاں اوقات ہیں جن پر مومن کو عمل کرنا چاہئے،اس کی پابندی کرنی چاہئے۔غرض کہ نمازوں کی ادائیگی اور اس کی فضیلت کے بارے میں بار بار خدا تعالیٰ نے ایک مومن کو تلقین فرمائی ہے اور سب سے بڑھ کر یہ فرمایا کہ انسانی پیدائش کا مقصد ہی عبادت ہے۔جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذّٰریٰت:57) کہ جنّ و اِنس کی پیدائش کا مقصد ہی عبادت ہے لیکن انسان اس مقصد کو پہچانتا نہیں اور اس سے دُور ہٹا ہوا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:''خدا تعالیٰ نے تمہاری پیدائش کی اصلی غرض یہ رکھی ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔مگر جو لوگ اپنی اس اصلی اور فطری غرض کو چھوڑ کر حیوانوں کی طرح زندگی کی غرض صرف کھانا پینا اور سو رہنا سمجھتے ہیں وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے دُور جا پڑتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی ذمہ داری اُن کے لئے نہیں رہتی''۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 182۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس یہ غرض ہے جو ایک ایمان کا دعویٰ کرنے والے کو اپنی تمام تر توجہ سے پوری کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے وارث بنتے رہیں۔اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرتے رہیں۔

اور عبادت کی غرض کس طرح پوری ہوتی ہے۔اس کے لئے اسلام نے ہمیں پانچ وقت کی نمازوں کی ادائیگی کا حکم دیا ہے۔ایک روایت ایک حدیث میں ہے کہ نماز عبادت کا مغز ہے۔پس اس مغز کو حاصل کرکے ہی ہم عبادت کا مقصد پورا کرسکتے ہیں۔ہماری خوش قسمتی یہ ہے کہ ہم نے اس زمانے کے امام کو مانا ہے جنہوں نے ہمیں عبادتوں کے صحیح طریقے سکھائے۔ہمیں حکمت سکھائی کہ کس لئے عبادتیں کرنی ضروری ہیں۔بار بار متعدد موقعوں پر اپنی جماعت کو نمازوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔اس کی تفصیلات اور جزئیات بتائی ہیں۔اس کی حکمت اور ضرورت بتائی ہے تاکہ ہم اپنی نمازوں کی اہمیت کو سمجھیں اور اس میں حسن پیدا کرسکیں۔

اِس وقت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض اقتباسات اس حوالے سے پیش کروں گا۔بعض دفعہ موسم کی شدت یا راتیں چھوٹی ہونے کی وجہ سے خاص طور پر فجر کی نماز میں سستی ہوجاتی ہے۔عمومی طور پر ظہر عصر کی نمازیں لوگ یا جمع کرلیتے ہیں یا بعض لوگوں کو میں نے دیکھا ہے کہ کام کی زیادتی کی وجہ سے صحیح طرح ادا ہی نہیں کرتے۔تو چاہے موسم کی شدت ہو،راتوں کی نیند پوری نہ ہونا ہو،کام میں مصروفیت ہو،اس وجہ سے لوگ نمازیں یا تو چھوڑ دیتے ہیں یا پھر بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو بعض دفعہ کہتے ہیں کہ جی ہم نے تین نمازیں جمع کرلیں۔آجکل یہاں ان ملکوں میں بڑی تیزی سے نماز کا وقت پیچھے آرہا ہے اور اب فجر کی نماز پہ بھی نظر آتا ہے کہ ایک ڈیڑھ صف کی کمی ہونی شروع ہوگئی ہے۔بعض لوگ جو باہر سے آئے ہوئے ہیں ان کی وجہ سے کبھی کبھی تعداد زیادہ بھی ہوجاتی ہے لیکن مقامی لوگوں کو جو مساجد کے قریب رہتے ہیں یا جن کے حلقے ہیں اس طرف توجہ کرنی چاہئے کہ اپنی اپنی مساجد میں یا اپنے نماز سینٹروں میں باقاعدہ نماز کی ادائیگی کے لئے اور خاص طور پر فجر کی ادائیگی کے لئے جایا کریں۔اور صرف یہاں نہیں بلکہ دنیا کے ہر ملک میں اس کے لئے کوشش ہونی چاہئے کہ مسجدوں کو آباد کریں۔خاص طور پر اگر عہدیدار اور جماعتی کارکنان،واقفین زندگی اس طرف توجہ دیں تو نمازوں کی حاضری بہت بہتر ہوسکتی ہے۔

نمازوں کو باقاعدہ اور التزام سے پڑھنے کے بارے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں۔ایک مجلس میں آپ نے فرمایا کہ:

''نمازوں کو باقاعدہ التزام سے پڑھو۔بعض لوگ صرف ایک ہی وقت کی نماز پڑھ لیتے ہیں۔وہ یاد رکھیں کہ نمازیں معاف نہیں ہوتیں یہاں تک کہ پیغمبروں تک کو معاف نہیں ہوئیں۔ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نئی جماعت آئی۔انہوں نے نماز کی معافی چاہی (کہ ہماری مصروفیات ہیں،کام کی زیادتی ہے ہمیں نماز معاف کردیں۔)آپ نے فرمایا کہ جس مذہب میں عمل نہیں وہ مذہب کچھ نہیں۔اس لئے اس بات کو خوب یاد رکھو اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق اپنے عمل کرلو۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک یہ بھی نشان ہے کہ آسمان اور زمین اس کے امر سے قائم رہ سکتے ہیں۔بعض دفعہ وہ لوگ جن کی طبائع طبیعیات کی طرف مائل ہیں کہا کرتے ہیں کہ نیچری مذہب قابل اتباع ہے کیونکہ اگر حفظ صحت کے

اصولوں پر عمل نہ کیا جائے تو تقویٰ اور طہارت سے کیا فائدہ ہوگا؟''۔(دنیا دار اس بات کی بحث کرتے ہیں کہ بہت سارے اصول ہیں ان پر عمل کرنا چاہئے۔صحت کے بارے میں جو دنیاوی اصول ہیں اگر وہ ہوں مثلاً یہ کہ اِن اِن چیزوں پر عمل کرنا ہے اگر اس پہ عمل نہیں کروگے تو صحت نہیں ہوگی۔وہ تقویٰ اور طہارت کس طرح قائم رہ سکتی ہے اور صرف تقویٰ قائم رکھنے کا کیا فائدہ ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:''سو واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے یہ بھی ایک نشان ہے کہ بعض وقت ادویات بے کار رہ جاتی ہیں اور حفظ صحت کے اسباب بھی کسی کام نہیں آسکتے۔نہ دوا کام آسکتی ہے، نہ طبیب حاذق۔لیکن اگر اللہ تعالیٰ کا امر ہو تو الٹا سیدھا ہو جایا کرتا ہے''۔ (ملفوظات جلد نمبر 1 صفحہ 263۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اللہ تعالیٰ کا فضل اصل چیز ہے۔یہ خیال غلط ہے کہ صحت ہے تو سب کچھ ہے یا فلاں فلاں کام کرنے سے صحت قائم رہے گی یا بیمار ہوں گا تو فلاں دوائی لینے سے صحت ہو جائے گی۔یہ سب چیزیں جو ہیں یہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے چلتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کا حکم اگر نہیں ہوگا تو سب بیکار ہیں۔پس جس کے حکم سے یہ سب چیزیں چل رہی ہیں اس کے آگے ہمیں جھکنے کی ضرورت ہے۔اس کی عبادت کی ضرورت ہے۔اس سے تعلق پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔پس نمازیں جہاں مقصد پیدائش کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہیں وہاں ہمیں آفات اور مشکلات سے بھی بچاتی ہیں کیونکہ بہت سارے کام ایسے ہیں جو بظاہر ناممکن ہوتے ہیں لیکن اللہ سے تعلق ہو تو اللہ تعالیٰ کے حضور جھک کے وہ ممکن بن جاتے ہیں۔پس جو کچھ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق ہوتا ہے۔اس لئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے کی زیادہ سے زیادہ کوشش کرنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ:''اصل بات یہی ہے کہ خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ویرانہ کو آبادی اور آبادی کو ویرانہ بنا دیتا ہے۔شہر بابل کے ساتھ کیا کیا۔جس جگہ انسان کا منصوبہ تھا کہ آبادی ہو وہاں مشیّتِ ایزدی سے ویرانہ بن گیا اور اُلّوؤں کا مسکن ہو گیا۔اور جس جگہ انسان چاہتا تھا کہ ویرانہ ہو وہ دنیا بھر کے لوگوں کا مرجع ہو گیا۔(یعنی مکّہ۔خانہ کعبہ۔)پس خوب یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوا اور تدبیر پر بھروسہ کرنا حماقت ہے۔اپنی زندگی میں ایسی تبدیلی پیدا کرلو کہ معلوم ہو کہ گویا نئی زندگی ہے۔استغفار کی کثرت کرو۔جن لوگوں کو کثرتِ اشغالِ دنیا کے باعث کم فرصتی ہے ان کو سب سے زیادہ ڈرنا چاہئے''۔(جو سمجھتے ہیں کہ دنیا کے مشاغل ہمیں بہت ہیں۔مصروفیات بہت ہیں اور عبادتوں کی، نمازوں کی فرصت نہیں ان کو سب سے زیادہ ڈرنا چاہئے۔)''ملازمت پیشہ لوگوں سے اکثر فرائض خداوندی فوت ہو جاتے ہیں۔اس لئے مجبوری کی حالت میں ظہر و عصر اور مغرب و عشاء کی نمازوں کا جمع کر کے پڑھ لینا جائز ہے''۔آپ فرماتے ہیں کہ ''مَیں یہ بھی جانتا ہوں کہ اگر حُکّام سے نماز پڑھنے کی اجازت طلب کر لی جائے تو وہ اجازت دے دیا کرتے ہیں۔''(جہاں انسان نوکری کرتا ہے، ملازمت کرتا ہے اگر ان افسروں پر اچھا اثر ہو اور ان سے اجازت لی جائے نمازوں کی تو نماز پڑھنے کی اجازت دے دیتے ہیں۔)فرمایا''نیز اعلیٰ حُکّام کی طرف سے ماتحت افسروں کو اس بارے میں خاص ہدایات ملی ہوئی ہوتی ہیں۔''(بعض جگہ ہدایات ہوتی بھی ہیں۔)فرمایا کہ''ترکِ نماز کے لئے ایسے بیجا عذر بجز اپنے نفس کی کمزوری کے اور کوئی نہیں۔حقوق اللہ اور حقوق العباد میں ظلم و زیادتی نہ کرو۔اپنے فرائض منصبی نہایت دیانتداری سے بجالاؤ۔''

(ملفوظات جلد نمبر 1 صفحہ 265۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر صرف نمازیں ہی نہیں بلکہ اس سے بڑھ کر آپ ہم سے توقع رکھتے ہیں اور اس بارے میں نوافل اور تہجد کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ:

''اس زندگی کے کُل انفاس اگر دنیاوی کاموں میں گزر گئے تو آخرت کے لئے کیا ذخیرہ کیا؟''(اگر سارے وقت، ہر سانس، ہر لمحہ انسان نے دنیاداری کے کمانے میں صَرف کر دیا تو آخرت کے لئے کیا جمع کیا۔)فرمایا کہ''تہجد میں خاص کر اُٹھو اور ذوق اور شوق سے ادا کرو۔درمیانی نمازوں میں بہ باعث ملازمت کے ابتلا آجاتا ہے۔''فرمایا کہ''رازق اللہ تعالیٰ ہے۔نماز اپنے وقت پر ادا کرنی چاہئے۔ظہر و عصر کی کبھی کبھی جمع ہوسکتی ہے۔اللہ تعالیٰ جانتا تھا کہ ضعیف لوگ ہوں گے اس لئے یہ گنجائش رکھ دی۔مگر یہ گنجائش تین نمازوں کے جمع کرنے میں نہیں ہوسکتی۔جبکہ ملازمت میں اور دوسرے کئی امور میں لوگ سزا پاتے ہیں (اور موردِ عتابِ حُکّام ہوتے ہیں) تو اگر اللہ تعالیٰ کے لئے تکلیف اٹھاویں تو کیا خوب ہے''۔

(ملفوظات جلد نمبر 1 صفحہ 6۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آخر دنیاوی ملازمتوں میں، دنیاوی کاموں میں بھی لوگ بعض دفعہ سزا پاتے ہیں اور تکلیف اٹھاتے ہیں تو نمازیں پڑھنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی خاطر اگر تھوڑی سی تکلیف اٹھالی تو یہ تو فائدہ ہی فائدہ ہے۔پس ایک مومن کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے۔اب راتیں چھوٹی آ رہی ہیں۔نہ چھوٹی راتوں کی وجہ سے نماز قضاء ہو۔اور نہ ہی چھوٹی راتیں نماز ادا کرنے سے روکیں اور نہ دنیاوی کاموں کی مصروفیات اس کے رستے میں روک بنیں۔پس اس لحاظ سے ہمیں ہر وقت اپنے نفس کا محاسبہ کرتے رہنے کی ضرورت ہے۔

ہم میں سے بہت سے نماز ایک فرض سمجھ کر تو ادا کرتے ہیں لیکن اس کی حقیقت کو صحیح طور پر نہیں جانتے۔اس کی وضاحت فرماتے ہوئے ایک موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ:

''نماز کیا ہے؟ یہ ایک خاص دعا ہے مگر لوگ اس کو بادشاہوں کا ٹیکس سمجھتے ہیں''۔(مجبوری سے دے رہے ہیں، ادا کر رہے ہیں گویا کہ ٹیکس لگا ہوا ہے۔)''نادان اتنا نہیں جانتے کہ بھلا خدا تعالیٰ کو ان باتوں کی کیا حاجت ہے۔اس کے غناءِ ذاتی کو اس بات کی کیا حاجت ہے کہ انسان دعا، تسبیح اور تہلیل میں مصروف ہے بلکہ اس میں انسان کا اپنا ہی فائدہ ہے کہ وہ اس طریق پر اپنے مطلب کو پہنچ جاتا ہے''۔فرمایا:''مجھے یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے کہ آجکل عبادات اور تقویٰ اور دینداری سے محبت نہیں ہے۔اس کی وجہ ایک عام زہریلا اثر رسم کا ہے۔اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی محبت سرد ہو رہی ہے اور عبادت میں جس قسم کا مزا آنا چاہئے وہ مزا نہیں آتا۔دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں جس میں لذّت اور ایک خاص حظّ اللہ تعالیٰ نے نہ رکھا ہو''۔فرمایا کہ''جس طرح پر ایک مریض ایک عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ چیز کا مزہ نہیں اٹھا سکتا اور وہ اسے تلخ یا بالکل پھیکا سمجھتا ہے''۔(بعض دفعہ منہ بدمزہ ہو جاتا ہے بیماری کی وجہ سے۔)''اسی طرح وہ لوگ جو عبادت الٰہی میں حظّ اور لذت نہیں پاتے ان کو اپنی بیماری کا فکر کرنا چاہئے کیونکہ جیسا مَیں نے ابھی کہا ہے دنیا میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس میں خدا تعالیٰ نے کوئی نہ کوئی لذّت نہ رکھی ہو۔اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا تو پھر کیا وجہ ہے کہ اس عبادت میں اس کے لئے لذّت اور سرور نہ ہو''۔(ایک طرف اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے پیدا ہی عبادت کے لئے کیا ہے پھر اس میں کوئی لذت بھی نہیں رکھی۔)فرمایا کہ''لذت اور سرور تو ہے مگر اس سے حظّ اٹھانے والا بھی تو ہو۔''(اس سرور کو کوئی حاصل کرنے والا بھی تو ہو۔)''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ(اَلذّٰرِیٰت:57) اب انسان جبکہ عبادت ہی کے لئے پیدا ہوا ہے۔ضروری ہے کہ عبادت میں لذت اور سرور بھی درجہ غایت کا رکھا ہو۔اس بات کو ہم اپنے روزمرہ کے مشاہدہ اور تجربے سے خوب سمجھ سکتے ہیں''۔(ہر کام میں اللہ تعالیٰ نے لذّت و سرور رکھا ہے اور روزمرہ کے جو کام ہیں ان سے اس کا پتا چلتا ہے، مشاہدے میں باتیں آتی ہیں۔)پھر فرمایا کہ ''مثلاً دیکھو اناج اور تمام خوردنی اور نوشیدنی اشیاء''(جو بھی کھانے پینے والی چیزیں ہیں)''انسان کے لئے پیدا ہوئی ہیں تو کیا ان سے وہ ایک لذت اور حظ نہیں پاتا ہے؟''(بڑے مزیدار کھانے پکے ہوں تو بڑا مزہ آتا ہے۔)''کیا اس ذائقہ، مزے اور احساس کے لئے اس کے منہ میں زبان موجود نہیں؟ کیا وہ خوبصورت اشیاء دیکھ کر نباتات ہوں یا جمادات۔حیوانات ہوں یا انسان حظّ نہیں پاتا؟''(کھانے کا مزا بھی لیتا ہے اور خوبصورتی کا مزا بھی۔خوبصورت چیز دیکھ کے آنکھوں کے ذریعہ سے اس کا لطف اٹھاتا ہے۔)''کیا دل خوش کن اور سریلی آوازوں سے اس کے کان محظوظ نہیں ہوتے؟''(اللہ تعالیٰ نے کان رکھے ہیں۔اب کانوں میں سریلی آوازیں پہنچیں تو اس سے دل خوش ہوتا ہے۔)''پھر کیا کوئی دلیل اَور بھی اس امر کے اثبات کے لئے مطلوب ہے کہ عبادت میں لذت نہیں''۔(ان ساری چیزوں میں تو لذت ہے۔ان سے تو سرور ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیں لیکن عبادت میں اگر لذت نہیں ہے تو یہ کس طرح ہوسکتا ہے۔یہ ساری باتیں اس بات کا ثبوت ہیں کہ یقیناً عبادت میں بھی اللہ تعالیٰ نے لذت رکھی ہے۔)فرمایا کہ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے عورت اور مرد کو جوڑا پیدا کیا اور مرد کو رغبت دی ہے اب اس میں زبردستی نہیں کی بلکہ ایک لذّت بھی دکھلائی ہے۔اگر محض توالد و تناسل ہی مقصود بالذات ہوتا تو مطلب پورا نہ ہوسکتا''۔فرمایا''خدا تعالیٰ کی علّت غائی بندوں کا پیدا کرنا تھا اور اس سبب کے لئے ایک تعلق عورت مرد میں قائم کیا اور ضمناً اس میں ایک حظّ رکھ دیا جو اکثر نادانوں کے لئے مقصود بالذات ہو گیا ہے۔''(بعض لوگ دنیادار صرف یہی سمجھتے ہیں کہ یہی ہمارا مقصد ہے۔)فرمایا کہ''اسی طرح سے خوب سمجھ لو کہ عبادت بھی کوئی بوجھ اور ٹیکس نہیں۔اس میں بھی ایک لذت اور سرور ہے اور یہ لذت اور سرور دنیا کی تمام لذتوں اور تمام حظوظ نفس سے بالاتر اور بلند ہے''۔آپ فرماتے ہیں کہ''جیسے ایک مریض کسی عمدہ سے عمدہ خوش ذائقہ غذا کی لذت سے محروم ہے اسی طرح پر، ہاں ٹھیک ایسا ہی وہ کم بخت انسان ہے جو عبادت الٰہی سے لذت نہیں پا سکتا''۔ (ملفوظات جلد نمبر 1 صفحہ 160-159۔ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اگر ایک مریض ایک اچھی غذا اپنے مرض کی وجہ سے بیماری کی وجہ سے منہ کڑوا ہونے کی وجہ سے اس کو پسند نہیں آتی اس کا ذائقہ محسوس نہیں ہوتا تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ کھانا خراب ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ مریض ہے۔اسی طرح جو نماز اور عبادت سے حظ نہیں اٹھاتا اس کا مطلب یہ نہیں کہ نمازوں میں حظ نہیں ہے یا اللہ تعالیٰ نے لطف نہیں رکھا۔رکھا ہے لیکن انسان کی اپنی طبیعت بیماری، بدذوقی اس سے لطف نہیں اٹھاتی۔

پس ہمیں ایسی عبادتوں کی تلاش کرنی چاہئے جس میں لذت و سرور ہو، نہ کہ صرف ایک بوجھ سمجھ کر گلے سے اتارا جائے۔جب ایسی صورت ہوگی تو پھر جیسا کہ مَیں نے کہا بعض لوگ لمبی راتوں میں تو فجر کی نماز پہ آجاتے ہیں۔اب چھوٹی راتیں ہوں تو فجر کی نماز پہ آنا چھوڑ دیتے ہیں۔ان کی توجہ پھر اس طرف رہے گی تاکہ سرور حاصل ہو اور باقی نمازوں کی ادائیگی کا بھی خیال رہے گا۔

پھر لذت و سرور کے مضمون کو مزید بیان فرماتے ہوئے ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:

''غرض مَیں دیکھتا ہوں کہ لوگ نمازوں میں غافل اور سست اس لئے ہوتے ہیں کہ ان کو اس لذت و سرور سے اطلاع نہیں جو اللہ تعالیٰ نے نماز کے اندر رکھا ہے اور بڑی بھاری وجہ اس کی یہی ہے''(کہ ان کو اس کا پتا نہیں۔)''پھر شہروں اور گاؤں میں تو اور بھی سستی اور غفلت ہوتی ہے۔سو پچاسواں حصہ بھی تو پوری مستعدی اور سچی محبت سے اپنے مولیٰ حقیقی کے حضور سر نہیں جھکاتا۔پھر سوال یہی پیدا ہوتا ہے کہ کیوں ان کو اس لذت کی اطلاع نہیں اور نہ کبھی انہوں نے اس مزہ کو چکھا۔اور مذاہب میں ایسے احکام نہیں ہیں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ہم اپنے کاموں میں مبتلا ہوتے ہیں اور مؤذن اذان دے دیتا ہے۔پھر وہ سننا بھی نہیں چاہتے۔گویا ان کے دل دکھتے ہیں''۔(یعنی اذان کی آواز سنی تو سننا بھی نہیں چاہتے کہ او ہو اب تو نماز پہ جانا پڑے گا۔یا توجہ ہی نہیں دیتے۔)''یہ لوگ بہت ہی قابل رحم ہیں۔بعض لوگ یہاں بھی ایسے ہیں کہ ان کی دکانیں دیکھو تو مسجدوں کے نیچے ہیں مگر کبھی جا کر کھڑے بھی تو نہیں ہوتے۔پس مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ سے نہایت سوز اور ایک جوش کے ساتھ یہ دعا مانگنی چاہئے کہ جس طرح پھلوں اور اشیاء کی طرح طرح کی لذتیں عطا کی ہیں۔نماز اور عبادت کا بھی ایک بار مزا چکھا دے''۔

(فرمایا کہ کھانے کا، پھلوں کا، باقی چیزوں کا زبان میں مزا آتا ہے ناں اسی طرح اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں نماز کا بھی مزا چکھا دے۔) فرمایا کہ ’’کھایا ہوا یاد رہتا ہے۔ دیکھو اگر کوئی شخص کسی خوبصورت کو ایک سرور کے ساتھ دیکھتا ہے تو وہ اسے خوب یاد رہتا ہے اور پھر اگر کسی بدشکل اور مکروہ ہیئت کو دیکھتا ہے تو اس کی ساری حالت باعتبار اس کے مجسّم ہو کر سامنے آجاتی ہے‘‘۔ (خوبصورتی بھی یاد رہتی ہے، بدصورتی بھی یاد رہتی ہے۔) ’’ہاں اگر کوئی تعلق نہ ہو تو کچھ یاد نہیں رہتا۔ اسی طرح بے نمازوں کے نزدیک نماز ایک تاوان ہے کہ ناحق صبح اٹھ کر سردی میں وضو کر کے خوابِ راحت چھوڑ کر کئی قسم کی آسائشوں کو کھو کر پڑھنی پڑتی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اسے بیزاری ہے۔ وہ اس کو سمجھ نہیں سکتا۔ اس لذّت اور راحت سے جو نماز میں ہے اس کو اطلاع نہیں ہے۔ پھر نماز میں لذت کیونکر حاصل ہو۔‘‘ فرمایا کہ ’’میں دیکھتا ہوں کہ ایک شرابی اور نشے باز انسان کو جب سرور نہیں آتا تو وہ پَے درپَے پیالے پیتا جاتا ہے یہاں تک کہ اس کو ایک قسم کا نشہ آجاتا ہے۔ دانشمند اور بزرگ انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے‘‘۔ (یہ جو نصیحت ہے نشے باز کا بھی جو یہ نمونہ ہے اس سے بھی ایک عقلمند انسان فائدہ اٹھا سکتا ہے) ’’اور وہ (کیا فائدہ اٹھائے) یہ کہ نماز پر دوام کرے اور پڑھتا جاوے۔‘‘ (مزا آتا ہے یا نہیں آتا۔ اس کوشش میں ہو کہ مجھے مزا آئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کرے اور باقاعدگی اختیار کرے، پڑھتا جائے۔) ’’یہاں تک کہ اس کو سرور آجاوے اور جیسے شرابی کے ذہن میں ایک لذت ہوتی ہے جس کا حاصل کرنا اس کا مقصود بالذات ہوتا ہے اسی طرح سے ذہن میں اَور ساری طاقتوں کا رجحان نماز میں اسے سرور کا حاصل کرنا ہو اور پھر ایک خلوص اور جوش کے ساتھ کم از کم اس نشے باز کے اضطراب اور قلق وکرب کی مانند ہی ایک دعا پیدا ہو کہ وہ لذّت حاصل ہو‘‘۔ (ایک کرب پیدا ہو، ایک قلق پیدا ہو، اس کی وجہ سے دعا ہو۔) فرمایا کہ ’’تو مَیں کہتا ہوں اور سچ کہتا ہوں کہ یقیناً یقیناً وہ لذت حاصل ہو جاوے گی۔ پھر نماز پڑھتے وقت ان مفاد کا حاصل کرنا بھی ملحوظ ہو جو اس سے ہوتے ہیں اور احسان پیشِ نظر رہے‘‘۔ فرمایا کہ ’’اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ (ھود:115) نیکیاں بدیوں کو زائل کر دیتی ہیں۔ پس ان حسنات کو اور لذات کو دل میں رکھ کر دعا کرے کہ وہ نماز جو کہ صدیقوں اور محسنوں کی ہے وہ نصیب کرے‘‘ (یہ دعا ہو۔) فرمایا کہ ’’یہ جو فرمایا ہے اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِ (ھود:115) یعنی نیکیاں یا نماز بدیوں کو دور کرتی ہیں یا دوسرے مقام پر فرمایا ہے نماز فواحش اور برائیوں سے بچاتی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ باوجود نماز پڑھنے کے پھر بدیاں کرتے ہیں‘‘۔ (یہ بھی دنیا میں نظر آتا ہے کہ بظاہر بڑی نمازیں بھی پڑھ رہے ہوتے ہیں، لیکن بدیاں کرتے ہیں۔) فرمایا ’’اس کا جواب یہ ہے کہ وہ نمازیں پڑھتے ہیں مگر نہ روح اور راستی کے ساتھ‘‘۔ (سچائی کے ساتھ اور دل لگا کر اور روح کی گہرائی سے نماز نہیں پڑھتے۔) ’’وہ صرف رسم اور عادت کے طور پر ٹکّریں مارتے ہیں۔ ان کی روح مردہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کا نام حسنات نہیں رکھا اور یہاں جو حسنات کا لفظ رکھا، اَلصَّلٰوۃ کا لفظ نہیں رکھا باوجودیکہ معنی وہی ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ تا نماز کی خوبی اور حسن و جمال کی طرف اشارہ کرے کہ وہ نماز بدیوں کو دور کرتی ہے جو اپنے اندر ایک سچائی کی روح رکھتی ہے اور فیض کی تاثیر اس میں موجود ہے۔ وہ نماز یقیناً یقیناً برائیوں کو دُور کرتی ہے۔ نماز نشست و برخاست کا نام نہیں ہے۔ نماز کا مغز اور روح وہ دعا ہے جو ایک لذت اور سرور اپنے اندر رکھتی ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد نمبر 1 صفحہ 162 تا 164۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر نماز کی مختلف حالتوں کی حکمت اور جو اثر ان کا ہم پہ ہونا چاہئے، اس کی تفصیل بیان فرماتے ہوئے ایک جگہ ایک موقع پر آپ نے فرمایا کہ: ’’یاد رکھو صلوٰۃ میں حال اور قال دونوں کا جمع ہونا ضروری ہے‘‘۔ (یعنی اپنی ایسی کیفیت بھی پیدا ہو، ایسی حالت پیدا ہو جو نماز کی حالت ہونی چاہئے اور دوسرے یہ بھی احساس ہو کہ انسان اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہے اس سے باتیں کر رہا ہے۔) فرمایا کہ ’’بعض وقت اعلام تصویری ہوتا ہے‘‘۔ (یعنی تصویری حالت پیدا ہوتی ہے۔ ایسی شکل پیدا ہوتی ہے جس کو تصویری شکل دی جاتی ہے۔) فرمایا ’’ایسی تصویر دکھائی جاتی ہے جس سے دیکھنے والے کو پتا ملتا ہے کہ اس کا منشاء یہ ہے۔ ایسا ہی صلوٰۃ میں منشائے الٰہی کی تصویر ہے‘‘۔ (نمازیں جو ہیں، اس کی جو مختلف حالتیں ہیں اس میں اللہ تعالیٰ انسان سے کیا چاہتا ہے اس کا ایک تصویری نمونہ قائم کیا گیا ہے۔) فرمایا کہ ’’نماز میں جیسے زبان سے کچھ پڑھا جاتا ہے ویسے ہی اعضاء و جوارح حرکات سے کچھ دکھایا بھی جاتا ہے‘‘۔ (نماز میں جو ہم منہ سے پڑھتے ہیں، ہماری جو حرکتیں ہیں ان کا اظہار بھی ان الفاظ کے ساتھ ہونا چاہئے۔) فرمایا ’’جب انسان کھڑا ہوتا ہے اور تحمید و تسبیح کرتا ہے اس کا نام قیام رکھا۔ اب ہر ایک شخص جانتا ہے کہ حمد و ثنا کے مناسب حال قیام ہی ہے‘‘۔ (جب انسان کھڑا ہو، تسبیح و تحمید کر رہا ہو، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کر رہا ہو تو کھڑا ہو کے کرتا ہے۔) فرمایا کہ دیکھو ’’بادشاہوں کے سامنے جب قصائد سنائے جاتے ہیں تو آخر کھڑے ہو کر ہی پیش کرتے ہیں۔ تو اِدھر ظاہری طور پر قیام رکھا ہے اور اُدھر زبان سے حمد و ثنا بھی رکھی ہے۔ مطلب اس کا یہی ہے کہ روحانی طور پر بھی اللہ تعالیٰ کے حضور کھڑا ہو‘‘۔ (جب سامنے کھڑا ہوا اور سورۃ فاتحہ پڑھ رہا ہو اور حمد و ثنا کر رہا ہو تو روحانی طور پر بھی یہ قیام نظر آنا چاہئے، دل پہ اثر ہونا چاہئے۔) فرمایا کہ ’’حمد ایک بات پر قائم ہو کر کی جاتی ہے۔ جو شخص مُصدّق ہو کر کسی کی تعریف کرتا ہے تو وہ ایک رائے پر قائم ہو جاتا ہے‘‘۔ (جھوٹی تعریفیں تو نہیں ہوتیں جب کسی کی تعریف کی جاتی ہے۔ اگر حقیقی سچا انسان ہے تو کسی کی تصدیق کر کے ہی تعریف کرتا ہے۔) فرمایا کہ ’’اس اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنے والے کے واسطے یہ ضروری ہوا کہ وہ سچے طور پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اسی وقت کہہ سکتا ہے کہ پورے طور پر اس کو یقین ہو جائے کہ جمیع اقسام محامد کے اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں‘‘۔ (تمام قسم کی جو تعریفیں ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔) ’’جب یہ بات دل میں انشراح کے ساتھ پیدا ہو گئی تو یہ روحانی قیام ہے۔‘‘ (جب دل میں یہ بات پیدا ہو جائے گی کہ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں۔ وہی سب تعریفوں کے قابل ہے اور اسی کی تعریف کرنی چاہئے اور اس کے علاوہ کوئی اور دوسرا نہیں جس کی تعریف کی جائے تو یہ صرف ہاتھ باندھ کر کھڑا ہونا، قیام نہیں بلکہ یہ روحانی قیام ہو جائے گا۔ پھر) ’’کیونکہ دل اس پر قائم ہو جاتا ہے اور پھر سمجھا جاتا ہے کہ وہ کھڑا ہے۔ حال کے موافق کھڑا ہو گیا تاکہ روحانی قیام نصیب ہو۔‘‘ (یہ اس کی حالت ہے جو دلی حالت ہے اس کے مطابق کھڑا ہو گیا۔) ’’پھر رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ کہتا ہے۔ قاعدہ کی بات ہے کہ جب کسی کی عظمت مان لیتے ہیں تو اس کے حضور جھکتے ہیں۔ عظمت کا تقاضا ہے کہ اس کے لئے رکوع کرے۔ پس سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ زبان سے کہا اور حال سے جھکنا دکھایا۔‘‘ (زبان نے اللہ تعالیٰ کی عظمت کا اظہار کیا، اس کی پاکیزگی بیان کی اور اس کے ساتھ ہی انسان رکوع میں چلا گیا، جھک گیا۔) ’’یہ اس قول کے ساتھ حال دکھایا‘‘۔ (یعنی وہ بات منہ سے نکلی اور ساتھ ہی جب حالت طاری ہو گئی تو وہ جھکنے کی تھی رکوع کی تھی۔)

’’پھر تیسرا قول ہے سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰی۔ اعلیٰ اَفْعَلُ تفضیل ہے۔‘‘ (یعنی فضیلت دینے کی عملی شکل ہے یہ سجدے کی حالت ہے۔ مطلب ہے یہ فضیلت کا اعلیٰ ترین اظہار ہے۔) ’’یہ بالذّات سجدہ کو چاہتا ہے‘‘ (جب اللہ تعالیٰ کی فضیلت بیان کرنے کا، اس کی پاکیزگی بیان کرنے کا اور بڑائی بیان کرنے کا یہ اعلیٰ ترین اظہار ہو تو پھر یہ اس چیز کو چاہتی ہے کہ سجدہ کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور بالکل جھک جایا جائے۔) ’’اس لئے اس کے ساتھ حالی تصویر سجدہ میں گرنا ہے۔‘‘ (اب ظاہری تصویر اس حالت کی یہ ہو گی کہ انسان سجدے میں گر جائے۔) اس اقرار کے مناسب حال ہیئت فی الفور اختیار کر لی‘‘۔ (یعنی جب اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی اور اس کا اعلیٰ ہونا اور اس کی سب پر فضیلت کا دل سے اقرار کیا تو ساتھ ہی زمین پر سجدہ میں ماتھا ٹکا دیا۔ یہ اس کا اختیار ہے۔ یہ جو حالت ہے اس کا اظہار ہے۔) فرمایا کہ ’’اس قال کے ساتھ تین حال جسمانی ہیں۔ ایک تصویر اس کے آگے پیش کی گئی۔ ہر ایک قسم کا قیام بھی کیا گیا ہے۔ زبان جو جسم کا ٹکڑا ہے اس نے بھی کہا اور وہ شامل ہو گئی۔ تیسری چیز اَور ہے وہ اگر شامل نہ ہو تو نماز نہیں ہوتی۔ وہ کیا ہے؟ وہ قلب ہے‘‘۔ (دل ہے۔) ’’اس کے لئے ضروری ہے کہ قلب کا قیام ہو۔ اور اللہ تعالیٰ اس پر نظر کر کے دیکھے کہ درحقیقت وہ حمد بھی کرتا ہے اور کھڑا بھی ہے اور روح بھی کھڑا ہوا حمد کرتا ہے۔ جسم ہی نہیں بلکہ روح بھی کھڑا ہے‘‘۔ (یعنی کہ دل سے۔ اللہ تعالیٰ تو دل کی حالت جانتا ہے اس کو پتا لگ رہا ہے کہ جسم کے ساتھ روح بھی کھڑی حمد کر رہی ہے یا جھک رہی ہے یا سجدہ کر رہی ہے) ’’اور جب سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ کہتا ہے تو دیکھے کہ اتنا ہی نہیں کہ صرف عظمت کا اقرار ہی کیا ہے۔ نہیں، بلکہ ساتھ ہی جھکا بھی ہے اور اس کے ساتھ ہی روح بھی جھک گیا ہے۔ پھر تیسری نظر میں خدا کے حضور سجدہ میں گرا ہے۔ اس کی علُوّ شان کو ملاحظہ میں لا کر اس کے ساتھ ہی دیکھے کہ روح بھی اُلوہیت کے آستانہ پر گری ہوئی ہے‘‘ (روح بھی گر جائے ساتھ ہی۔ یعنی کہ دل بھی اسی طرح سجدے میں چلا جائے۔) ’’غرض یہ حالت جب تک پیدا نہ ہو لے اس وقت تک مطمئن نہ ہو کیونکہ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃ کے معنی یہی ہیں۔ اگر یہ سوال ہو کہ یہ حالت پیدا کیونکر ہو،‘‘ (کس طرح پیدا کی جائے) ’’تو اس کا جواب اتنا ہی ہے کہ نماز پر مداومت کی جاوے‘‘۔ (باقاعدگی اختیار کرو نمازیں پڑھنے میں) ’’اور وساوس اور شبہات سے پریشان نہ ہو۔‘‘ (نماز پڑھتے ہوئے وسوسے بھی آتے ہیں۔ شبہات بھی پیدا ہوتے ہیں۔ ان سے پریشان نہ ہو بلکہ باقاعدگی سے نمازیں پڑھتے چلے جاؤ۔) ’’ابتدائی حالت میں شکوک و شبہات سے ایک جنگ ضرور ہوتی ہے۔‘‘ (شروع شروع میں جو شکوک و شبہات ہیں، وسوسے ہیں ان سے انسان کی ایک جنگ رہتی ہے۔ شیطان حملے کرتا ہے۔ شیطان سے جنگ جاری رہتی ہے۔) ’’اس کا علاج یہی ہے کہ نہ تھکنے والے استقلال اور صبر کے ساتھ لگا رہے اور خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگتا رہے۔ آخر وہ حالت پیدا ہو جاتی ہے جس کا (فرمایا کہ) مَیں نے ابھی ذکر کیا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد نمبر 1 صفحہ 433 تا 435۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس مستقل مزاجی شرط ہے۔ اگر انسان میں پیدا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ دوڑ کر پھر اپنے بندے کی طرف آتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے فضل بھی نازل ہوتے ہیں۔ لیکن اس حقیقت کو بہت سے لوگ سمجھتے نہیں۔ جلد بازی میں خدا تعالیٰ کے در کو چھوڑ دیتے ہیں یا اس کی اہمیت کو نہیں سمجھتے۔ کم اہمیت سمجھتے ہیں اور دنیا کے داروں کی طرف بھی پھر دوڑ لگا دیتے ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ’’پھر یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہ نماز جو اپنی اصلی معنوں میں نماز ہے دعا سے حاصل ہوتی ہے۔ غیر اللہ سے سوال کرنا مومنانہ غیرت کے صریح اور سخت مخالف ہے کیونکہ یہ مرتبہ دعا کا اللہ ہی کے لئے ہے۔‘‘ (ایک دوسرے سے عام واسطہ پڑتا رہتا ہے۔ سوال ہوتے ہیں لیکن ایسے سوال جن کا تعلق صرف خدا تعالیٰ سے ہے خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر کسی سے امید رکھنا اور صرف اسی پر انحصار کرنا یہ چیز غلط ہے۔) فرمایا کہ ’’جب تک انسان پورے طور پر خفیف ہو کر اللہ تعالیٰ ہی سے سوال نہ کرے اور اسی سے نہ مانگے، سچ سمجھو کہ حقیقی طور پر وہ سچا مسلمان اور سچا مومن کہلانے کا مستحق نہیں۔ اسلام کی حقیقت ہی یہ ہے کہ اس کی تمام طاقتیں اندرونی ہوں یا بیرونی، سب کی سب اللہ تعالیٰ ہی کے آستانے پر گری ہوئی ہوں۔ جس طرح پر ایک بڑا انجن بہت سی کَلوں کو چلاتا ہے‘‘۔ (بہت سے پُرزوں کو چلاتا ہے) ’’پس اسی طور پر جب تک انسان اپنے ہر کام اور ہر حرکت و سکون کو اسی انجن کی طاقت عظمیٰ کے ماتحت نہ کر لیوے وہ کیونکر اللہ تعالیٰ کی اُلوہیت کا قائل ہو سکتا ہے اور اپنے آپ کو اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ۔ کہتے وقت واقعی حنیف کہہ سکتا ہے؟ جیسے منہ سے کہتا ہے ویسے ہی ادھر کی طرف متوجہ ہو تو لاریب وہ مُسلم ہے، وہ مومن اور حنیف ہے۔‘‘ (جس طرح منہ سے کہا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ بھی ہو جائے تو مسلمان بھی ہے، وہ مومن بھی ہے اور وہ حنیف بھی ہے، موحّد بھی ہے۔) ’’لیکن جو شخص اللہ تعالیٰ کے سوا غیر اللہ سے سوال کرتا ہے اور ادھر بھی جھکتا ہے۔‘‘

(یعنی ایک طرف اللہ تعالیٰ کی طرف جھک رہا ہے یا اللہ تعالیٰ کے علاوہ اس طرف جھک رہا ہے یا اللہ کے ساتھ دوسروں کو بھی ملا رہا ہے)، ’’وہ یاد رکھے کہ بڑا ہی بدقسمت اور محروم ہے کہ اس پر وہ وقت آ جانے والا ہے کہ وہ زبانی اور نمائشی طور پر اللہ تعالیٰ کی طرف نہ جھک سکے‘‘۔ (یعنی پھر اللہ تعالیٰ اس سے پرے ہٹ جاتا ہے۔ پھر ایک وقت ایسا آتا ہے کہ وہ ظاہری طور پر بھی جھکنے والا نہیں ہوتا۔) فرمایا کہ ’’ترکِ نماز کی عادت اور کسل کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔ کیونکہ جب انسان غیر اللہ کی طرف جھکتا ہے تو روح اور دل کی طاقتیں اس درخت کی طرح (جس کی شاخیں ابتداءً ایک طرف کردی جاویں اور اس طرف جھک کر پرورش پالیں) اُدھر ہی جھکتا ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک سختی اور تشدد اس کے دل میں پیدا ہو کر اسے منجمد اور پتھر بنا دیتا ہے۔‘‘ (درختوں کی شاخیں اگر باندھ کر ایک طرف کر دی جائیں تو ادھر ہی چلتی جاتی ہیں۔ اس لئے اگر انسان بھی پھر بندوں کی طرف جھکتا ہے تو پھر بندوں کی طرف ہی چلا جاتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھی اس کا دل سخت ہو جاتا ہے۔) فرمایا کہ ’’جیسے وہ شاخیں۔ (جو ایک طرف جھکتی ہیں) پھر دوسری طرف مڑ نہیں سکتا۔ اسی طرح پر دل اور روح دن بدن خدا تعالیٰ سے دُور ہوتی جاتی ہے۔ پس یہ بڑی خطرناک اور دل کو کپکپا دینے والی بات ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے سے سوال کرے۔ اسی لئے نماز کا التزام اور پابندی بڑی ضروری چیز ہے تا کہ اولاً وہ ایک عادت راسخہ کی طرح قائم ہو اور رجوع الی اللہ کا خیال ہو۔ پھر رفتہ رفتہ وہ وقت خود آ جاتا ہے جب کہ انقطاعِ کُلّی کی حالت میں انسان ایک نور اور ایک لذّت کا وارث ہو جاتا ہے۔ (پہلے تو کوشش کر کے نماز پڑھنی پڑتی ہے اور آہستہ آہستہ جب عادت پڑ جائے، خالص ہو کے جب اللہ تعالیٰ کی طرف جھکتا چلا جائے تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بن جاتا ہے۔) فرمایا کہ ’’مَیں اس امر کو پھر تاکید سے کہتا ہوں۔ افسوس ہے کہ مجھے وہ لفظ نہیں ملے جس میں غیر اللہ کی طرف رجوع کرنے کی برائیاں بیان کر سکوں۔ لوگوں کے پاس جا کر منت خوشامد کرتے ہیں۔ یہ بات خدا تعالیٰ کی غیرت کو جوش میں لاتی ہے کیونکہ یہ تو لوگوں کی نماز ہے۔ پس وہ اس سے ہٹتا اور اُسے دور پھینک دیتا ہے۔ مَیں موٹے الفاظ میں اس کو بیان کرتا ہوں۔ گو یہ امر اس طرح پر نہیں ہے مگر سمجھ میں خوب آ سکتا ہے۔‘‘ (یہ باتیں اس طرح تو نہیں لیکن ایک دنیاوی مثال ہے وہ سمجھانے کے لئے بیان کرتا ہوں) ’’کہ جیسے ایک مردِ غیّور کی غیرت تقاضا نہیں کرتی کہ وہ اپنی بیوی کو کسی غیر کے ساتھ تعلق پیدا کرتے ہوئے دیکھ سکے اور جس طرح پر وہ مرد ایسی حالت میں (یہ بھی صورت ہو جاتی ہے کہ) اس نابکار عورت کو واجب القتل سمجھتا‘‘۔ (بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں۔) پس فرمایا کہ ’’عبودیت اور دعا خاص اسی ذات کے مدّمقابل ہیں۔‘‘ (یعنی کہ عبودیت و دعا صرف اللہ تعالیٰ سے کرنی چاہئے۔ کیونکہ) ’’وہ (اللہ تعالیٰ) پسند نہیں کر سکتا کہ کسی اور کو معبود قرار دیا جاوے یا پکارا جاوے۔ پس خوب یاد رکھو اور پھر یاد رکھو کہ غیر اللہ کی طرف جھکنا خدا سے کاٹنا ہے۔ نماز اور توحید کچھ ہی کہو کیونکہ توحید کے عملی اقرار کا نام ہی نماز ہے اس وقت بے برکت اور بے سُود ہوتی ہے جب اس میں نیستی اور تذلّل کی روح اور حنیف دل نہ ہو۔‘‘ (ملفوظات جلد نمبر 1 صفحہ 167-166۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہم بہت روئے۔ بہت نماز پڑھیں لیکن کچھ حاصل نہ ہوا۔ ایسے لوگوں کی بات کی نفی کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ’’بعض لوگوں کا یہ خیال کہ اللہ تعالیٰ کے حضور رونے دھونے سے کچھ نہیں ملتا (۔ یہ بات) بالکل غلط اور باطل ہے۔ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی ہستی اور اس کے صفات قدرت و تصرف پر ایمان نہیں رکھتے۔ اگر ان میں حقیقی ایمان ہوتا تو وہ ایسا کہنے کی جرأت نہ کرتے۔ جب کبھی کوئی شخص اللہ تعالیٰ کے حضور آیا ہے اور اس نے سچی توبہ کے ساتھ رجوع کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ اس پر اپنا فضل کیا ہے۔ یہ کسی نے بالکل سچ کہا ہے کہ

عاشق کہ شد کہ یار بحالش نظر نہ کرد
اے خواجہ درد نیست وگرنہ طبیب ہست‘‘

(یعنی وہ عاشق ہی کیا کہ محبوب جس کی طرف نظر ہی نہ کرے۔ اے صاحب! درد ہی نہیں ہے وگرنہ طبیب تو موجود ہے۔ یہ غلط ہے کہ تمہیں درد ہے۔) ’’خدا تعالیٰ تو چاہتا ہے کہ تم اس کے حضور پاک دل لے کر آ جاؤ۔ صرف شرط اتنی ہے کہ اس کے مناسب حال اپنے آپ کو بناؤ۔‘‘ (یہ بہت بڑی بات ہے کہ اس کے مناسب حال اپنے آپ کو بناؤ۔ جس طرح اس نے کہا ہے اس طرح چلو۔) ’’اور وہ سچی تبدیلی جو خدا تعالیٰ کے حضور جانے کے قابل بنا دیتی ہے اپنے اندر کر کے دکھاؤ۔ مَیں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میں عجیب در عجیب قدرتیں ہیں اور اس میں لا انتہا فضل و برکات ہیں مگر ان کے دیکھنے اور پانے کے لئے محبت کی آنکھ پیدا کرو۔‘‘ (اللہ تعالیٰ سے سچی محبت پیدا کرو۔) فرمایا کہ ’’اگر سچی محبت ہو تو خدا تعالیٰ بہت دعائیں سنتا ہے اور تائیدیں کرتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد نمبر 1 صفحہ 353-352۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پس اپنی حالت ہمیں ایسی بنانے کی ضرورت ہے کہ خدا تعالیٰ ہماری سنے۔ جو یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سنتا نہیں ان میں سے اکثریت تو نمازیں بھی پانچ وقت پوری نہیں پڑھتی۔ صرف نماز کا خیال اس وقت آتا ہے جب کوئی دنیاوی مشکل ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں ضرور سنوں گا لیکن تم میرے حکموں پر چلو۔ اور ہر ایک اپنا جائزہ لے کہ کیا وہ خدا تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ سے شکوہ ہے تو پہلے اس بات کا جواب دے کہ کتنے ہیں جو (حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ جو لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے قرآن کریم میں سات سو حکم ہیں کہ) ان سات سو حکموں پر عمل کرتے ہیں۔ اگر یہی مقابلہ کرنا ہے تو پھر وہاں بھی مقابلہ آ گیا۔ یہ تو خدا تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس کے باوجود اپنے بندوں پر رحم کرتے ہوئے ان سے صرفِ نظر کرتا ہے۔ ان کی بہت ساری باتوں سے ان کی بعض دعاؤں کو سن بھی لیتا ہے۔ کئی لوگ ہیں جو شاید نمازیں باقاعدہ بھی نہیں پڑھنے والے لیکن ان کی بعض دعائیں سنی گئیں تو یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے بلکہ اللہ تعالیٰ تو دعاؤں کے بغیر ہی اپنی دوسری صفات کے تحت ان کی ضروریات پوری کر دیتا ہے۔ پس شکوہ کرنے کا تو کوئی مقام ہی نہیں ہے۔ پس ہمیں اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اس کے مطابق اپنی عبادتوں اور نمازوں اور دوسرے فرائض کو ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ ’’جب تک انسان کامل طور پر توحید پر کاربند نہیں ہوتا اس میں اسلام کی محبت اور عظمت قائم نہیں ہوتی‘‘۔ فرمایا کہ ’’نماز کی لذت اور سرور اسے حاصل نہیں ہو سکتا۔ مدار اسی بات پر ہے کہ جب تک بُرے ارادے، ناپاک اور گندے منصوبے بھسم نہ ہوں اَنانیت اور شیخی دُور ہو کر نیستی اور فروتنی نہ آئے خدا کا سچا بندہ نہیں کہلا سکتا‘‘۔ فرمایا کہ ’’عبودیت کاملہ کے سکھانے کے لئے بہترین معلّم اور افضل ترین ذریعہ نماز ہی ہے‘‘۔ اگر صحیح کامل عبودیت حاصل کرنی ہے تو اس کے لئے بہترین سکھانے والی چیز جو ہے، معلّم جو ہے وہ نماز ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ’’مَیں پھر تمہیں بتلاتا ہوں کہ اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق، حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو تو نماز پر کاربند ہو جاؤ اور ایسے کاربند بنو کہ تمہارا جسم، نہ تمہاری زبان بلکہ تمہاری روح کے ارادے اور جذبے سب کے سب ہمہ تن نماز ہو جائیں‘‘۔ (ملفوظات جلد اوّل صفحہ 170۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ ہمیں یہ توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنی نمازوں کی اس طرح حفاظت کرنے والے ہوں کہ ہماری روح اور ہمارے جذبے نماز کا حق ادا کرنے والے بن جائیں۔

نماز کے بعد مَیں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو محترمہ اصغری بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم سابق امیر جماعت کراچی کا ہے۔ 27 مارچ کو امریکہ میں مختصر علالت کے بعد 90 سال کی عمر میں ان کی وفات ہو گئی۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ 1943ء میں شیخ رحمت اللہ صاحب کے ساتھ ان کا نکاح ہوا تھا۔ اپنے خاوند سے پہلے 1944ء میں لاہور میں انہوں نے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر احمدیت قبول کی اور تمام عمر خلافت کے ساتھ اپنے عہد بیعت کو بڑے صدق و صفا سے نبھایا۔ اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رکھنے کی تلقین فرماتی رہیں۔ خلافت کا انتہائی احترام کرنے والی تھیں۔ جب سے ایم ٹی اے شروع ہوا اس کو دیکھنا آپ کا محبوب ترین مشغلہ تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ نہایت صابرہ اور شاکرہ، دعا گو، تہجد گزار اور پابند صوم و صلوٰۃ تھیں۔ تلاوت قرآن کریم آپ باقاعدگی سے کرتیں۔ جب خاوند کو کراچی میں خدمت کا موقع ملا تو اپنے خاوند کے ساتھ شانہ بشانہ آپ بھی جماعت کی خدمت کرتی رہیں۔ مہمان نوازی آپ کا نمایاں وصف تھا۔ جب شیخ صاحب امیر جماعت کراچی تھے تو ان کی بہت مصروفیات تھیں۔ اس زمانے میں مہمان داری بھی اس میں بڑی ہوتی تھی۔ اس کی ذمہ داری بھی آپ نے خوب نبھائی۔ حضرت مصلح موعودؓ، حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ، حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی میزبانی کا ان کو شرف حاصل ہوا۔ مالی قربانی میں بھی بہت بڑھی ہوئی تھیں۔ 1950ء میں ایک وقت جماعت پر مالی تنگی کا آیا تو اس وقت حضرت مصلح موعود نے خصوصی تحریک کی تھی جس میں ان کے خاوند شیخ صاحب اپنی آمد کا بڑا حصہ جماعت کے لئے قربان کرتے رہے اور یہ بھی قربانی میں ان کے ساتھ باقاعدہ تھیں۔ نہایت سادہ زندگی گزارنے والی، تکلفات سے پاک خاتون تھیں۔ ان کے بیٹے لکھتے ہیں کہ اکثر خلیفۃ المسیح کی خدمت میں دعا کا خط لکھنے کی بچوں کو تلقین کرتی رہتی تھیں۔ آپ نے پیچھے پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں اور تینتالیس نواسے نواسیاں، پوتے پوتیاں چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم ڈاکٹر نسیم رحمت اللہ صاحب نائب امیر جماعت امریکہ ہیں اور ہماری جو ویب سائٹ ہے alislam.org اس کے انچارج بھی ہیں۔ اسی طرح آپ کے داماد رحمانی صاحب یہاں رہتے ہیں وہ بڑا لمبا عرصہ سیکرٹری وصیت بھی رہے ہیں۔ ان کی بیگم جمیلہ رحمانی بھی اپنے حلقے کی سیکرٹری مال اور دوسری خدمات کرتی رہی ہیں یا کر رہی ہیں۔ ایک بیٹے ان کے فرحت اللہ شیخ صاحب نائب امیر فیصل آباد شہر پاکستان میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد اور نسلوں کو بھی جماعت اور خلافت سے وابستہ رکھے۔

......☆......☆......☆......

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے قرآن کریم کا ایک حرف بھی پڑھا اس کو ایک نیکی کا اجر ملے گا اور اس ایک نیکی کا بدلہ دس نیکیاں ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ الٓمٓ ایک حرف ہے۔ بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک الگ حرف ہے اور میم ایک الگ حرف ہے۔

(ترمذی، کتاب فضائل القرآن باب ما جاء فیمن قرء حرفا من القرآن حدیث نمبر 2835)

طالب دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اپنی اولاد کی بھی عزت کیا کرو اور ان کی تربیت کو بہترین قالب میں ڈھالنے کی کوشش کرو۔ (ابن ماجہ کتاب الادب باب بر الوالد و الاحسان۔ حدیث نمبر 3671)

طالب دعا: ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، حیدرآباد

27/مئی 2016 یوم خلافت پر خاص

عالم اسلام کا بحران اور خلافت احمدیہ کا فیضان

(محمد حمید کوثر، ناظر دعوت الی اللہ مرکزیہ)

وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰہِ جَمِیۡعًا وَّلَا تَفَرَّقُوۡا ۪ وَاذۡکُرُوۡا نِعۡمَتَ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ اِذۡ کُنۡتُمۡ اَعۡدَآءً فَاَلَّفَ بَیۡنَ قُلُوۡبِکُمۡ فَاَصۡبَحۡتُمۡ بِنِعۡمَتِہٖۤ اِخۡوَانًا ۚ وَکُنۡتُمۡ عَلٰی شَفَا حُفۡرَۃٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنۡقَذَکُمۡ مِّنۡہَا ؕ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمۡ اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمۡ تَہۡتَدُوۡنَ (آل عمران:104)

خاکسار کی تقریر کا عنوان: ''عالم اسلام کا بحران اور خلافت احمدیہ کا فیضان'' ہے۔قرآن مجید کی جو آیت آپ نے سماعت کی اس میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تم سب کے سب اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو۔تفرقہ نہ کرو۔تم ایک دوسرے کے دشمن تھے۔اللہ کی نعمت کی بدولت تم بھائی بھائی ہوگئے۔تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے اللہ نے تمہیں اس نعمت کے ذریعہ بچالیا۔حبل اللہ اور نعمت اللہ سے مراد نبوت، اور نبوت کے بعد قائم ہونے والی خلافت ہے۔یہی وہ حبل اللہ اور نعمت اللہ ہے جو دلوں کو آپس میں ملاتی اور باندھتی ہے۔اور ان پر ایمان لانے والوں کو آگ کے گڑھے میں گرنے سے بچالیتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کو مسیح ومہدی بنا کر بھیجا۔آپ نے چودھویں صدی ہجری کے چھٹے سال میں جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ اب تک لاکھوں انسانوں کو آپ علیہ السلام اور آپ کے خلفائے کرام کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت کی توفیق ملی۔اور وہ حبل اللہ کو تھامنے کی وجہ سے آگ میں گرنے سے بچ گئے۔مگر مسلمانوں کی ایک بہت بڑی تعداد اس نعمت اللہ سے محروم ہے۔مسلمان یہ سمجھ رہے ہیں کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کے خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیعت کئے بغیر دنیا میں ترقی کر جائیں گے۔یہ اُن کی خام خیالی اور بہت بڑی بھول ہے۔ایک ''پیاسے'' کی پیاس کا علاج اور حل اللہ تعالیٰ نے پانی کو بنایا ہے۔اگر کوئی یہ خیال کرے کہ اس کی پیاس پانی پیے بغیر بجھ جائے گی تو یہ اُس کی نادانی اور جہالت ہوگی۔بالکل اسی طرح مسلمانوں کو مشکلات اور ابتلاؤں سے نکالنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے خلافت کو قائم کیا ہے جب تک وہ اس نظام سے وابستہ نہیں ہوتے ان مصائب سے نہیں نکل سکتے۔

اگر مسلم ممالک پر ایک طائرانہ نظر ڈالی جائے تو ان کی المناک حالت آنکھوں کو اشکبار کر دیتی ہے۔اسلامی تہذیب وثقافت کا عظیم ملک عراق پچھلے 22 سال سے اندرونی و بیرونی سازشوں کا شکار ہے۔لاکھوں مسلمان ہلاک اور اپاہج اور معذور ہو چکے ہیں۔امریکن افواج کے چلے جانے کے بعد، شیعہ سنی اور کرد آپس میں ایک دوسرے کو تباہ و برباد کرنے پر تُلے ہوئے ہیں۔نہ جانے یہ سلسلہ کب ختم ہوگا۔عراق کے ساتھ لگتا ایک اور ملک ہے شام جہاں سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تجارت کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے مسلمانوں کا یہ ملک بھی پچھلے تین چار سال سے باہمی قتل و غارت کا شکار ہے۔ایک طبقہ اقتدار پر قابض رہنا چاہتا ہے اور دوسرا اُسے ہٹا کر خود قابض ہونا چاہتا ہے۔دونوں طرف سے جاری وحشت و بربریت اب تک ایک لاکھ سے زائد مسلمانوں کو نگل گئی ہے۔حکومت کی ہوائی فوج باغیوں کو مارنے کے بہانے بے گناہ معصوم شہریوں پر زہریلے ومسموم بم برساتی ہے اور دوسری طرف سے بھی اُسی قسم کے ہتھیار استعمال کئے جاتے ہیں نتیجہ یہ کہ معصوم بچوں، بوڑھوں، عورتوں کی لاشوں سے گلیاں بھرتی چلی جاتی ہیں۔تیس لاکھ افراد اپنا ملک چھوڑ کر پڑوسی ممالک میں پناہ لینے پر مجبور ہوگئے ہیں۔

ایک نئی سازش کے تحت ایک ''دولت اسلامیہ عراق وشام'' قائم کی گئی ہے۔ایک نام نہاد خلیفہ کا اعلان کیا گیا ہے۔یہ خلافت مسلمانوں کی لاشوں کے ڈھیر پر قائم ہوئی ہے۔الٰہی خلافت کی علامت تو اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی تھی کہ وہ وَلَیُبَدِّلَنَّھُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِھِمۡ اَمۡنًا (النور 56) وہ اُن کے خوف کی حالت کے بعد وہ ان کے لئے امن کی حالت تبدیل کر دے گا۔مگر اس نام نہاد خلافت نے امن کی حالت کو خوف سے بدل دیا ہے۔اور یہی اس کے باطل ہونے کی دلیل ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نصرہ اللہ تعالیٰ نصرا عزیزا اس نام نہاد خلافت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''جو خلافت خلافت کا نعرہ لگاتے ہیں کیا ایسے لوگوں کو خدا تعالیٰ زمین میں خلافت دے کر اپنا جانشین بنانے والا ہے؟ وہ خدا جو رحمان خدا ہے کیا وہ ظلموں اور ظالموں کا مددگار ہوگا؟ کبھی نہیں۔خلافت تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق مسیح موعود کے ذریعہ سے جاری ہونی تھی جو اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے ہوگی۔اس کے علاوہ خلافت کا ہر نعرہ دین کے نام پر دنیاوی فوائد حاصل کرنے اور حکومتوں پر قبضہ کرنے کے طریق ہیں۔

گزشتہ جمعہ یہاں ایک ٹی وی چینل والے آئے ہوئے تھے ان کو میں نے انٹرویو دیا۔ان کو میں نے یہی کہا تھا کہ جس خلافت کو تم سمجھ رہے ہو کہ جاری ہونی ہے یہ کوئی خلافت نہیں ہے۔خلافت جاری ہو چکی ہے اور ظلم سے نہیں وہ اللہ تعالیٰ کی تائید سے جاری ہونی تھی اور ہوگی۔کاش کہ مسلم اُمہ کو بھی یہ سمجھ آجائے اور ان کے آپس کے جھگڑے اور فساد اور حکومتوں کے لئے کھینچا تانیاں ختم ہوجائیں۔''

(خطبہ جمعہ 4رجولائی 2014)

اس کے بعد مصر اسلامی علوم وثقافت کا گہوارہ کہلاتا ہے۔گزشتہ کئی سالوں سے یہ بھی آپسی خانہ جنگی کا شکار ہے، حکومت پر قابض ایک آمر کو اقتدار سے الگ کرنے میں سینکڑوں مسلمانوں کی جانیں گئیں۔پھر ایک منتخب صدر برسر اقتدار آئے چند ماہ بعد انہیں اقتدار سے الگ کر کے جیل کی سلاخوں کے پیچھے دھکیل دیا گیا۔آج کل ایک فوجی آمر برسر اقتدار ہیں۔تھوڑے تھوڑے وقفہ سے سابقہ صدر اور حالیہ صدر کے حامیوں کے درمیان قتل اور غارت کا سلسلہ جاری ہے۔بیسیوں مسلمان مرتے رہتے ہیں۔اسکے ساتھ مسلمانوں کا ایک اور ملک لیبیا ہے، وہاں بھی قتل و غارت کا بازار گرم ہے۔ہزاروں مسلمان مارے جا چکے ہیں۔یہی درندگی اور بربریت کا سلسلہ یمن، بحرین، افغانستان، فلسطین، اور لبنان میں جاری ہے۔

سامعین کرام!! دکھ تو اس بات کا ہے کہ مسلمان ممالک کی بڑی بڑی تنظیمیں ہیں مثلاً: اُو۔آئی۔سی (O.I.C) (آرگنائیزیشن آف اسلامک کانفرنس) 56 ممالک اس کے رُکن ہیں۔اس طرح رابطہ عالم اسلامی اور جامعۃ الدول العربیہ ہے۔مسلمان ممالک کی تمام تنظیمیں عراق، شام، مصر، لیبیا، یمن، فلسطین وغیرہ میں مسلمانوں کا خون بہتا دیکھ رہی ہیں۔انہیں شام کی گلیوں اور راستوں پر مسلمانوں کی لاشوں کے ڈھیر نظر آرہے ہیں۔ان کے سر دھڑ سے الگ کر کے ان کو آگ پر رکھا جا رہا ہے۔سروں سے طرح طرح کے کھیل کھیلے جارہے ہیں۔

سب کچھ دیکھنے کے باوجود ان ممالک کے سربراہوں کو ظالموں کا ہاتھ روکنے کی طاقت نہیں۔بے بسی اور مجبوری کا یہ عالم ہے کہ سوائے قرار داد مذمت اور اظہار افسوس کے کچھ کرنے کی سکت نہیں۔آپسی بغض وعناد اور دشمنیوں نے انہیں ناکارہ بنا دیا ہے۔عالمی سیاست میں نہ ان کا کوئی وزن ہے نہ آواز اس کے برعکس یوروپین یونین میں صرف 28 ممالک ہیں۔عالمی سیاست میں ان کا اپنا ایک وزن اور اپنا مؤقف منوانے کی جرأت وشجاعت ہے۔

پنجاب کے دیہاتوں میں ایک کہانی مشہور ہے کہ ایک دیہاتی کے نو بیٹے تھے۔اور جب اُس بوڑھے دیہاتی کو اپنی موت قریب ہونے کا احساس ہونے لگا تو اُس نے درخت کی نو شاخیں منگوائیں اور اُنہیں ایک رسی سے باندھ دیا۔اور باری باری ہر لڑکے کو بلایا کہ رسی میں بندھی شاخوں کو توڑو ہر لڑکے نے انہیں توڑنے کے لئے پوری پوری طاقت کا استعمال کیا مگر کوئی نہ توڑ سکا۔پھر بوڑھے باپ نے وہ رسی کھول دی اور ہر ایک کو ایک ایک شاخ دے دی کہ اب توڑو ہر ایک نے ایک ایک لمحہ میں توڑ دی۔

سامعین کرام!! اس کہانی میں مسلمانوں کے لئے ایک بہت بڑا اسبق ہے۔جب تک وہ اطاعت خلافت، فیض خلافت کی رسی کے اندر اپنے آپ کو باندھے رکھیں گے تو دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت ان کو توڑ نہیں پائے گی۔اور جہاں یہ خلافت اور حفاظت خلافت کی رسی سے باہر نکلے تو دنیا کی طاقتیں انہیں ایک ایک کر کے توڑ دیں گی۔اور یہی راز سیدنا حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک حدیث کے ذریعہ سمجھایا تھا کہ ''انما الامام جنة يقاتل من ورائه و يتقى به'' جب تک ڈھال کے پیچھے رہو گے رہو گے ورنہ دنیا کے سازشوں کے ہتھیار تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے۔

سنجیدہ طبع مسلمان جب ان حالات کو دیکھتے ہیں تو سوچتے ہیں کہ آخر اس المناک صورت حال سے نکلنے کا کیا طریق ہے۔ایسی سوچ رکھنے والے مسلمانوں کی خدمت میں عرض ہے کہ انہیں قرآن مجید میں مذکور نعمت اللہ اور حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامنا ہوگا۔حضرت امام مہدی علیہ السلام کے خلیفۃ ایدہ اللہ تعالیٰ کی بیعت کر کے حبل اللہ کو پکڑنا ہوگا۔نظام خلافت سے منسلک ہو کر اس کی مکمل اطاعت کرنی ہوگی۔اور یہی نصیحت سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حذیفہ بن یمان کی وساطت سے ہر مسلمان کو کی تھی۔

تَلۡزِمُ جَماعَةَ الۡمُسلِمِينَ وَ اِمامهم قُلتُ فِان لَم تكن لهم جَماعة و لا اِمام قال فاعتزل تلك الفرق كُلَها۔(مشکوٰۃ)

فرمایا مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام سے وابستہ رہنا۔حدیفہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ اگر اُن کی جماعت اور امام نہ ہو؟ فرمایا تو اُن تمام فرقوں سے الگ رہنا۔خواہ کسی درخت کی جڑ چبانی پڑے یہاں تک کہ اسی حالت میں موت آجائے۔(متفق علیہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر مسلمان کو نصیحت فرمائی تھی کہ اے مسلمان اگر تو اپنے اسلام اور ایمان کی حفاظت چاہتا ہے تو تجھے امام اور جماعت سے وابستہ رہنا ہوگا۔ورنہ مخالفین اسلام کے فتنے اور سازشیں تجھے روحانی اور جسمانی طور پر چیر پھاڑ کر رکھ دیں گی۔چنانچہ حضرت امام مہدی علیہ السلام نے اعلان فرمایا:

''اس زمانہ کا حصن حصین میں ہوں جو مجھ میں داخل ہوتا ہے وہ چوروں اور قزّاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا۔مگر جو شخص میری دیواروں سے دور رہنا چاہتا ہے ہر طرف سے اس کو موت درپیش ہے اور اُس کی لاش بھی سلامت نہیں رہے گی۔''

(روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 34)

ہر وہ مسلمان جو سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سچی محبت اور اطاعت کا خواہش مند ہے اُسے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے حکم کے مطابق عصر حاضر میں ’’ اَلْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیْنَ الْمَھْدِیِّیْنَ ‘‘ کی بیعت کرنی ہوگی کیوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے:

وَمَنْ ماتَ وَلیسَ فی عُنُقِہٖ بیعۃ ماتَ میتَۃً جاھِلِیَّۃً (صحیح مسلم کتاب الامارہ) جو ایسی حالت میں مرا کہ اُس نے کسی کی بیعت نہیں کی ہوئی تھی تو اُس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔

سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس حکم کو صحابہؓ سب سے بہتر سمجھتے تھے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد انہوں نے حضرت ابو بکرؓ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ یہاں سوال پیدا ہوسکتا تھا کہ جب وہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کر چکے تھے تو پھر حضرت ابو بکرؓ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی کیا ضرورت تھی؟

اس کا جواب یہ ہے کہ اُنہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مذکورہ حدیث سنی تھی (وَمَنْ ماتَ وَلیسَ فی عُنُقِہٖ بیعۃ ماتَ میتَۃً جاھِلِیَّۃً) اس لئے انہوں نے خلافت کی بیعت کو ضروری اور لازمی سمجھا۔ آجکل بھی بعض نادان یہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں ہمیں بیعت کی کیا ضرورت ہے۔ انہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مذکورہ حدیث پیش نظر رکھنی چاہئے۔

آج کل خلافت اسلامیہ احمدیہ کا یہی نظام مسلمانوں کی تمام بے چینیوں اور پریشانیوں کا حل ہے۔ یہی وہ حبل اللہ ہے جو مسلمانوں کو بُنْیَان مَرصوص بنا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ کوئی تنظیم کوئی مؤتمر، کوئی جامعہ عربیہ، کوئی جمیعت مسلمانوں کو متحد نہیں کرسکتی۔ یہی وہ ڈھال ہے جو مسلمانوں کو دجالی فتنوں اور یاجوج ماجوج کی سازشوں اور منصوبوں کے شر سے محفوظ رکھ سکتی ہے کیوں کہ سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے اِنما الامامُ جنۃ یقاتل من ورائہ (صحیح مسلم) امام ایک ڈھال ہوتا ہے اُس کے پیچھے رہ کر دشمن کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔

یہ ممکن ہی نہیں کہ مسلمان ڈھال کے بغیر اپنے آپ کو خطرناک دشمن کے حملوں سے بچاسکیں۔ وہ اُمّت جسے سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حکم دیا تھا کہ:

اِذا کَانَ ثلٰثۃ فی سفر فلیؤمروا اَحَدھُم

(مشکوٰۃ کتاب اداب السفر)

جب سفر میں تین آدمی ہوں تو اپنے میں سے ایک کو امیر بنالیں۔ اس ایک ارشاد کو ہی اگر مسلمان سمجھ جائیں تو وہ ’’خلافت‘‘ کی اہمیت و اطاعت کو بھی سمجھ جائیں گے۔ اس ارشاد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسلمانوں کو سمجھایا کہ امۃ مسلمہ کی ترقیات کا طویل سفر بغیر خلافت کے طے نہ ہو سکے گا۔ جس امت کے افراد اس حد تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نافرمانی کے مرتکب ہو رہے ہوں تو اُن کو اسلام کی ترقیات کے سفر میں کیسے کامیابی حاصل ہوسکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں مومنوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا یُحْیِیْکُمْ (الانفال 25) اے مؤمنو! اللہ اور اس کے رسول کی بات سنو جب کہ وہ تمہیں زندہ کرنے کے لئے پکارے۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ عصر حاضر میں جماعت احمدیہ کے علاوہ دوسرے فرقوں کے مسلمان روحانی زندگی کے حصول اور اس کی بقا کے لئے کس کی پکار پر لبیک کہیں گے۔ اور کون ہے جو اُن کو روحانی طور پر زندہ کرنے کے لئے پکارے گا۔ ایسے وجود سے منسلک نہ ہونے کا نتیجہ ہے کہ مسلمانوں کی روحانی زندگی پر ایک موت طاری ہے۔ اور اسی ’’روحانی موت‘‘ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا تھا لا یبقی من الاسلام الا اسمہ۔ کہ ان کی زندگی میں اسلام برائے نام ہی رہے گا اور روح مفقود ہو جائے گی۔

مومنوں کو روحانی زندگی بخشتے رہنے کا کام وقتی اور عارضی نہیں بلکہ جاری رہنے والا فریضہ ہے۔ جیسے جسمانی زندگی کی بقا اور استمراریت کے لئے آکسیجن اور تازہ ہوا کی ضرورت ہے اُسی طرح روح کے زندہ رہنے کے لئے خلیفہ ایدہ اللہ تعالیٰ کی روحانی توجہ، دعا، اور نصائح اور تربیت کی ضرورت ہے۔

عصر حاضر میں یہ صرف جماعت احمدیہ کی خوش قسمتی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہر جمعہ کو خطبہ ارشاد فرماتے ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف ممالک میں منعقد ہونے والے جلسوں اور اجتماعات میں اپنے روح پرور خطابات اور پیغامات سے نوازتے ہیں۔ ہر سال جلسہ سالانہ برطانیہ کے آخری دن عالمی بیعت کے موقعہ پر نئے شامل ہونے والوں کے ساتھ ساتھ پرانے احمدی بھی تجدید بیعت کرتے ہیں۔ اور سچے دل سے تجدید بیعت کرنے والا یہ محسوس کرتا ہے کہ اُس کو ایک نئی روحانی زندگی نصیب ہوئی ہے۔ مسلمانوں کے تمام فرقے اس روحانی فیض سے محروم ہیں۔

سامعین کرام! قرآن مجید میں بعض آیات ایسی ہیں جن کے سب سے پہلے مصداق سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تھے اور آپ کے بعد آپ کے خلیفہ تھے۔ اگر ان دونوں وجودوں میں سے کوئی ایک بھی نہ ہو تو ایک بہت بڑا خلا روحانی اور دینی اعتبار سے مسلمانوں کی زندگی میں رہے گا۔ جسے کوئی دوسرا کما حقہ پورا نہیں کر سکے گا۔ اور یہ بھی نہیں کہا جاسکتا کہ ان آیات کا تعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات مبارک تک ہی محدود تھا۔ کیوں کہ قیامت تک باقی رہنے والی کتاب میں ان کے ذکر سے ہی ثابت ہے کہ عصر حاضر میں بھی کوئی ایسا وجود ہونا چاہئے جو ان آیات کا مصداق ہو۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: خُذْ مِنْ اَمْوَالِھِمْ صَدَقَۃً تُطَھِّرُھُمْ وَتُزَکِّیْھِمْ بِھَا وَصَلِّ عَلَیْھِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَکَ سَکَنٌ لَّھُمْ ؕ وَاللّٰہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ (التوبہ 103) اے رسول تو اُن کے مالوں میں سے صدقہ لے تا کہ تو انہیں پاک کرے۔ اور اُن کی ترقی کے سامان مہیا کرے اور اُن کیلئے دعائیں بھی کرتا رہ۔ کیوں کہ تیری دعا اُن کیلئے تسکین کا موجب ہے۔

اس حکم الٰہی کے مطابق صدقات لینے پھر انہیں پاک کرنے کا حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ کے بعد آپکے ہر خلیفہ کو تھا اور عصر حاضر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت ثانیہ کے مظہر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے ہر خلیفہ کو ہے۔ حقیقت میں خلیفہ وقت ہی صدقات کو صحیح طور پر وصول کروانے کا انتظام کروا سکتے ہیں کیوں کہ ان کے ماتحت تمام دنیا میں پھیلے مبلغین کرام و عہدیداران کا ایک وسیع نظام موجود ہے اور صدقات کے صحیح مصرف کا انتظام بھی خلیفہ وقت ہی فرماسکتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے علاوہ باقی مسلمانوں کے کسی فرقے کے پاس عالمی سطح کا ایسا کوئی انتظام نہیں ہے۔ اور نہ ہی ہوسکتا ہے، یہ صرف اور صرف خلافت کے ساتھ ہی مختص ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپؐ کے بعد ہر خلیفہ کو یہ حکم دیا ہے کہ ’’وصلِ عَلَیھِم‘‘ مومنوں کے لئے دعائیں بھی کرتا رہ کیوں کہ تیری دعائیں اُن کے لئے تسکین کا موجب ہیں۔ دنیا میں وہ بچے کتنے خوش نصیب ہوتے ہیں جن کے شفیق والدین کا سایہ اُن کے سر پر رہتا ہے اور وہ اُن کے لئے ہمدردی سے دعائیں کرتے ہیں۔ افراد جماعت احمدیہ ان بچوں سے بھی زیادہ خوش قسمت ہیں کیوں کہ ان کے سر پر اللہ کے خلیفہ کا سایہ ہے جو ان کے لئے درد دل سے دعائیں کرتے ہیں۔ باقی فرقوں کے مسلمانوں کے پاس کوئی دعائیں کرنے والا وجود نہیں ہے۔ وہ دنیا میں اُن یتیم اور بے سہارا بچوں کی طرح ہیں جن کا کوئی پُرسان حال نہیں۔

ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے افراد جماعت کے لئے اپنی بے پناہ محبت کا اور ان کے لئے دعاؤں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

’’میں آپ میں سے آپ کی طرح کا ہی ایک انسان ہوں اور آپ میں سے ہر ایک کیلئے اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں اتنا پیار پیدا کیا ہے کہ آپ لوگ اس کا اندازہ بھی نہیں لگا سکتے۔ بعض دفعہ سجدہ میں مَیں جماعت کیلئے اور جماعت کے افراد کیلئے یوں دعا کرتا ہوں کہ اے خدا! جو مجھے خط لکھنا چاہتے تھے لیکن کسی سستی کی وجہ سے نہیں لکھ سکے ان کی مرادیں پوری کر دے۔ اور اے خدا! جنہوں نے مجھے خط نہیں لکھا اور نہ انہیں خیال آیا ہے کہ دعا کیلئے خط لکھیں اگر انہیں کوئی تکلیف ہے یا انہیں کوئی حاجت اور ضرورت ہے تو تُو ان کی تکلیف کو بھی دور کردے اور حاجتیں بھی پوری کردے۔ (الفضل ربوہ 12 دسمبر 1966)

اس سلسلے میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نصرہ اللہ نصرا عزیزا فرماتے ہیں:

’’کون سا دنیاوی لیڈر ہے جو بیماروں کے لئے دعائیں بھی کرتا ہو۔ کون سا لیڈر ہے جو اپنی قوم کی بچیوں کے رشتوں کے لئے بے چین اور ان کے لئے دعا کرتا ہو۔ کون سا لیڈر ہے جس کو بچوں کی تعلیم کی فکر ہو۔ حکومت بیشک تعلیمی ادارے بھی کھولتی ہے۔ تعلیم تو مہیا کرتی ہے لیکن بچوں کی تعلیم جو اس دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں ان کی فکر صرف خلیفۂ وقت کو ہے۔ جماعت احمدیہ کے افراد ہی وہ خوش قسمت ہیں جن کی فکر خلیفۂ وقت کو رہتی ہے کہ وہ تعلیم حاصل کریں۔ ان کی صحت کی فکر خلیفۂ وقت کو رہتی ہے۔ رشتے کے مسائل ہیں۔ غرض کہ کوئی ایسا مسئلہ بھی دنیا میں پھیلے ہوئے احمدیوں کا چاہے وہ ذاتی ہو یا جماعتی ایسا نہیں جس پر خلیفۂ وقت کی نظر نہ ہو اور اس کے حل کے لئے وہ عملی کوشش کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتا نہ ہو۔ اس سے دعائیں نہ مانگتا ہو۔ مَیں بھی اور میرے سے پہلے خلفاء بھی یہی کچھ کرتے رہے۔ میں نے ایک خاکہ کھینچا ہے بے شمار کاموں کا جو خلیفہ وقت کے سپرد خدا تعالیٰ نے کئے ہیں اور انہیں اس نے کرنا ہے۔ دنیا کا کوئی ملک نہیں جہاں رات سونے سے پہلے چشم تصور میں مَیں نہ پہنچتا ہوں اور ان کے لئے سوتے وقت بھی اور جاگتے وقت بھی دعا نہ ہو۔ یہ مَیں باتیں اس لئے نہیں بتا رہا کہ کوئی احسان ہے۔ یہ میرا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ اس سے بڑھ کر مَیں فرض ادا کرنے والا بنوں۔‘‘ (خطبہ جمعہ 6 جون 2014)

الحمد للہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز افراد جماعت کیلئے دعائیں کرتے ہیں اور آپ کی دعائیں ان کیلئے باعث تسکین و اطمنان ہوتی ہیں اور اس کا تجربہ اکثر احمدی افراد کو ہے۔

ماہ ستمبر 2014 میں کشمیر میں خطرناک سیلاب آیا، سینکڑوں افراد لقمہ اجل بن گئے۔ موسلا دھار بارش رکنے کا نام ہی نہیں لیتی تھی۔ ہر انسان محفوظ مقام تک پہنچنے کی کوششیں کررہا تھا۔ کشمیر کے ایک مقام پر سیلاب لمحہ بہ لمحہ خطرناک صورت حال اختیار کرتا چلا جا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

’’تم خدا تعالیٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا کرو اور اسی کو مقدم کرلو۔‘‘

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 597)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلام الامام

’’کوئی شخص مراتب ترقیات حاصل نہیں کرسکتا جب تک تقویٰ کی باریک راہوں کی پرواہ نہ کرے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 601)

طالب دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندرآباد

رہا تھا۔ دریا پر بنے ایک بند کے ٹوٹنے کا خطرہ تھا۔ ایسی تشویشناک صورت حال میں قادیان کی وساطت سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں درخواست دعا کی گئی۔ اس درخواست کے بعد احباب جماعت نے ایک غیر معمولی تسکین محسوس کی۔ ان کے دلوں نے محسوس کیا کہ اُن کے خلیفہ ان کے لئے دعائیں کر رہے ہیں اور سمیع الدعا رب الکائنات ان دعاؤں کو قبول کرے گا اور بالفعل ایسا ہی ہوا۔ وہ بارش جو مسلسل کئی دنوں سے برس رہی تھی۔ آہستہ آہستہ تھمنا شروع ہوئی اور ایک ڈیڑھ گھنٹے کے اندر اندر رُک گئی۔ سیلاب کا پانی بھی اترنا شروع ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ نے دریا پر بند کو بھی ٹوٹنے سے محفوظ رکھا۔

اے ہمارے مسلمان بھائیو!! آپ ذرا ٹھنڈے دل سے قرآن مجید کی اس آیت پر غور کریں وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۖ إِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ اے رسول اور رسول کے بعد اے خلیفہ تو مومنوں کے لئے دعائیں کرتا رہ۔ کیوں کہ تیری دعا ان کی تسکین کا موجب ہے۔ آپ کے نزدیک عصر حاضر میں کون سا وجود اور کون سی شخصیت اس کی مصداق ہے جس کی دعائیں آپ کے لئے اطمنان وسکون کا باعث بنتی ہیں۔ مشکلات اور ابتلاؤں میں آپ کے زخموں پر مرہم کا اثر کرتی ہیں اور کون ہے جس کی دعاؤں کا فیض آپ کو پہنچتا ہے؟ کوئی بھی نہیں۔

الحمد للہ! افراد جماعت احمدیہ کے پاس حضرت خلیفۃ المسیح الخامس نصرہ اللہ تعالیٰ موجود ہیں جو ان کے لئے دعائیں کرتے ہیں اور ان کی دعائیں افراد کے لئے تسکین کا باعث بنتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے بعد ہر خلیفہ کو یہ حکم دیا: فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ (ال عمران 160) اہم معاملہ میں ان سے مشورہ کر۔ پس جب تو (کوئی) فیصلہ کرے تو پھر اللہ ہی پر توکل کر۔

قرآن مجید کا یہ حکم تو دائمی اور ابدی ہے۔ عصر حاضر میں جماعت احمدیہ کے علاوہ مسلمانوں کا کوئی فرقہ یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ ان میں اللہ تعالیٰ کا قائم کردہ خلیفہ موجود ہے۔ وہ اسلام اور مسلمانوں کو درپیش مسائل کے بارے میں مشورہ کر کے اُسے پوری دنیا میں نافذ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اور یہ آیت اُس پر اطلاق پاتی ہے۔ ابھی آپ نے سماعت فرمایا کہ مسلمانوں کی کئی تنظیمیں ہیں۔ مثلا: اُو۔آئی۔سی، رابطۃ العالم الاسلامی، جامعۃ الدول العربیہ۔ کسی ایک تنظیم میں بھی ٹھوس فیصلہ لینے اور پھر اُسے نافذ کرنے یا کروانے کی صلاحیت نہیں۔ اب تک انہوں نے جتنے فیصلے کئے مسلمانوں کی اکثریت نے نہ اُسے مانا نہ نافذ کیا اور نہ ہی اُس کا کوئی نتیجہ نکلا۔ بفضلہ تعالیٰ یہ سعادت صرف اور صرف جماعت احمدیہ کو حاصل ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ خلیفہ ہیں۔ اور جماعت احمدیہ میں شوریٰ اور مشاورت کا نظام ہے۔ اور وہ اہم معاملات میں مجلس شوریٰ سے مشورہ لیتے ہیں اور جب فرمان الٰہی کے مطابق عزم کر کے فیصلہ فرماتے ہیں تو جماعت کا ہر وہ فرد جس کے ذمہ کوئی ذمہ داری سپرد فرماتے ہیں تو وہ پوری طاقت سے اُسے ادا کرنے کی کوشش کرتا ہے اور خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہتا ہے۔ چنانچہ ایک موقعہ پر حضرت المصلح الموعودؓ نے فرمایا تھا:

''خدا نے مجھے وہ دل بخشے ہیں جو میری آواز پر ہر قربانی کے لئے تیار ہیں۔ میں انہیں سمندر کی گہرائیوں میں چھلانگ لگانے کے لئے کہوں تو وہ سمندر میں چھلانگ لگانے کیلئے تیار ہیں۔ میں انہیں پہاڑوں کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرانے کے لئے کہوں تو وہ پہاڑ کی چوٹیوں سے اپنے آپ کو گرادیں۔ میں انہیں جلتے تنوروں میں کود جانے کا حکم دوں تو وہ جلتے تنوروں میں کود کر دکھا دیں۔ اگر خودکشی حرام نہ ہوتی اگر خودکشی اسلام میں ناجائز نہ ہوتی تو میں اس وقت تمہیں یہ نمونہ دکھا سکتا تھا کہ جماعت کے سو آدمیوں کو میں اپنے پیٹ میں خنجر مار کر ہلاک ہوجانے کا حکم دیتا اور وہ سو آدمی اسی وقت اپنے پیٹ میں خنجر مار کر مر جاتے۔ خدا نے ہمیں اسلام کی تائید کے لئے کھڑا کیا ہے۔ خدا نے ہمیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام بلند کرنے کیلئے کھڑا کیا ہے۔''

(الفضل 18 فروری 1958)

اطاعت اور قربانی کا یہ جذبہ خلافت کی ہی تربیت اور اس کا فیض ہے۔ مسلمانوں کے دوسرے فرقے اس سے محروم ہیں۔

سامعین کرام!! خلافت کے فیض کا ایک اور ایمان افروز واقعہ بیان کرنا ضروری ہے۔

رابطہ عالم اسلامی کی ایک کانفرنس آج سے چالیس سال قبل مؤرخہ 6 تا 11 اپریل کو مکہ مکرمہ میں منعقد ہوئی جس میں یہ فیصلہ ہوا کہ: ہر اسلامی تنظیم قادیانی سرگرمیوں کو جہاں بھی وہ سرگرم عمل ہیں روکے اور ان کی حقیقت سے پردہ اُٹھائے اور دنیا کو ان سے واقف کرائے تا کہ لوگ اُن کے جال میں نہ پھنسنے پائیں۔

(بحوالہ بدر قادیان 30 مئی 1974 صفحہ 2)

برادران! اُسی ارض مقدسہ مکہ مکرمہ میں تقریبا چودہ صدیاں قبل 7 ستمبر 622 کو کفار مکہ نے سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمانوں کی سرگرمیوں کو روکنے کے لئے کچھ فیصلے کئے گئے تھے۔ بالکل اُسی طرح سیدنا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت ثانیہ کے مظہر حضرت امام مہدی علیہ السلام اور آپ کی جماعت کی سرگرمیوں کو روکنے کیلئے اُسی پاک سرزمین پر رابطہ عالم اسلامی نے یہ فیصلہ کیا تھا۔ اس فیصلہ میں وہی ابلیسی سازش کار فرما تھی جس کا اعلان ابلیس نے یہ کہہ کر کیا تھا۔ لَأَقْعُدَنَّ لَهُمْ صِرَاطَكَ الْمُسْتَقِيمَ (الاعراف 17) میں ان کیلئے تیرے سیدھے راستہ پر بیٹھ جاؤں گا۔ اور انہیں سیدھے راستے پر چلنے سے روکتا رہوں گا۔ اسی ابلیسی اعلان کا اعادہ اور تکرار رابطۃ العالم الاسلامی نے کیا تھا۔ 1974 میں اس اعلان اور بعض دوسرے اعلانات کے صادر ہونے پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا:

''اگر ساری دنیا کی طاقتیں مثلاً صدر نکس بھی ہو یا رشیا کا صدر بھی، یوروپین اقوام کے سربراہ بھی ہوں یا افریقی اقوام کے سربراہ بھی۔ جزائر کے رہنے والوں کے پرائیم منسٹر بھی مل کر مجھے آ کر یہ کہیں کہ ہم نے سر جوڑا اور فیصلہ کیا ہے کہ ہم جماعت احمدیہ کو ہلاک کر دیں گے اور اُسے مٹا دیں گے تو کسی ہچکچاہٹ کے بغیر میرا جواب انہیں یہ ہوگا کہ تم افراد کے قتل پر تو قدرت رکھتے ہو، چونکہ پہلے الٰہی سلسلوں میں بھی یہی نظر آتا رہا ہے، اس لئے تم مجھے مار سکتے ہو۔ لیکن تم احمدیت کو مٹانے کے قابل کبھی نہیں ہو سکتے۔ کیوں کہ احمدیت خدا تعالیٰ کی حفاظت اور اس کی امان میں ہے۔ اور احمدیت کو غالب کرنے کا حکم اور فیصلہ آسمانوں پر ہو چکا ہے۔ اور یہ بھی فیصلہ ہو چکا ہے کہ بتدریج احمدیت تمام دنیا پر خدمت کے طور پر غالب آئے گی۔''

(خطبات ناصر جلد سوم صفحہ 311)

گزشتہ چالیس سال گواہ ہیں کہ پچاس سے زائد ممالک پر مشتمل رابطۃ العالم الاسلامی جماعت احمدیہ کی ترقیات کو روکنے میں ناکام و نامراد خائب و خاسر رہا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفائے کرام کامیاب و کامران رہے۔ چالیس سال قبل جماعت احمدیہ بہت تھوڑے ممالک میں قائم تھی۔ الحمد للہ اس سال تک دنیا کے دو سو چھ ممالک میں جماعت احمدیہ قائم ہو چکی ہے اور ہر جگہ ترقی کرتی چلی جا رہی ہے۔ اس کے بالمقابل رابطہ عالم اسلامی اور اس میں شریک ممالک نے جماعت احمدیہ کی ترقیات کیا روکنی تھیں اپنے ہی ملکوں کا بیڑا خونریزی کے سمندر میں غرق کروا بیٹھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو ابتداء میں ہی مخالفین احمدیت کو آگاہ کرتے ہوئے متنبہ کیا تھا کہ:

''مخالف لوگ عبث اپنے تئیں تباہ کر رہے ہیں۔ میں وہ پودا نہیں ہوں کہ ان کے ہاتھ سے اکھیڑ سکوں.......... دیکھو صدہا دانشمند آدمی لوگوں کی جماعت میں سے نکل کر ہماری جماعت میں ملتے جاتے ہیں۔ آسمان پر ایک شور برپا ہے اور فرشتے پاک دلوں کو کھینچ کر اس طرف لا رہے ہیں۔ اب اس آسمانی کاروائی کو کیا انسان روک سکتا ہے؟ بھلا اگر کچھ طاقت ہے تو روکو۔ وہ تمام مکروفریب جو نبیوں کے مخالف کرتے رہے ہیں وہ سب کرو اور کوئی تدبیر اٹھا نہ رکھو۔ ناخنوں تک زور لگاؤ۔ اتنی بد دعائیں کرو کہ موت تک پہنچ جاؤ۔ پھر دیکھو کیا بگاڑ سکتے ہو؟''

(روحانی خزائن جلد 17 صفحہ 473، اربعین)

واقعی مخالفین نے ناخنوں تک زور لگا لیا مگر احمدیت کی ترقیات نہ روک سکے۔ الحمد للہ علی ذالک

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس فرماتے ہیں: ''الٰہی وعدوں کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں یہ نظام، نظام خلافت کے ساتھ قائم رہنا ہے۔ اور اب یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مضبوط بنیادوں پر قائم ہو چکا ہے۔ کوئی مخالف یا کوئی دشمن اب اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

(الفضل انٹرنیشنل 14_20 جنوری 2005)

اسی طرح حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں: ''یاد رکھیں وہ سچے وعدوں والا خدا ہے۔ وہ آج بھی اپنے پیارے مسیح علیہ السلام کی اس پیاری جماعت پر ہاتھ رکھے ہوئے ہے۔ وہ ہمیں کبھی نہیں چھوڑے گا اور کبھی نہیں چھوڑے گا اور کبھی نہیں چھوڑے گا۔ وہ آج بھی اپنے مسیح علیہ السلام سے کئے ہوئے وعدوں کو اسی طرح پورا کر رہا ہے جس طرح وہ پہلی خلافتوں میں کرتا رہا ہے۔ وہ آج بھی اسی طرح اپنی رحمتوں اور فضلوں سے نواز رہا ہے جس طرح پہلے وہ نوازتا رہا ہے اور انشاء اللہ نوازتا رہے گا...... پس دعائیں کرتے ہوئے اور اس کی طرف جھکتے ہوئے اور اس کا فضل مانگتے ہوئے ہمیشہ اس کے آستانہ پر پڑے رہیں اور اس مضبوط کڑے کو ہاتھ ڈالے رکھیں۔ تو پھر کوئی بھی آپ کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔''

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خلافت کے فیض سے تمام انسانیت کو فیض یاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ خاص طور پر اُن مسلمانوں کو جو انتشار اور افتراق کی آگ میں جل رہے ہیں۔

(تقریر جلسہ سالانہ قادیان 2014)

......☆......☆......☆......☆......

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)

Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,

E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

www.intactconstructions.org

Intact Constructions

وَسِّعْ مَكَانَكَ

الہام حضرت مسیح موعودؑ

Mohammad. Janealam Shaikh

52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street

Bhishti Mohalla, Mumbai-09

e-mail: intactconstructions@gmail.com

Mob. +91- 7738340717, 9819780273

Zaid Auto Repair

زید آٹو ریپیئر

Mob. 9041492415 - 9779993615

Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles

Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station

Harchowal Road, White Avenue Qadian

طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

مکرم بن اسماعیلی کمال صاحب (2)

قسطِ گزشتہ میں ہم نے مکرم بن اسماعیلی کمال الدین صاحب آف الجیریا کے احمدیت کی طرف سفر کا کچھ احوال بیان کیا تھا۔اس قسط میں ان کے اس سفر کے باقی واقعات پیش کئے جائیں گے۔وہ بیان کرتے ہیں:

یہ چہرہ جھوٹے کا نہیں ہوسکتا!

میں مختلف دوستوں کے ساتھ بحث مباحثہ کرنے کا شوقین تھا اور ایم ٹی اے پر پیش کئے جانے والے دلائل کے ساتھ جب ان سے بحث کرتا توان دلائل کے سامنے مدّمقابل کو لاجواب ہوتا دیکھ کرخوب حظّ اٹھاتا۔ چند ایام ہی گزرے تھے کہ مجھے معلوم ہوا کہ یہ چینل جماعت احمدیہ کا ہے اوراس پر پروگرام پیش کرنے والے تمام علماء کا بھی تعلق اسی جماعت سے ہے جس کا دعویٰ ہے کہ مسیح ومہدی ایک ہی شخصیت کے دو نام ہیں اور وہ ان کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی ہیں۔یہ جان کر مجھے شدید صدمہ پہنچا۔میں نے اپنے بعض دوستوں سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ تم احمقانہ خیالات کو نہ جانے کہاں سے لا کر ہمارے سامنے پیش کررہے ہو۔اس صورتحال میں مَیں نے سوچا کہ اس چینل کو اپنے ٹی وی اور اپنی زندگی سے ہی حذف کردوں اور اپنی سابقہ زندگی کی روٹین کی طرف لَوٹ جاؤں۔لیکن میں یہ سوچنے پر مجبور تھا کہ ان لوگوں کی باقی تمام باتیں کیونکر اس قدر عقل ومنطق کے مطابق ہیں جبکہ انہی موضوعات وعقائد کے بارہ میں ہماری اور ہمارے علماء کہلانے والے حضرات کی باتیں کیوں لامعقولیت کی حدوں کو چھوتی ہیں۔میں نے انکے باقی تمام خیالات کوتو قبول کرلیا پھر یہ کیوں قبول نہیں کرسکتا کہ یہ سچے لوگ ہیں؟ مَیں جب بھی سونے کے لئے لیٹتا تو حضرت امام مہدی علیہ السلام کی تصویر میری آنکھوں کے سامنے آجاتی۔میرے لئے انہیں جھوٹا خیال کرنا ناممکن تھا، میں جب بھی اس بارہ میں غور کرتا میری زبان سے بے اختیار یہی الفاظ نکلتے کہ یہ چہرہ جھوٹے کا نہیں ہوسکتا۔پھر میں ایم ٹی اے سے تعارف کے دن سے لے کر جماعت کے بارہ میں حاصل ہونے والی معلومات کے بارہ میں مجموعی طور پر غور کرتا تو اس فیصلہ پر پہنچتا کہ یہی سچی جماعت ہے اوراسی وقت پورے عزم کے ساتھ فیصلہ کرتا کہ آج سے میں احمدی ہوں۔لیکن جب دن چڑھتا تو میرا عزم کمزور ہوجاتا۔چند دن یہی حالت برقرار رہی جس کے بعد میں نے محسوس کیا کہ جیسے کوئی چیز مجھے احمدیت کی تصدیق کی جانب کھینچے چلی جارہی ہے۔میں اس جماعت کا حصہ بننے کے لئے بےچین سا ہوگیا۔اس میں وہ تمام صفات موجود تھیں جن کا میں خواب دیکھا کرتا تھا یعنی یہی کہ ایک ایسی جماعت جس کا ایک امام ہو جو اپنے عقائد واخلاق کے لحاظ سے سب سے اعلیٰ ہو، اورسب سے بڑی بات یہ کہ اسے خدا نے نیکیاں قائم کرنے اور برائیوں کو دور کرنے کے لئے خود قائم کیا ہو۔

بیعت سے پہلے تبلیغ اور نتیجہ

گو میں احمدیت کی صداقت قائل ہو چکا تھا لیکن بیعت کرنے سے قبل احمدیت کے پیغام کو پیش کر کے لوگوں کے ردّعمل کو دیکھنا چاہتا تھا۔میرا خیال تھا کہ اگر میں جماعت احمدیہ کے عقائد اور اعلیٰ مفاہیم کو یکجائی صورت میں پیش کروں تو شاید بہت سے لوگ بخوشی اسے قبول کر لیں گے۔ چنانچہ میں نے اپنے بعض کلاس فیلوز کو تبلیغ شروع کی لیکن سب نے ہی ان عقائد اور مفاہیم کو کلیۃً ردّ کرتے ہوئے اپنے آباء واجداد کے طریق پر ہی رہنے کو ترجیح دی۔لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کوشش کو ایک پھل ضرور عطا فرمایا اور عمر نامی میرا ایک کلاس فیلو جو شروع میں تو مجھ سے بہت زیادہ بحث کرتا تھا لیکن آہستہ آہستہ احمدیت کی صداقت کا قائل ہوگیا اور میری بیعت کے بعد اس نے بھی 2012ء کے اواخر میں بیعت کرلی۔

فتاویٰ تکفیر اور شر انگیز پروپیگنڈہ

ہمارے علاقے میں سلفیوں کی ایک مسجد تھی جہاں میں قبل ازیں نماز اور قرآن کریم کے دروس کے لئے جایا کرتا تھا۔یہاں کے اکثر لوگوں کے ساتھ میرا ذاتی رابطہ تھا اور سب ہی مجھ سے پیار ومحبت اور احترام کا تعلق روا رکھتے تھے۔میں نے انہیں بھی امام مہدی علیہ السلام کی آمد کی اطلاع دینے کا فیصلہ کیا۔میں ان کے بارہ میں اپنے حسن ظن کی بناء پر ان کے قبول ہدایت کے بارہ میں خواب دیکھنے لگا تھا۔اسی حسن ظن اور عقل ومنطق سے ہم آہنگ احمدیت کے مضبوط دلائل کی بناء پر میں سمجھتا تھا کہ چند دنوں میں اس مسجد کے تمام نمازی ہی احمدیت میں داخل ہوجائیں گے بلکہ احمدیت سے متعارف کروانے کے لئے سب میرا شکریہ ادا کریں گے۔چنانچہ میں نے اپنی دانست میں ان میں سے سب سے بہتر شخص کو سب سے پہلے پیغام پہنچانے کا سوچا۔لیکن ابھی میں نے چند امور کے بارہ میں ہی بات کی تھی کہ وہ شخص غصّہ سے سیخ پا ہوگیا۔وہ متشدّد سلفی طرز فکر کے علاوہ کسی اور مکتب فکر کی بات بھی نہ سننا چاہتا تھا۔احمدیت کے بارہ میں محض چند باتیں سننے کے بعد ہی اس کے چہرے کی مسکراہٹ جاتی رہی اوراس کی جگہ شر پسندی سے معمور تیوریاں نمودار ہونے لگیں۔پھراس نے مجھ پر اتہامات کی بوچھاڑ کرتے ہوئے کہا کہ تم نے دین کی تحریف کا ارتکاب کیا ہے،تم بغیر علم کے دینی معاملات میں دخل اندازی کے مرتکب ہوئے ہو، بلکہ تم کافروں کے راستے کی پیروی کررہے ہو۔اس کے ان سب فتاویٰ کا موجب میرا یہ قول تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قرآن کریم کی رو سے وفات پاچکے ہیں ، نیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں جو مشہور ہے کہ آپ پر بعض یہود نے جادو کردیا تھا یہ غلط ہے۔فرض کریں کہ اگر میں غلطی پر بھی تھا تب بھی میں نے کوئی ایسا جرم نہیں کیا تھا جس کی سزا کے طور پر میرے خلاف ایسے نفرت انگیز فتاویٰ تکفیر جاری کئے جاتے جن کو سن کر میں سوچنے لگا کہ اگر یہ شخص میری ساری بات یعنی حضرت امام مہدی ومسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے کی دعوت بھی سن لیتا تو شاید مجھے جان سے ہی ماردیتا۔بہرحال میرے بات سننے کے اصرار پر اس نے کہا کہ میں تمہاری بعض اہل علم حضرات کے ساتھ میٹنگ کرواتا ہوں تاتمہارے ذہن میں پیدا ہونے والے تمام شبہات کا جواب دیا جاسکے۔چنانچہ میری اس کے ساتھ بھی بات ہوئی اوراس کے اہل علم حضرات کے ساتھ بھی بحث چلتی رہی۔ان کے سنے سنائے باطلانہ اتہامات کے بالمقابل جب میری طرف سے صدق دل سے احمدیت کی صداقت پر ایمان کا موقف سامنے آیا تو انہوں نے یک زبان ہوکر میرے کفر کا اعلان کرتے ہوئے یہ بھی کہہ دیا کہ اسکو سلام کرنا یا اسکے سلام کا جواب دینا بھی حرام ہے۔اسکے بعد میرے خلاف بھانت بھانت کی باتیں ہونے لگیں۔کوئی کہتا کہ یہ نیا ہندی دین لے آیا ہے،کوئی کہتا کہ یہ شیعوں میں جاملا ہے،اورکوئی کہتا کہ یہ عیسائی ہوگیا ہے۔پھر بعض نے یہ کہہ کر دل کی بھڑاس نکالی کہ اس پر جنّوں کا سایہ ہوگیا ہے۔بعض نے کہا کہ بیچارہ پیسوں کے لالچ میں آکر دین تباہ کر بیٹھا،اور بعض نے کہا کہ یہ اتنا بےوقوف اوراحمق ہے کہ شیطان بھی اس پر ہنستا ہوگا۔یادرہے کہ یہ سب کچھ بیعت سے پہلے ہی ہوگیا۔

بیعت میں تاخیر اوراس کی وجہ

میرے خلاف مذکورہ بالا فتوی کے جاری ہونے کے ایام کی ہی بات ہے کہ میں جب پروگرام الحوار المباشر دیکھتا تو میرے والد صاحب بھی اکثر میرے ساتھ آبیٹھتے۔میں تو دل سے احمدی تھا اس لئے میں اپنے والد صاحب کی رائے جاننے کے لئے اکثر پروگرام اورشرکائے پروگرام کے موقف کی بہت تعریف کرتا۔والد صاحب کو بھی احمدیت کی بہت سی تفاسیر وتشریحات اچھی لگتی تھیں لیکن وہ اس جماعت کی صداقت کے بارہ میں تحقیق جیسے امور سے کوسوں دور تھے بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ اس کے بارہ میں انہیں کوئی دلچسپی ہی نہ تھی۔

جب والد صاحب نے دیکھا کہ میں نمازوں کے وقت اور خصوصًا جمعہ کے روز بہانہ کرکے کہیں چلا جاتا ہوں تو مجھ سے اس بارہ میں پوچھ گچھ شروع کردی۔میں ابھی سابقہ آلائشوں سے چھٹکارا حاصل نہ کرسکا تھا اس لئے ان کے سوالوں کے جواب میں سچ کو ملحوظ نہ رکھ سکا اور شاید اسی سبب سے میری بیعت بھی لیٹ ہوئی۔اور میں اپنے اہل خانہ پر بھی کوئی نیک تاثیر نہ ڈال سکا۔

مخالفین کا دباؤ اور میری گھر بدری کا حکم

اسی عرصہ میں گھر سے باہر مسجد کے متشدد نمازیوں سے مایوس ہوکر میں نے کچھ دُور رہنے والے دو اور اشخاص کو تبلیغ کی تو وہ احمدیت کی صداقت کے قائل ہوگئے۔تاہم ان کی بیعت سے پہلے ہی ان کے احمدی ہونے کی خبر مسجد کے سلفی متشددین تک جا پہنچی جس پر وہ تلملا اٹھے اورانہوں نے جا کر میرے والد صاحب سے کہا کہ تمہارا بیٹا خود بھی گمراہ ہوگیا ہے اوراب دوسروں کو بھی گمراہ کررہا ہے۔نیز انہوں نے والد صاحب کو دھمکی دیتے ہوئے کہا کہ اگر تمہارا بیٹا باز نہ آیا تو ہم اسے پولیس کے حوالے کردیں گے اور پھر تم اس کی شکل بھی نہ دیکھ سکوگے۔

یہ صورتحال میرے والد صاحب کے لئے نہایت خوفناک تھی۔جس کے زیراثر آنے کی وجہ سے انہوں نے مجھ پر مسجد میں نماز ادا کرنے کے لئے دباؤ ڈالنا شروع کردیا۔میری طبیعت میں ایسے لوگوں کے پیچھے نماز ادا کرنے کے بارہ میں شدید انقباض پیدا ہوچکا تھا لہٰذا میں نے والد صاحب کی بات پر عمل نہ کیا۔والد صاحب نے کہا کہ اگر تم اہل محلہ کے ساتھ جاکر ان کی مسجد میں ان کے پیچھے نماز نہیں ادا کروگے تو مَیں تمہاری ماں کو طلاق دے دوں گا۔بے زبان ماں کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر میرا عزم ٹوٹ جاتا اور میں والد صاحب کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے خود کو یہی کہتا کہ اے کمال الدین ! کیا تمہارا یہی انجام ہوگا کہ اب باقی کی تمام زندگی اسی طرح منافقانہ طریق پر گزاردو گے؟ اگر خدا موجود ہے اوراس کی رضا کے حصول کی خاطر ہی تم احمدیت میں شامل ہونا چاہتے ہوتو پھراس پر توکّل کرو اور دیگر امور کی پرواہ نہ کرو، اللہ تعالیٰ خود ہی ان مشکل حالات کو بدل دے گا۔

میرے والد صاحب میرے خلاف ’’کفر‘‘ کے دلائل جمع کرنے کے لئے باقاعدگی سے میرا کمرہ چیک کرتے، اور ایک روز انہیں میرے کمرے سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی کتاب ’’منہاج الطالبین‘‘ مل گئی جسے پڑھے او ردیکھے بغیر انہوں نے مجھے مجرم قرار دے کر گھر بدری کا پروانہ جاری کردیا۔چونکہ والد صاحب کی ڈیوٹی رات کی ہوتی تھی اس لئے وہ جاتے ہوئے والدہ صاحبہ کو میرے بارہ میں کہہ گئے کہ اگر تم نے اسے گھر میں داخل ہونے دیا تو تمہارا اور میرا رشتہ ختم ہوجائے گا۔

ایسے حالات میں مَیں گھر سے نکلا، اس وقت مجھے کچھ سجھائی نہ دے رہا تھا کہ کیا کروں اور کہاں جاؤں لیکن مجھے اتنا اندازہ تھا کہ یہ میری زندگی کا اہم موڑ ہے اور مجھے ثابت قدمی کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔

بیعت، گھر واپسی اور تبدیلی

مجھے قریبی علاقے کے دو احمدی برادران نے پناہ دی۔میں نے اس موقع پر پہلا کام یہ کیا کہ بیعت فارم پُر کر کے ارسال کردیا۔ یہ 2012ء کے وسط کی بات ہے۔ پھر مذکورہ بالا دونوں احمدی برادران کے ذریعہ ہی میرا دیگر احمدی احباب کے ساتھ بھی اچھا تعلق قائم ہوگیا۔میرا خدا پر ایمان اور توکّل بھی بڑھا اوراس کی قربت کا احساس بھی ہونے لگا۔اس عرصہ میں والدہ صاحبہ سے میرا رابطہ رہا، ان کی آہ وبکا اور واپس آنے کا اصرار مجھے رُلاتا تھا لیکن میں ایسا کرنے سے قاصر تھا۔چنانچہ میں نے حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ساری صورتحال تحریر کرکے دعا کی درخواست کی۔حضور انور کی دعا کی برکت یوں ظاہر ہوئی کہ دو ماہ کی گھر بدری کے بعد میرے والد صاحب نے مجھے گھر واپس آنے کی اجازت دے دی۔میں واپس آیا تو اب والد صاحب بھی قدرے بدل چکے تھے۔گو اب وہ سلفیوں کے پیچھے نماز پڑھنے پرتو اصرار نہ کرتے تھے لیکن میرے احمدیوں کی طرف جانے اور وہاں نماز ادا کرنے کے بھی مخالف تھے۔گویا احمدیوں کے ساتھ نماز پڑھنا اور ان سے میل جول رکھنا ان کے نزدیک ملحد اور بے دین ہونے سے بھی برا تھا، چنانچہ وہ اکثر والدہ صاحبہ کے ذریعہ مجھے دھمکیاں وغیرہ بھی دیتے رہتے تھے۔لیکن اب میں بھی بدل گیا تھا۔میں نے ان کی ایسی باتوں اور دھمکیوں کی کوئی پرواہ نہ کی تاآنکہ اب چار سالوں کے بعد وہ سمجھ چکے ہیں کہ میں اپنے موقف سے ہٹنے والا نہیں ہوں اسلئے انہوں نے میری مخالفت چھوڑ دی ہے۔

اگرچہ میری بیعت اتنی پرانی نہیں ہے پھر بھی اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ شرف عنایت فرمایا ہے کہ میں اپنے علاقے میں پہلا احمدی تھا۔کہاں مخالفین مجھے بھی قبول کرنے کے لئے تیار نہ تھے اور اب یہ حال ہے کہ ہمارے علاقے میں جابجا احمدی پائے جاتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبلیغ کے زمین کے کناروں تک پہنچنے کی ایک جھلک پیش کررہے ہیں۔ (باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 15 اپریل 2016)

امام کی آواز کے مقابلے میں افراد کی آواز کوئی حقیقت نہیں رکھتی تمہارا فرض ہے کہ جب بھی تمہارے کانوں میں خدا تعالیٰ کے رسول کی آواز آئے تم فوراً اس پر لبیک کہو اور اسکی تعمیل کیلئے دوڑ پڑو کہ اسی میں تمہاری ترقی کا راز مضمر ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 18 / مارچ 2016 بطرز سوال و جواب
بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال: خطبہ جمعہ کے آغاز میں حضور انور نے بچوں کی تربیت پر بُرا اثر ڈالنے والی کون سی دو باتیں بیان فرمائیں؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ماں باپ بعض دفعہ تو بچوں کو کسی کام کے کرنے پر سختی سے سرزنش کرتے ہیں اور بعض لوگ بچوں کی غلطیوں پر اتنی زیادہ صَرفِ نظر کرتے ہیں کہ بچے کو اچھے اور برے کی تمیز مٹ جاتی ہے اور یہ دونوں باتیں بچوں کی تربیت پر بُرا اثر ڈالتی ہیں۔ زیادہ سختی، بات بات پر بلا وجہ اور بغیر دلیل کے روکنا ٹوکنا بچوں کو باغی بنا دیتا ہے اور پھر وہ ایک عمر کے بعد جائز بات کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔

سوال: ایسی عمر میں بچوں کو سمجھانے کیلئے کیا کرنا چاہئے؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ایسی عمر میں بچوں کو سمجھانے کے لئے دلیل سے بات کرنی چاہئے اور خاص طور پر اس زمانے میں جبکہ بچوں پر صرف اپنے محدود ماحول کا ہی اثر نہیں ہے بلکہ پورے ملک بلکہ اس سے بھی بڑھ کر پوری دنیا کے ماحول کا اثر ہو رہا ہے۔ ایسے حالات میں باپوں کو خاص طور پر بچوں کی تربیت میں ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئے کہ کہاں نرمی کرنی ہے، کہاں سختی کرنی ہے، کس طرح سمجھانا ہے، یہ باپوں کی ذمہ داری ہے صرف ماؤں پہ نہ چھوڑیں۔

سوال: حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ جب ایک مرتبہ بچپن میں طوطا شکار کر کے لائے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: (حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں بچپن میں ایک دفعہ ایک طوطا شکار کر کے لایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے دیکھ کر کہا کہ محمود! اس کا گوشت حرام تو نہیں مگر اللہ تعالیٰ نے ہر جانور کھانے کے لئے ہی پیدا نہیں کیا۔ بعض خوبصورت جانور دیکھنے کے لئے ہیں کہ انہیں دیکھ کر آنکھیں راحت پائیں۔ بعض جانوروں کو عمدہ آواز دی ہے کہ ان کی آواز سن کر کان لذّت حاصل کریں۔ پس اللہ تعالیٰ نے انسان کی ہر حس کیلئے نعمتیں پیدا کی ہیں وہ سب کی سب چھین کر زبان ہی کو نہ دے دینی چاہئیں۔

سوال: حضور انور نے حلال اور طیب کی کیا تعریف بیان فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حلال کا بھی حکم دیا، طیب کا بھی حکم دیا لیکن طیب کی تعریف بعض جگہ بدل بھی جاتی ہے۔ پس جو جانور یا پرندے دوسرے مفید کاموں میں استعمال ہو رہے ہوں یا دوسری جگہ فائدہ پہنچا رہے ہوں ان میں سے بعض حلال ہونے کے باوجود طیب نہیں رہتے کیونکہ ان کا فائدہ ان کے گوشت کھانے سے دوسری جگہ پر بہرحال زیادہ ہے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام دُنیا سے بدعات کو دُور کرنے اور اسلام کی خوبصورت تعلیم کا نمونہ دکھانے آئے تھے۔ اس ضمن میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے حضرت مسیح موعودؑ کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود اپنی تصویر کھنچوائی لیکن جب ایک کارڈ آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا (پوسٹ کارڈ تھا) جس پر آپ کی تصویر تھی تو آپ نے فرمایا کہ اس کی اجازت نہیں دی جاسکتی اور جماعت کو ہدایت فرمائی کہ کوئی شخص ایسے کارڈ نہ خریدے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ آئندہ کسی نے ایسا کرنے کی جرأت نہ کی۔

سوال: آج کل بعض لوگ جو ٹویٹس وغیرہ میں یا واٹس اپ پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر والے پُرانے کارڈ پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں اُنہیں حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: یہ غلط طریق ہے اس کو بند کرنا چاہئے۔ تصویر آپ نے اس لئے کھنچوائی تھی کہ دور دراز کے لوگ اور خاص طور پر یورپین لوگ جو چہرہ شناس ہوتے ہیں وہ آپ کی تصویر دیکھ کر سچائی کی تلاش کریں گے، اس کی جستجو کریں گے لیکن جب آپ نے دیکھا کہ لوگ کارڈ پر تصویر شائع کر کے یہ کاروبار کا ذریعہ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں یا کہیں بنا نہ لیں اور جب آپ نے محسوس کیا کہ اس سے بدعت نہ پھیلنی شروع ہو جائے، یہ بدعت پھیلنے کا ذریعہ نہ بن جائے تو آپ نے سختی سے اس کو روک دیا بلکہ بعض جگہ آپ نے فرمایا کہ ان کو ضائع کروا دیا جائے۔

سوال: حضرت مسیح موعودؑ اور خلفاء کی تصویروں کے متعلق حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: وہ بعض لوگ جو تصویروں کا کاروبار کرتے ہیں، جنہوں نے تصویروں کو کاروبار کا ذریعہ بنایا ہوا ہے اور بے انتہا قیمتیں اسکی وصول کرتے ہیں ان کو توجہ کرنی چاہئے۔ پھر بعض ایسے بھی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر میں بعض رنگ بھر دیتے ہیں حالانکہ کوئی coloured تصویر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نہیں ہے۔ یہ بھی بالکل غلط چیز ہے اس سے بھی احتیاط کرنی چاہئے۔ اسی طرح خلفاء کی تصویروں کے غلط استعمال ہیں ان سے بھی بچنا چاہئے۔

سوال: بائی سکوپ اور سنیما کے بارے میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے کیا فرمایا ہے؟

جواب: حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا: یہ کہنا کہ سنیما یا بائیسکوپ یا فونوگراف اپنی ذات میں بُرا ہے، صحیح نہیں بلکہ اس زمانے میں اسکی جو صورتیں ہیں وہ مخرب اخلاق ہیں۔ اگر کوئی فلم کلّی طور پر تبلیغی یا تعلیمی ہو اور اس میں کوئی حصہ تماشا وغیرہ کا نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ میری یہی رائے ہے کہ تماشا تبلیغی بھی ناجائز ہے۔

سوال: جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ ایم ٹی اے یا وائس آف اسلام ریڈیو کے پروگراموں میں بعض دفعہ میوزک آجائے تو کوئی حرج نہیں اسکے جواب میں حضور انور نے کیا فرمایا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ان لوگوں پر واضح ہو جانا چاہئے۔ ان باتوں اور ان بدعات کو ختم کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام آئے تھے۔ ہمیں اپنی سوچوں کو اس طرف ڈھالنا ہوگا جو آپ علیہ السلام کا مقصد تھا۔ نئی ایجادات سے فائدہ اٹھانا حرام نہیں، نہ یہ بدعات ہیں۔ لیکن ان کا غلط استعمال بدعت بنا دیتا ہے۔ بعض لوگ یہ تجویزیں بھی دیتے ہیں کہ ڈرامے کے رنگ میں تبلیغی پروگرام یا تربیتی پروگرام بنائے جائیں تو ان کا اثر ہوگا۔ انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ اگر آپ ایک غلط بات میں داخل ہوں گے یا کوئی بھی غلط بات اپنے پروگراموں میں داخل کریں گے تو کچھ عرصے بعد سو قسم کی بدعات خود بخود داخل ہو جائیں گی۔ ایک احمدی نے بدعات کے خلاف جہاد کرنا ہے اس لئے ہمیں ان باتوں سے بچنا چاہئے اور بچنے کی بہت کوشش کرنی چاہئے۔

سوال: حضرت مصلح موعودؓ نے طبی نسخوں، پیشوں اور فنوں کے جاننے والوں کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: ایسے ماہرین موجود ہیں جن کو ایسے ایسے پیشے آتے ہیں کہ اگر انہیں زندہ رکھا جائے تو اس سے آگے کئی نئے پیشے جاری ہو سکتے ہیں۔ زندہ رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ اس میں ریسرچ کروائی جائے، ان کو توجہ دلائی جائے کہ وہ اپنے نسخے آگے جاری رکھیں۔ بعض بڑے ماہرین ہیں۔ تو اسے سیکھ کر پھیلانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ پرانے زمانے میں لوگ ان پیشوں کے اظہار میں بہت بخل سے کام لیتے تھے اور کوئی کسی کو بتاتا نہ تھا۔ اسلئے وہ مٹ گئے۔ بہت ساری چیزیں، باتیں جو پرانے لوگوں میں تھیں، بعض نسخے تھے کیونکہ آگے بتاتے نہیں تھے کہ کسی کو پتا نہ لگ جائے اسلئے ختم ہو گئے۔ یورپ والے ایسا نہیں کرتے بلکہ اپنے فن کو عام کر دیتے ہیں اور اس سے وہ روپیہ بھی زیادہ کما سکتے ہیں۔

سوال: حضرت مصلح موعودؓ نے خطبہ الہامیہ کے وقت حضرت مسیح موعودؑ کی حالت کا نقشہ کن الفاظ میں کھینچا؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مجھے خوب یاد ہے گو مَیں چھوٹی عمر میں ہونے کی وجہ سے عربی نہ سمجھ سکتا تھا مگر آپ کی ایسی خوبصورت اور نورانی حالت بنی ہوئی تھی کہ مَیں اول سے آخر تک برابر تقریر سنتا رہا حالانکہ ایک لفظ بھی نہ سمجھ سکتا تھا۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک طبیب کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ایک طبیب نے پوچھا، (ڈاکٹر نے پوچھا کہ) مَیں دین کی کیا خدمت کر سکتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ آپ بیماروں کو تبلیغ کیا کریں۔ یہ بہت اچھا موقع ہوتا ہے کیونکہ بیمار کا دل نرم ہوتا ہے۔

سوال: مسجد مبارک کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کیا الہام ہوا تھا؟

جواب: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا کہ مُبَارِكٌ وَمُبَارَكٌ وَكُلُّ اَمْرٍ مُبَارَكٍ يُجْعَلُ فِيْهِ

سوال: پردے کے حوالے سے حضرت مسیح موعودؑ نے آیت کریمہ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا کی کیا تشریح فرمائی؟

جواب: حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا کے یہ معنی ہیں کہ وہ حصہ جو آپ ہی آپ ظاہر ہو اور جسے کسی مجبوری کی وجہ سے چھپایا نہ جا سکے خواہ یہ مجبوری بناوٹ کے لحاظ سے ہو۔ جیسے قد ہے کہ یہ بھی ایک زینت ہے مگر اس کو چھپانا ناممکن ہے۔ اس لئے اس کو ظاہر کرنے سے شریعت نہیں روکتی۔ یا بیماری کے لحاظ سے ہو کہ کوئی حصہ جسم علاج کے لئے ڈاکٹر کو دکھانا پڑے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو یہاں تک فرمایا کرتے تھے کہ ہو سکتا ہے ڈاکٹر کسی عورت کے متعلق تجویز کرے کہ وہ منہ نہ ڈھانپے۔ تو ایسی صورت میں اگر وہ عورت منہ ننگا کر کے چلتی ہے تو بھی جائز ہے۔ بلکہ بعض فقہاء کے نزدیک اگر عورت حاملہ ہو اور کوئی اچھی دایہ میسر نہ ہو اور ڈاکٹر یہ کہے کہ اگر یہ کسی قابل ڈاکٹر مرد سے بچہ جنوائے تو یہ بھی جائز ہوگا۔ یہ تمام چیزیں اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا میں ہی شامل ہیں۔

سوال: ’’انسان اگر تقویٰ سے کام لے تو چاہے سو شادیاں کرلے‘‘ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اس قول کی کیا وضاحت فرمائی؟

جواب: حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: آپ نے فرمایا میرا مطلب یہ تھا کہ اگر ایک بیوی مر جائے یا کسی وجہ سے طلاق دی جائے تو انسان اس کی بجائے اور شادی کر سکتا ہے۔ اسی طرح خواہ سو شادیاں کرلے۔

سوال: امام کی آواز پر لبّیک کہنے کے ضمن میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا اعتقاد ایک عرصے تک یہی تھا کہ چار سے زیادہ شادیاں جائز ہیں اور ابوداؤد کی ایک روایت بھی پیش کی جس میں لکھا تھا کہ حضرت امام حسن کے اٹھارہ یا انیس نکاح ہوئے۔ اسی مجلس میں کسی نے یہ بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ عقیدہ نہیں ہے۔ اس پر حضرت خلیفۃ اول نے یہ خیال کیا کہ ممکن ہے آپ کے پاس یہ معاملہ پوری طرح پیش نہ کیا گیا ہو۔ اس لئے کسی سے یہ کہا کہ یہ کتاب لے جاؤ۔ (یہ جو حضرت امام حسن کے بارے میں ابوداؤد کی روایت ہے) اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ حوالہ دکھا کے آؤ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ مولوی صاحب سے جا کر پوچھو کہ یہ کہاں لکھا ہے کہ یہ ساری بیویاں ایک ہی وقت میں تھیں۔

سوال: حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ لوگ داڑھیاں منڈواتے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ نے اس ضمن میں کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضور انور نے فرمایا: امام کی آواز کے مقابلے میں افراد کی آواز کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ تمہارا فرض ہے کہ جب بھی تمہارے کانوں میں خدا تعالیٰ کے رسول کی آواز آئے تم فوراً اس پر لبیک کہو اور اس کی تعمیل کے لئے دوڑ پڑو کہ اسی میں تمہاری ترقی کا راز مضمر ہے بلکہ اگر انسان اس وقت نماز پڑھ رہا ہو تب بھی اس کا فرض ہوتا ہے کہ وہ نماز توڑ کر خدا تعالیٰ کے رسول کی آواز کا جواب دے۔

......☆......☆......☆......

خُطبہ عِیدُ الاَضحٰی

قربانی کی عید کے پیچھے صرف اتنی سی بات نہیں ہے کہ بکرا ذبح کرلو اور عید کی نماز کے بعد سب سے پہلا یہی کام کرو کہ بکرا ذبح کرنا ہے اس کے بعد اس کا گوشت کھانا ہے۔ اس قربانی کی عید کے پیچھے قربانیوں کی ایک لمبی تاریخ ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے شروع ہوئی

ہمیں اپنی ظاہری قربانیوں کے پیچھے وہ رُوح پیدا کرنی چاہئے جس کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذکر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کامل معرفت حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی ذرّیت میں سے ہمیشہ کے لئے فرمانبرداروں کے پیدا ہونے کی دعا مانگی تھی اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما کر، آپ کو خاتم الانبیاء بنا کر قیامت تک کے لئے آپؐ کی شریعت کو ہمیشگی بخش دی۔ دوام عطا فرما دیا۔ اور اب احیائے موتیٰ کے نظارے، اپنی قربانیوں سے زندگی حاصل کرنے کے نظارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں کے ذریعہ سے ہی ہونے ہیں

آج ہماری قربانی کی عید تبھی حقیقی قربانی کی عید ہو سکتی ہے جب ہم اپنے قربانی کے جانوروں اور عید کی خوشیوں کے پروگراموں کو صرف دیکھنے والے نہ ہوں بلکہ اپنے نفسوں کو قربان کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی اطاعت کا جوأ مکمل طور پر اپنی گردنوں میں ڈالنے والے ہوں۔ اپنے معیار قربانی بڑھاتے چلے جانے والے ہوں۔ ان قربانیوں کو زندہ رکھنے والے ہوں جو اس زمانے میں دین کی خاطر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والوں نے دیں۔ جنہوں نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر دیئے لیکن اپنے ایمان پر آنچ نہیں آنے دی

آج ہم عید قربان کی خوشی جہاں اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت میں منا رہے ہوں وہاں ان شہدائے احمدیت اور ان کی اولادوں کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں جنہوں نے احمدیت اور حقیقی اسلام کی خاطر اپنی جان کے نذرانے پیش کئے اور قربانی کے مفہوم کو سمجھا اور اس کی عملی تصویر بنے

خطبہ عید الاضحیٰ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 20ردسمبر 2007ء بمطابق 20رفتح 1386 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔
لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ۔ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰكُمْ۔ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ۔ (الحج:38)

اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے۔ ترجمہ ہے کہ: ہرگز اللہ تعالیٰ تک نہ ان کے گوشت پہنچیں گے اور نہ ان کے خون لیکن تمہارا تقویٰ پہنچے گا۔ اسی طرح اسنے تمہارے لئے انہیں مسخر کر دیا ہے تا کہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو اس بنا پر کہ جو اس نے تمہیں ہدایت عطا کی۔ اور احسان کرنے والوں کو خوشخبری دے دے۔

آج ہم عید الاضحیٰ منا رہے ہیں جو قربانی کی عید بھی کہلاتی ہے۔ اس عید پر جن کو توفیق ہے جانوروں کی قربانی کرتے ہیں۔ پھر حج کرنے والوں کی طرف سے ہزاروں لاکھوں جانور ذبح ہو رہے ہوتے ہیں۔ آج یا کل دنیا میں کروڑوں جانور ذبح ہو رہے ہوں گے۔ لیکن کیا یہ قربانی اور عید کی خوشیاں جو ہیں جو ہم عید پہ مناتے ہیں یہی اس عید کا مقصد ہیں؟ یہ بکرے اور بھیڑیں ذبح کرنا اور خود بھی باربی کیو سے لطف اٹھانا، ان کے گوشت سے تکّے بنا کر اور اپنے عزیزوں اور دوستوں کو بھی اپنے ساتھ اس میں شامل کرنا، کیا یہی اس قربانی کا مقصد ہے؟ کیا یہ کوئی ایسا کام ہے جس پر اللہ تعالیٰ بہت خوش ہو اور بات پر مسلمانوں سے کہہ رہا ہے کہ آج میں تم پر بہت خوش ہوں کہ تم بکرے اور بھیڑیں اور گائیاں اور بعض لوگ اونٹ بھی ذبح کرتے ہیں، یہ جانور ذبح کر رہے ہو۔ کیا صرف یہاں آ کر دو رکعت عید کی نماز پڑھ لی اور پھر مجبوری سے طوعاً و کرہاً خطبہ سن لیا اور پھر جلدی گھروں کی طرف دوڑ لگائی کہ جا کر جانور ذبح کرنا ہے۔ اکثر ملک جہاں جانور ذبح کرنے کی اجازت ہے لوگ خود جانور ذبح کرتے ہیں۔ یورپ میں تو اس طرح اجازت نہیں ہے لیکن بعض جگہ یہاں بھی کرتے ہیں۔ اور پھر ہم یہ سمجھ لیں کہ خدا تعالیٰ کو خوش کرنے کے لئے ایک اہم فریضہ ہم نے سرانجام دے لیا۔ پاکستان میں بھی مَیں نے دیکھا ہے بلکہ بعض دفعہ بعض لوگ ربوہ میں بھی یہ کرتے ہیں کہ جب ہم عید پڑھ کر واپس آ رہے ہوتے تھے، عید کے پانچ سات منٹ بعد ہی جب آ رہے ہوتے تو بعض لوگ اتنے تھوڑے عرصے کے اندر اندر ہی اپنے جانور ذبح کر کے بیٹھے ہوتے تھے۔ وہاں تو یہاں کی طرح پابندی نہیں جیسا کہ مَیں نے کہا۔ اسی طرح افریقن ممالک میں بھی جہاں چاہے ذبح کر لو کوئی ضروری نہیں ہے کہ خاص جگہ ہو۔ سڑک کے کنارے ذبح کر لئے جاتے ہیں۔ اکثر آپ میں سے جانتے ہیں بلکہ میں نے دیکھا ہے کہ عید کی نماز پڑھ کر جتنی بھی جلدی آ جاؤ سڑکوں پر بڑے جانور گائے وغیرہ بھی ذبح کی ہوئی نظر آتی ہیں بلکہ بعض تو جانوروں کی کھال بھی اتار کر بیٹھے ہوتے ہیں اور یہاں تک کہ گوشت کی کٹائی بھی ہو رہی ہوتی ہے۔ تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ ایسے لوگ اور خاص طور پر قصاب، اکثریت تو مسلمان ہی ہوتے ہیں بلکہ ہوتے ہی مسلمان ہیں جن سے قربانی کروائی جاتی ہے، یا تو عید کی نماز نہیں پڑھتے یا کم از کم خطبہ نہیں سنتے اور جانوروں کو ذبح کرنے کی فکر ہوتی ہے کہ جائیں گے اور جانور ذبح کر کے قربانی کا گوشت کھانا ہے اور صرف یہ سنّت پوری کرنی یاد رہ جاتی ہے کہ عید الاضحیٰ پر یا قربانی کی عید پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید کی نماز کے بعد قربانی کے گوشت سے ناشتہ تناول فرمایا کرتے تھے۔

(سنن الترمذی کتاب الصلوٰۃ باب ما جاء فی الاکل یوم الفطر قبل الخروج حدیث نمبر 542)

یہ بات ہم میں سے بہت سے بھول جاتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کی جو عید ہے، یہ جو عید الاضحیٰ ہے اس کی روح کو سب سے زیادہ سمجھنے والے تھے اور اپنی اُمّت میں اس روح کو قائم کرنے کے لئے تعلیم دینے والے تھے۔ قربانی کی عید کے پیچھے صرف اتنی سی بات نہیں ہے کہ بکرا ذبح کرلو اور عید کی نماز کے بعد سب سے پہلا یہی کام کرو کہ بکرا ذبح کرنا ہے اسکے بعد اس کا گوشت کھانا ہے۔ اس قربانی کی عید کے پیچھے قربانیوں کی ایک لمبی تاریخ ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے شروع ہوئی اور جس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور انکے ساتھ آپ کی بیوی اور بیٹا شامل ہوئے۔ جس میں حضرت ہاجرہ نے بھی حصہ لیا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے بھی حصہ لیا اور جس کی انتہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں آ کر مکمل ہوئی اور آپ کے صحابہ نے بھی آپکے فیض سے حصہ لیتے ہوئے اسکی مثالیں قائم کیں۔

پس ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ ہر سال جو عید آتی ہے اس سے ہم اپنے روحانی معیار کس طرح بلند کر سکتے ہیں۔ اپنی قربانیوں کے معیار کس طرح بلند کر سکتے ہیں۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کو ہمارے ان بکرے، دنبے، گائے وغیرہ ذبح کرنے سے کوئی غرض نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جس مقصد کے لئے انسان کو پیدا کیا ہے اللہ تعالیٰ تو وہ مقصد پورا کرنے والے انسان دیکھنا چاہتا ہے ورنہ یہ گوشت وغیرہ جو ہیں یہ اگر صرف ذبح کرنے کی نیت سے ہی کئے جا رہے ہیں تو یہ تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے جیسا کہ میں نے ابھی تلاوت کی ہے کہ لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا یاد رکھو کہ ان قربانیوں کے گوشت اور خون ہرگز اللہ تعالیٰ تک نہیں پہنچتے۔ پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہم ہر سال جب عید الاضحیٰ مناتے ہیں تو وہ روح تلاش کریں جو ان قربانیوں کے پیچھے ہونی چاہئے اور ہے اور وہ روح کیا ہے؟ اس کا جواب بھی اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں دے دیا ہے۔ فرمایا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ۔ لیکن تمہارے دل کا تقویٰ جو ہے وہ اللہ تعالیٰ تک پہنچتا ہے۔ قربانی کے اس فلسفے کو بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

’’خدا تعالیٰ نے شریعت اسلام میں بہت سے ضروری احکام کے لئے نمونے قائم کئے ہیں۔ چنانچہ انسان کو یہ حکم ہے کہ وہ اپنی تمام قوتوں کے ساتھ اور اپنے تمام وجود کے ساتھ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان ہو۔ پس ظاہری قربانیاں اسی حالت کے لئے نمونہ ٹھہرائی گئی ہیں۔ لیکن اصل غرض یہی قربانی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے لَنۡ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوۡمُھَا وَلَا دِمَآؤُھَا وَلٰکِنۡ یَّنَالُہُ التَّقۡوٰی مِنۡکُمۡ (الحج:38) یعنی خدا کو تمہاری قربانیوں کا گوشت نہیں پہنچتا اور نہ خون پہنچتا ہے مگر تمہاری تقویٰ اس کو پہنچتی ہے۔ یعنی اس سے اتنا ڈرو کہ گویا اس کی راہ میں مر ہی جاؤ اور جیسے تم اپنے ہاتھ سے قربانیاں ذبح کرتے ہو۔ اسی طرح تم بھی خدا کی راہ میں ذبح ہو جاؤ۔ جب کوئی تقوی اس درجہ سے کم ہے تو ابھی وہ ناقص ہے‘‘۔

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 99 حاشیہ)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ’’قانون قدرت قدیم سے ایسا ہی ہے کہ یہ سب کچھ معرفت کاملہ کے بعد ملتا ہے۔ خوف اور محبت اور قدردانی کی جڑھ معرفت کاملہ ہے‘‘۔ اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اس کو سمجھنے کی کوشش کرو۔ ’’پس جس کو معرفت کاملہ دی گئی اس کو خوف اور محبت بھی کامل دی گئی‘‘۔ یہی تقویٰ ہے کہ اللہ کا خوف ہو اور اس کی محبت ہو۔ ’’اور جس کو خوف اور محبت کامل دی گئی ہے اس کو ہر ایک گناہ سے جو بیبا کی سے پیدا ہوتا ہے نجات دی گئی۔‘‘

پس ہر گناہ سے بچنے کے لئے یہ جو نجات ہے وہ اسی وقت ہوتی ہے جب تقویٰ ہو اور محبت اور معرفت اللہ تعالیٰ کی کامل ہو، اس کا خوف دل میں ہو۔ فرماتے ہیں کہ ’’پس ہم اس نجات کیلئے نہ کسی خون کے محتاج ہیں اور نہ کسی صلیب کے حاجتمند اور نہ کسی کفّارہ کی ہمیں ضرورت ہے۔ بلکہ ہم صرف ایک قربانی کے محتاج ہیں جو اپنے نفس کی قربانی ہے۔ جس کی ضرورت کو ہماری فطرت محسوس کر رہی ہے۔ ایسی قربانی کا دوسرے لفظوں میں نام اسلام ہے۔ اسلام کے معنی ہیں ذبح ہونے کیلئے گردن آگے رکھ دینا۔ یعنی کامل رضا کے ساتھ اپنی روح کو خدا کے آستانہ پر رکھ دینا۔ یہ پیارا نام تمام شریعت کی روح اور تمام احکام کی جان ہے‘‘۔ پس یہ ہے اسلام کہ اللہ تعالیٰ کے جو حکم ہیں ان پر پوری طرح عمل کرنے کیلئے تیار ہو جانا اور اس کیلئے ہر بڑی سے بڑی قربانی دینے کے لئے تیار ہو جانا۔

فرماتے ہیں کہ: ’’ذبح ہونے کے لئے اپنی دلی خوشی اور رضا سے گردن آگے رکھ دینا کامل محبت اور کامل عشق کو چاہتا ہے اور کامل محبت، کامل معرفت کو چاہتی ہے۔ پس اسلام کا لفظ اسی بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ حقیقی قربانی کے لئے کامل معرفت اور کامل محبت کی ضرورت ہے نہ کسی اور چیز کی ضرورت۔ اسی کی طرف خدا تعالیٰ قرآن شریف میں اشارہ فرماتا ہے۔ لَنۡ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوۡمُھَا وَلَا دِمَآؤُھَا وَلٰکِنۡ یَّنَالُہُ التَّقۡوٰی مِنۡکُمۡ۔ (الحج:38) یعنی تمہاری (قربانیوں) کے نہ تو گوشت میرے تک پہنچ سکتے ہیں اور نہ خون بلکہ صرف یہ قربانی میرے تک پہنچتی ہے کہ تم مجھ سے ڈرو اور میرے لئے تقویٰ اختیار کرو‘‘۔ میرے احکامات پر عمل کرو۔

(لیکچر لاہور، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 152-151)

پس یہ ظاہری نمونے اس روح کو قائم کرنے کے لئے ہیں۔ ورنہ ہمارا جانور قربانی کرنا یہ نیکی نہیں ہے۔ نہ گوشت کھانا نیکی ہے۔ نہ ہی یہ گوشت اور خون اللہ تعالیٰ کو پہنچتا ہے۔ پس ہمیں اپنی ظاہری قربانیوں کے پیچھے وہ روح پیدا کرنی چاہئے جس کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذکر فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کامل معرفت حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اس کامل معرفت حاصل کرنے اور ان راستوں پر چلنے کی کوشش کی وجہ سے حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اپنے آپ کو قربانی کے لئے پیش کیا تھا۔ ان کو اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو گئی تھی جبھی وہ قربانی کرنے کے لئے تیار ہوئے تھے۔ حضرت ہاجرہ علیہا السلام کا خدا تعالیٰ سے یہ ایک تعلق اور محبت اور ایمان اور یقین ہی تھا جو انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کہا تھا کہ اگر یہ خدا کا حکم ہے تو میں پھر اپنے بچے سمیت اس قربانی کے لئے تیار ہوں جو خدا تعالیٰ ہم سے لینا چاہتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کے حکم کے آگے ہماری جان کی حیثیت ہی کیا ہے، اور بیٹے کا معیار بھی دیکھیں۔ ان ماں اور باپ کی جو تربیت تھی اور خدا تعالیٰ سے جو محبت تھی ان کے سامنے جو عملی نمونہ تھا اس کی وجہ سے اس بیٹے نے باوجود چھوٹی عمر کا ہونے کے، باوجود تقویٰ اور گہری محبت کی گہرائی کے اثرات نہ سمجھنے کے پھر بھی وہ یہی جواب دیتا ہے کہ یٰۤاَبَتِ افۡعَلۡ مَا تُؤۡمَرُ (الصّافّات:103) کہ اے میرے باپ یعنی اے میرے ابّا! جس بات کا تجھے حکم دیا گیا ہے اس پر عمل کر۔ پس یہ تھے معیار ان باپ، ماں اور بچے کے جن کی یاد میں اللہ تعالیٰ نے اس قربانی کو ہمیشہ کے لئے قائم فرما دیا۔ اس قربانی کی یاد کو ہمیشہ کے لئے قائم فرما دیا۔ تو یہ قربانی کی یاد اس لئے ہمیشہ کے لئے قائم فرما دی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیوی بچے کو ایک بے آب و گیاہ جگہ میں معمولی خوراک اور پانی کے ساتھ چھوڑ کر ایک ایسی قربانی دی تھی کہ سوائے اس شخص کے جو سب محبتوں کو خدا تعالیٰ کی محبت پہ قربان کرنے والا ہو کوئی ایسا عمل نہیں کر سکتا جس کو بظاہر یہ نظر آ رہا ہو کہ میرا یہ بیٹا اور بیوی اس ویران جگہ میں زیادہ دن زندہ نہیں رہ سکتے۔ چند دنوں کے بعد ان کا مرنا یقینی نظر آ رہا تھا۔ تبھی تو حضرت ابراہیم شدت جذبات سے حضرت ہاجرہ کی بات کا جواب نہیں دے سکے تھے اور صرف انگلی اٹھا کر آسمان کی طرف اشارہ کر دیا تھا۔ لیکن حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کا دل بھی نبی کی صحبت کی وجہ سے ہر قربانی کے لئے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے گردن آگے رکھنے کیلئے تیار ہو گیا تھا۔ پس یہ کامل فرمانبرداری کی روح تھی جس نے قربانی دینے کے لئے انہیں تیار کر دیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جیسا کہ فرمایا ایسی قربانی کا دوسرے لفظوں میں نام اسلام ہے۔ پس یہ قربانی اور کامل اطاعت و فرمانبرداری تھی جو اللہ تعالیٰ نے اس خاندان کی قبول کی اور ان کو ایک مقام عطا کیا اور اس قربانی کو پھر اللہ تعالیٰ نے بے جزا نہیں چھوڑا۔ بغیر جزا دیئے نہیں چھوڑا۔ نہ صرف ماں بیٹا محفوظ رہے بلکہ کچھ ہی عرصے بعد اس جگہ کے ارد گرد آبادی بھی ہو گئی اور پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم کو ریت کے اس میدان میں چھپے ہوئے اللہ تعالیٰ کے اس سب سے قدیم گھر کی بنیادوں کی نشاندہی کر کے اسکو دوبارہ اپنی بنیادوں پر کھڑا کرنے کا حکم دیا اور جب حضرت ابراہیم علیہ السلام دوبارہ آئے تو حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ساتھ اس کی تعمیر کا کام کیا۔ تو یہ دونوں باپ بیٹا جب یہ بنیادیں کھڑی کر رہے تھے۔ کام بھی کئے جاتے تھے اور دعائیں بھی کر رہے تھے کہ خدا تعالیٰ اس کو قبول فرمالے۔ اس قربانی کو قبول فرماوے۔ یہ دعائیں بھی کر رہے تھے کہ اب یہ جگہ ہمیشہ آباد رہے اور نہ صرف آباد رہے بلکہ ایسا شہر اس کے گرد بن جائے جو ایک پُر امن اور امن دینے والا شہر ہو۔ جہاں کوئی خون خرابہ نہ ہو۔ اور یہاں کے رہنے والوں کے لئے تیری جناب سے ہر قسم کے پھلوں کا رزق پہنچتا رہے۔ اور پھر سب سے بڑھ کر یہ کہ ہمیں بھی ہمیشہ نیکیوں پر قائم رکھ۔ تیرے حضور ہم قربانیوں کے معیار حاصل کرتے چلے جانے والے ہوں۔ اور پھر صرف ہم ہی نہیں بلکہ ہماری اولادوں میں سے بھی ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں جو تیرے کامل فرمانبردار اور قربانی کرنے والے ہوں۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ہمیں یہ دعائیں ملتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس دعا کے حوالے سے فرماتا ہے کہ حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل علیہ السلام یہ دعا کر رہے تھے رَبَّنَا وَاجۡعَلۡنَا مُسۡلِمَیۡنِ لَکَ وَمِنۡ ذُرِّیَّتِنَاۤ اُمَّۃً مُّسۡلِمَۃً لَّکَ۔ وَاَرِنَا مَنَاسِکَنَا وَتُبۡ عَلَیۡنَا۔ اِنَّکَ اَنۡتَ التَّوَّابُ الرَّحِیۡمُ (البقرۃ:129) اور اے ہمارے ربّ! ہمیں اپنے دو فرمانبردار بندے بنا دے اور ہماری ذریّت میں سے بھی اپنی ایک فرمانبردار امّت پیدا کر دے۔ اور ہمیں اپنی عبادتوں اور قربانیوں کے طریق سکھا اور ہم پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھک جا۔ یقیناً تُو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

پس یہ دعا تھی کہ ہمیں ہمیشہ ایسے طریق کی طرف رہنمائی کرتے رہنا جو تیری رضا حاصل کرنے کے طریق ہیں۔ باوجود اس کے کہ ایک بے آب و گیاہ جگہ میں ماں اور بیٹا رہ کر اور باپ اپنے جگر گوشے جو بڑھاپے کی اولاد تھی اور بیوی کو چھوڑ کر قربانی کی ایک بڑی مثال قائم کر چکے تھے اور اللہ تعالیٰ سے یہ خوشنودی حاصل کر چکے تھے جس کا قرآن کریم میں یوں ذکر آتا ہے۔ وَاِذِ ابۡتَلٰۤی اِبۡرٰہٖمَ رَبُّہٗ بِکَلِمٰتٍ فَاَتَمَّہُنَّ۔ قَالَ اِنِّیۡ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَامًا (البقرۃ:125) اور جب ابراہیم کو اس کے رب نے بعض کلمات سے آزمایا اور اس نے ان سب کو پورا کر دیا تو اسنے کہا میں یقیناً تجھے لوگوں کیلئے ایک عظیم امام بنانے والا ہوں۔ پھر بھی یہی عرض کرتے ہیں کہ وَاَرِنَا مَنَاسِکَنَا وَتُبۡ عَلَیۡنَا۔ اور ہمیں اپنی عبادتوں اور قربانیوں کے طریق سکھا اور ہم پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھک جا۔ تا کہ کبھی بھی ہم سے کوئی ایسی بات نہ ہو جو ہماری قربانیوں کو ضائع کرنے والی ہو جائے۔ حالات کے مطابق اے اللہ تُو بہتر جانتا ہے کہ کس وقت کس طرح کی قربانی چاہئے۔ پس تیری رہنمائی اور تیری رضا ہی اصل چیز ہے۔ اس سے ہمیں کبھی باہر نہ نکالنا۔ یہ تھیں ان کی دعائیں۔ اور پھر یہ دعا مانگی جس سے آئندہ قیامت تک آنے والی نسل انسانی کی بقا وابستہ ہے۔ اپنی ذریّت میں سے ایک ایسے نبی کے مبعوث ہونے کی دعا مانگی جو حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہ السلام سے بڑھ کر قربانیوں کی مثالیں قائم کرنے والا ہو اور وہ دعا یہ تھی کہ رَبَّنَا وَابۡعَثۡ فِیۡہِمۡ رَسُوۡلًا مِّنۡہُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتِکَ وَیُعَلِّمُہُمُ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَۃَ وَیُزَکِّیۡہِمۡ۔ اِنَّکَ اَنۡتَ الۡعَزِیۡزُ الۡحَکِیۡمُ

(البقرۃ:130)

اور اے ہمارے رب تو ان میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کر جو ان پر تیری آیات کی تلاوت کرے اور انہیں کتاب کی تعلیم دے اور اس کی حکمت بھی سکھائے اور ان کا تزکیہ کر دے۔ یقیناً تُو ہی کامل غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ان باپ بیٹے کی دعا کو قبول فرماتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ تُو اعلان کر دے کہ میں وہی عظیم رسول ہوں جس کی دعا

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’انسان کسی جگہ بھی بیٹھا ہوا ہو اگر اسے سلسلے کے اخبارات پہنچتے رہیں تو ایسا ہی ہوتا ہے جیسا پاس بیٹھا ہے خلافت سے مضبوط تعلق کیلئے ہر احمدی کو ایم.ٹی.اے سننے کی ضرورت ہے، اس کی عادت ڈالنی چاہئے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 4رمارچ 2016)

طالب دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’احمدیوں کا بہت بڑا کام ہے کہ دُنیا کو ہوشیار کریں اور بتائیں کہ اگر اپنی اصلاح کی طرف توجہ نہ کی تو اللہ تعالیٰ دُنیا میں بہت زیادہ تباہ کن آفات لاسکتا ہے اللہ کرے کہ دُنیا کو عقل آئے۔‘‘

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 12رفروری 2016)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے کی تھی اور پھر اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے تو یہ دعا کی تھی کہ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا۔ لیکن تُو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ اعلان کر دے کہ میرے پر تو ان قربانیوں اور ان عبادتوں کے تمام معیار ختم ہو گئے ہیں۔ میں وہ کامل انسان اور عظیم رسول ہوں جس پر انسانی استعدادوں کی انتہاؤں کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ اب نئے طریق سیکھنے کا سوال نہیں بلکہ میں اب اِس حد تک خدا میں جذب ہو چکا ہوں کہ میرا اپنا کچھ ہے ہی نہیں۔ سب کچھ خدا کا ہے۔ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ اعلان کرواتے ہوئے فرماتا ہے۔ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ (الانعام:163)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس آیت کی وضاحت میں فرماتے ہیں کہ:

’’اُن کو کہہ دے کہ میری نماز اور میری پرستش میری جدوجہد اور میری قربانیاں اور میرا زندہ رہنا اور میرا مرنا سب خدا کے لئے اور اس کی راہ میں ہے۔ وہی خدا جو تمام عالموں کا رب ہے جس کا کوئی شریک نہیں۔ اور مجھے اس بات کا حکم دیا گیا ہے اور میں اوّل المسلمین ہوں۔ یعنی دنیا کی ابتدا سے اس کے اخیر تک میرے جیسا اور کوئی کامل انسان نہیں جو ایسا اعلیٰ درجہ کا فنا فی اللہ ہو جو خدا کی ساری امانتیں اسے واپس دینے والا ہو‘‘۔ (آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5 صفحہ 162-163)

یہ مقام ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اللہ تعالیٰ کی نظر میں ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے دعا کی تھی کہ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّیَّتِنَآ کہ اے ہمارے رب ہمیں دو فرمانبردار بندے بنا دے اور ہماری ذریّت میں سے بھی اور پھر دعا کرتے ہیں کہ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ۔ اے ہمارے رب تُو ان میں انہی میں سے عظیم رسول مبعوث کر۔ پس اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد اعلان کیا کہ میں نے تمہاری قربانی اور دعاؤں کو قبول کیا اور یہ عظیم رسول اب اعلان کرتا ہے کہ نہ صرف اس کی عبادتیں اور قربانیاں اب وہ معیار حاصل کر چکی ہیں جو پہلوں کے لئے بھی عدیم المثال ہیں، اس نبی کے زمانے کے لئے بھی ایک مثال ہیں اور بعد میں آنے والوں کے لئے بھی ایسا عظیم اُسوہ ہیں جس سے باہر رہ کر نہ عبادتیں، عبادتیں کہلا سکتی ہیں اور نہ قربانیاں، قربانیاں کہلا سکتی ہیں۔ اور پھر یہ اعلان کیا کہ میں اوّل المسلمین ہوں کہ میں سب سے پہلا فرمانبردار ہوں اور میری مسلمان ہونے کی حالت، میری فرمانبردار ہونے کی حالت، اللہ تعالیٰ کا خاص بندہ اور اس پر سب کچھ قربان کرنے کا مقام سب سے بلند ہے۔ نہ میرے سے پہلے اس قسم کا کوئی مقام پا سکا، نہ میرے زمانے میں پا سکتا ہے، نہ میرے بعد پانے والا ہوگا اور یہی آپ کے کامل انسان ہونے کی، آپ کے خاتم الانبیاء ہونے کی حقیقت ہے۔ جس میں دنیا کے سب انسان جو ہیں وہ بھی شامل ہیں اور تمام انبیاء بھی شامل ہیں۔ کوئی اس مقام تک نہیں پہنچ سکتا۔ یہ مقام جو آپ کو خدا تعالیٰ نے عطا فرمایا صرف آپ کی ذات تک ہی نہیں تھا بلکہ امّت کو بھی حکم دیا تھا کہ یہ عظیم رسول تمہارے لئے اُسوۂ حسنہ ہے۔ اس لئے اگر اس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا دعویٰ ہے تو ان راستوں پر قدم مارو جن کے عظیم نمونے اس عظیم رسول نے قائم فرمائے۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔ تبھی تم حقیقی پیرو کہلا سکتے ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: ’’ان کو جو اے رسول تیری پیروی کرنا چاہتے ہیں کہہ دے کہ میری نماز، میری قربانی اور میرا مرنا اور میرا زندہ رہنا سب اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ جو میری پیروی کرنا چاہتا ہے وہ بھی اس قربانی کو ادا کر گئے‘‘۔ (سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 368)

اور پھر ہم نے دیکھا کہ اس عظیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے عرب کے ان خودسر اور خود پسند اور روحانی لحاظ سے مُردوں کو ایسا زندگی بخش پیغام دیا کہ ان کی خودسری اور خود پسندی کا نام ونشان مٹ گیا اور انہوں نے بھی زندگی اور موت اور اپنی قربانیوں کو خالص فرمانبردار بنتے ہوئے اپنے پیدا کرنے والے خدا کے حضور پیش کر دیا اور اس رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے آپ کے اُسوے پر چلتے ہوئے وہ نمونے دکھائے کہ مثالیں قائم کر گئے۔ عبادتوں کے وہ معیار قائم کئے کہ جن کی مثال نہ پہلے ملتی تھی، نہ بعد میں اب تک ملتی ہے۔ اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جو صحابہ تھے، عورتوں نے، مردوں نے مکمل نمونے قائم کئے جو ہمارے لئے ایک مثال بن گئے ہیں۔ راتوں کو زندہ کر دیا۔ جانوں کی قربانی کی ضرورت پڑی تو جانیں دے دیں۔ عبادتیں کرنے لگے تو ساری ساری رات عبادتیں کرتے رہے اور ایسے ایسے طریقے ایجاد کئے کہ جن سے نیند دُور ہو۔ بہرحال قربانیوں کی اعلیٰ سے اعلیٰ مثالیں قائم کرتے چلے گئے جو ہمارے لئے بھی نمونہ ہیں۔ جانی قربانی کی ایک مثال دیتا ہوں کہ کس طرح جان قربان کرنے کے لئے کوشش کی۔

حضرت خالد بن ولید کا واقعہ ہے جب ان کی وفات کا وقت آیا تو وہ رو رہے تھے اور رو رو کر بہت برا حال تھا۔ کسی نے پوچھا کہ کیا موت سے ڈرتے ہیں یا کوئی اور غم ہے۔ آپ تو اسلام لانے کے بعد اسلام کی بڑی خدمت کرتے رہے ہیں۔ ڈر آپ کو کس چیز کا ہے؟ اللہ تعالیٰ آپ کو بے اجر نہیں چھوڑے گا۔ کہنے لگے موت کا غم نہیں ہے۔ اس لئے مَیں نہیں رو رہا۔ مَیں نے اسلام لانے کے بعد اسلام کی خاطر اپنی جان قربان کرنے کے لئے خطرناک سے خطرناک جگہوں پر بھی دشمن کا مقابلہ کیا۔ تم ذرا میری ٹانگوں پر سے کپڑا اٹھا کر دیکھو۔ میرے بازو پر سے کپڑا اٹھا کر دیکھو۔ میری کمر پر سے کپڑا اٹھا کر دیکھو۔ میرے سینے پر سے کپڑا اٹھا کر دیکھو۔ میرے تمام جسم کو دیکھ لو۔ کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں زخموں کے نشان نہ ہوں۔ میں نے تو اللہ تعالیٰ کی خاطر اپنی جان قربان کرنے اور شہادت کے شوق میں خطرناک سے خطرناک جگہ پر جا کر لڑنے کی کبھی پرواہ نہیں کی۔ لیکن آج مجھے رونا اس بات پر آ رہا ہے کہ بستر پر میری موت آ رہی ہے اور میدان کارزار میں نہیں آئی، میدان جنگ میں نہیں آئی۔ کہیں کوئی خدا کی ناراضگی نہ ہو جو مجھے شہادت کا مقام نہیں ملا۔ (ماخوذ از تاریخ دمشق الکبیر جلد 18 صفحہ 197 ذکر من اسمہ خالد، الطبع الاولیٰ، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی بیروت)

تو یہ تھے وہ موتی اور ہیرے جو اس عظیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوت قدسی سے اپنے ماننے والوں میں پیدا کئے جو تمام زندگی مسلسل قربانیاں دیتے چلے گئے اور اول المسلمین کے حقیقی پیرو بنے۔ جن سے خدا راضی ہوا اور خدا نے رضی اللہ عنہم کہہ کے ان سے راضی ہونے کا اعلان کیا۔ لیکن پھر بھی ان کو یہ فکر ہے کہ ہماری قربانیاں شاید قبول نہیں ہو رہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی ذریّت میں سے ہمیشہ کے لئے فرمانبرداروں کے پیدا ہونے کی دعا مانگی تھی اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرما کر، آپ کو خاتم الانبیاء بنا کر قیامت تک کیلئے آپؐ کی شریعت کو ہمیشگی بخش دی۔ دوام عطا فرما دیا۔ اور اب احیائے موتی کے نظارے، اپنی قربانیوں سے زندگی حاصل کرنے کے نظارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں کے ذریعہ سے ہی ہونے ہیں۔ اور جیسا کہ میں نے اپنے خطبہ میں بتایا تھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو احیائے موتی کا چوتھا نظارہ یا چوتھا پرندہ جس نے زندہ ہونا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق اور مسیح ومہدی کے ذریعہ سے ہونا دکھایا تھا۔ کیونکہ یہ مسیح ومہدی ہی ہے جو اپنے آقا ومطاع حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشق صادق ہے۔ جس نے اپنے آقا کے اُسوے پر چلتے ہوئے اپنی قربانیاں اور اپنی عبادتیں اور اپنا جینا اور اپنا مرنا خدا کیلئے خالص کر لیا تھا اور اپنی جماعت میں بھی یہ روح پھونکی اور اس کے لئے مسلسل کوشش کی۔

پس آج ہماری قربانی کی عید تبھی حقیقی قربانی کی عید ہو سکتی ہے جب ہم اپنے قربانی کے جانوروں اور عید کی خوشیوں کے پروگراموں کو صرف دیکھنے والے نہ ہوں بلکہ اپنے نفسوں کو قربان کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی رضا کے حصول کی کوشش کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات کی اطاعت کا جوٴا مکمل طور پر اپنی گردنوں میں ڈالنے والے ہوں۔ اپنے معیار قربانی بڑھاتے چلے جانے والے ہوں۔ ان قربانیوں کو زندہ رکھنے والے ہوں جو اس زمانے میں دین کی خاطر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے والوں نے دیں۔ جنہوں نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر دیئے لیکن اپنے ایمان پر آنچ نہیں آنے دی۔

پس آج ہم عید قربان کی خوشی جہاں اللہ تعالیٰ کے حکم کی اطاعت میں منا رہے ہوں وہاں ان شہدائے احمدیت اور انکی اولادوں کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں جنہوں نے احمدیت اور حقیقی اسلام کی خاطر اپنی جان کے نذرانے پیش کئے اور قربانی کے مفہوم کو سمجھا اور اسکی عملی تصویر بنے۔ اللہ تعالیٰ انکی اولادوں پر بھی رحم فرمائے اور فضل فرمائے اور دین و دنیا کی حسنات سے ان کو نوازے۔ اور اس بات پر ہم اپنے اس عہد کو بھی ہمیشہ یاد رکھیں جو ہم کرتے ہیں کہ جان مال وقت اور عزت قربان کرنے کیلئے ہر وقت تیار رہوں گا۔ اس کیلئے بھی ہمیں ہمیشہ تیار رہنا چاہئے۔

آجکل انڈونیشیا میں ایک جگہ مینس لور Manislor ہے۔ اس کے علاقے میں بڑے سخت حالات ہیں۔ گزشتہ کچھ عرصے سے انڈونیشیا میں بڑے سخت حالات ہیں۔ ہماری کئی مسجدیں گرائی گئی ہیں۔ ان کو نقصان پہنچایا گیا۔ دو دن پہلے بھی دو مسجدوں کو نقصان پہنچایا گیا۔ پولیس نے ہماری بعض مسجدیں سِیل کر دیں۔ پھر احمدیوں کے گھروں پر حملے کئے اور ان کو توڑا پھوڑا گیا۔ کئی احمدیوں کو زخمی کیا۔ پرسوں بھی ایک احمدی کو زخمی کیا تو ان کے لئے بھی دعا کریں کہ یہ سب لوگ جوان دور دراز کے علاقوں کے رہنے والے ہیں انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا۔ آپ کے مسیحیت اور مہدیت کے دعوے کو قبول کیا۔ اس پر قائم ہوئے۔ ایمان کو آپ نے مضبوط رکھا ہے۔ اپنے ایمان پر کسی بھی رشتہ داری اور خوف اور لالچ کو اہمیت نہیں دی۔ وہاں اکثریت غریب لوگوں کی ہے جو مشکل سے اپنے پیٹ پالتے ہیں لیکن ایمان میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اتنے بڑھ گئے ہیں کہ جسمانی نقصان اور موت تو قبول کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن روحانی نقصان اور موت کسی بھی

کلام الامام

’’خدا تعالیٰ کبھی اس شخص کو جو محض اسی کا ہو جاتا ہے ضائع نہیں کرتا بلکہ وہ خود اس کا متکفل ہو جاتا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 595)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین۔ صدر وامیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کلام الامام

’’سچا ایمان وہی ہے جو دل میں داخل ہو اور اس کے اعمال کو اپنے اثر سے رنگین کر دے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 594)

طالب دُعا: الٰہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

صورت میں قبول نہیں کرتے۔ پس یہی احیائے موتی ہے اور یہی احیائے دین ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام صادق کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں قائم فرمایا ہے۔ ہاں جیسا کہ مَیں نے کہا اس روحانی زندگی کے حصول کے لئے بعض دفعہ قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔ جانوں کی قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔ جس کے لئے اس دنیا میں بسنے والا ہر احمدی تیار رہتا ہے اور یہی احیائے دین کی خوبصورتی اور دلیل ہے کہ ایک ہی مقصد کیلئے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہے پاکستانی احمدی بھی قربانی دے رہا ہے اور انڈونیشین احمدی بھی قربانی دے رہا ہے۔ بنگلہ دیشی احمدی بھی قربانی دے رہا ہے اور سری لنکن احمدی بھی قربانی دے رہا ہے۔ ہندوستانی احمدی بھی قربانی دے رہا ہے اور افریقن احمدی بھی قربانی دے رہا ہے۔ بلکہ اب تو ایسٹ یورپ کے بعض ممالک میں بھی احمدیوں پر حالات تنگ کئے جا رہے ہیں۔ پس یہ عید قربان ان تمام حالات اور قربانیوں کو سامنے رکھتے ہوئے ہمیں اپنے اندر ہمیشہ اس روح کو قائم رکھنے والی ہونی چاہئے کہ ہم کامل اطاعت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے کامل فرمانبردار بندے بننے کی کوشش کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سچی فرمانبرداری کی توفیق عطا فرمائے۔ اپنا خالص عشق عطا فرماتے ہوئے ہمارے دلوں پر جلوہ گر ہو۔ ہمیشہ ہم سے ہر قسم کی تاریکیاں دُور رہیں اور اس کا نور ہمیشہ ہم پر ظاہر ہو تا کہ ہم قربانیوں کی روح کو ہمیشہ سمجھتے رہیں۔

ابھی خطبہ کے بعد دعا ہو گی انشاء اللہ۔ دعا میں شہداء کو بھی یاد رکھیں جنہوں نے جماعت کی خاطر قربانیاں دیں۔ ان کے بچوں کو بھی یاد رکھیں جیسا کہ پہلے بھی مَیں نے کہا ہے۔ اسیران کو جو احمدیت کی خاطر قید و بند کی صعوبتیں برداشت کر رہے ہیں ان کو یاد رکھیں۔ احمدیت کی وجہ سے کسی بھی مشکل میں گرفتار جو لوگ ہیں ان سب کو یاد رکھیں۔ مجاہدین اور مبلغین احمدیت کو یاد رکھیں جو احمدیت کے پیغام کو پہنچانے میں مدد دے رہے ہیں۔ دعوت الی اللہ کرنے والوں کو یاد رکھیں جو اپنا وقت اللہ تعالیٰ کے دین کی خاطر قربان کرنے کے لئے دیتے ہیں اور تبلیغ کا کام کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اور حقیقی اسلام کا پیغام پہنچا رہے ہیں۔ مالی قربانیاں کرنے والوں کو یاد رکھیں۔ تمام احمدیوں کو جو دنیا کے کسی بھی ملک میں بس رہے ہیں ان سب کو یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنے فضل اور رحمت کی چادر میں لپیٹ لے۔ مسلمان ملکوں میں جو آجکل حالات ہیں مسلمان، مسلمان کو مار رہا ہے، کاٹ رہا ہے، قتل کر رہا ہے ان کیلئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو عقل دے اور وہ حقیقی اسلام کو سمجھنے والے ہوں۔ پاکستان کے حالات ہیں، عرب ملکوں کے حالات ہیں، عراق وغیرہ کے حالات ہیں، فلسطین کے حالات ہیں، تمام ملکوں کیلئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان جگہوں پر امن قائم کرے اور ان کو حقیقی اسلامی روح اپنے اندر پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور وہ مسیح و مہدی کو ماننے والے ہوں۔ اسی طرح تمام دنیا کے دوسرے ممالک جو ہیں ان کے لئے دعا کریں۔ دنیا کا امن اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے اور آپکے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے سے وابستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو توفیق دے کہ اس حقیقت کو سمجھنے والے ہوں۔

ابھی دعا کرتے ہیں لیکن دعا سے پہلے میں آپ کو بھی عید مبارک کہنا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کے لئے عید ہر لحاظ سے مبارک فرمائے اور دنیا میں بسنے والے ہر احمدی کو عید مبارک ہو۔ پاکستان میں بھی، انڈونیشیا میں بھی، سری لنکا میں بھی، بنگلہ دیش میں بھی، ہندوستان کے احمدی بھی، افریقہ کے احمدی بھی، یورپ و امریکہ کے بسنے والے احمدی بھی، ہر ایک کو عید مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہر لحاظ سے یہ عید ان کے لئے بے انتہا برکتوں والی ثابت ہو۔ اب دعا کر لیں۔

(دعا کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ عربی میں خطبہ ثانیہ پڑھنا رہ گیا تھا۔ یہ سنت بھی پوری کرنی ضروری ہے۔ چنانچہ حضور نے خطبہ ثانیہ عربی میں پڑھا)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 15 ر اپریل 2016)

نماز اور استغفار دل کی غفلت کے عمدہ علاج ہیں

(مورخہ 30رنومبر 1902ء بروز یکشنبہ) سیر سے واپس ہوتے ہوئے ایک حافظ صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے مصافحہ کیا اور عرض کی کہ میں نابینا ہوں ذرا کھڑے ہو کر میری عرض سن لیں۔ حضور کھڑے ہو گئے، اس نے کہا میں آپ کا عاشق ہوں اور چاہتا ہوں کہ غفلت دُور ہو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا :

نماز اور استغفار دل کی غفلت کے عمدہ علاج ہیں۔ نماز میں دعا کرنی چاہئے کہ اے اللہ! مجھ میں اور میرے گناہوں میں دُوری ڈال۔ صدق سے انسان دعا کرتا رہے تو یہ یقینی بات ہے کہ کسی وقت منظور ہو جائے۔ جلدی کرنی اچھی نہیں ہوتی۔ زمیندار ایک کھیت بوتا ہے تو اسی وقت نہیں کاٹ لیتا۔ بے صبری کرنے والا بے نصیب ہوتا ہے۔ نیک انسان کی یہ علامت ہے کہ وہ بے صبری نہیں کرتا۔ بے صبری کرنے والے بڑے بڑے بدنصیب دیکھے گئے ہیں۔ اگر ایک انسان کنواں کھودے اور بیس ہاتھ کھودے اور ایک ہاتھ رہ جائے تو اس وقت بے صبری سے چھوڑ دے تو اپنی ساری محنت کو برباد کرتا ہے اور اگر صبر سے ایک ہاتھ اور بھی کھود لے تو گوہر مقصود پا لیوے۔ یہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ ذوق اور شوق اور معرفت کی نعمت ہمیشہ دُکھ کے بعد دیا کرتا ہے۔ اگر ہر ایک نعمت آسانی سے مل جائے تو اس کی قدر نہیں ہوا کرتی۔ سعدی نے کیا عمدہ کہا ہے ؎

گر نباشد بدوست راہ بردن ......☆...... شرط عشق است در طلب مردن (ملفوظات، جلد 2، صفحہ 552)

علماء اسلام کا متفقہ و تاریخ ساز فیصلہ کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے مطابق ہم 72 ہیں اور قادیانی فرقہ 73 واں فرقہ ہے جو ناجی فرقہ ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

یقیناً بنی اسرائیل بہتّر فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری امّت تہتّر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ لیکن ایک فرقے کے سوا باقی سب آگ میں ہوں گے۔ صحابہؓ نے پوچھا وہ (ناجی) فرقہ کون سا ہوگا؟ حضورؐ نے فرمایا وہ فرقہ جو میری اور میرے صحابہؓ کی سنّت پر عمل پیرا ہوگا۔ (ترمذی کتاب الایمان باب افتراق ھذہ الامۃ جلد ۲ صفحہ ۸۹ جامع الصغیر جلد ۲ صفحہ ۱۱۰ مصری، ابن ماجہ کتاب الفتن باب افتراق الامم صفحہ ۲۸۷)

1974ء میں پاکستان کی قومی اسمبلی نے جماعت احمدیہ پر کفر کا فتویٰ لگایا اِس پر پاکستانی اخبارات نے سُرخیاں لگائیں ''جماعت احمدیہ کے خلاف 72 فرقوں کا اجماع'' چنانچہ نوائے وقت لاہور نے لکھا :

''اسلام کی تاریخ میں اس قدر پورے طور پر کسی اہم مسئلہ پر کبھی اجماع امت نہیں ہوا۔ اجماعِ امت میں مُلک کے بڑے بڑے علماءِ دین اور حاملان شرع متین کے علاوہ تمام سیاسی لیڈر اور ہر گروپ کا سیاسی راہنما کما حقہٗ متفق ہوئے ہیں اور صوفیاء کرام اور عارفین باللہ برگزیدگانِ تصوّف و طریقت کو بھی پورا پورا اتفاق ہوا ہے کہ قادیانی فرقہ کو چھوڑ کر جو بھی 72 فرقے مسلمانوں کے بتائے جاتے ہیں سب کے سب اس مسئلہ کے اس حل پر متفق اور خوش ہیں۔'' (نوائے وقت 6ر اکتوبر 1974ء صفحہ 4)

علماء اسلام نے متفقہ فیصلہ کے مطابق اپنا 72 ہونا اور جماعت احمدیہ کا 73 واں ہونا تسلیم کر لیا ہے۔ حدیث کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ ہے کہ 72 ناری ہونگے جبکہ ایک فرقہ ناجی ہوگا۔ ایک روایت میں آپؐ نے فرمایا وہ ایک جماعت ہوگی۔ جماعت احمدیہ ایک جماعت ہے جس کا ایک واجب الاطاعت امام ہے۔ کل عالم اسلام میں سوائے جماعت احمدیہ کے کوئی بھی فرقہ ایسا نہیں جس کا ایک واجب الاطاعت امام ہو۔ فاعتبروا یا اولی الابصار☆

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ○لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ○ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ○

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

''خدا کی قسم''

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186

Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab

For On-line Visit : www.alislam.org/urdu/library/57.html

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعودؑ

RAICHURI CONSTRUCTION

SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS

SINCE 1985

Office:

Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.

Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory

Chakala Andheri (East) Mumbai-400069

Tel 28258310, Mob. 9987652552

E-mail: raichuri.construction@gmail.com

جماعتی رپورٹیں

گجرات میں پہلی احمدیہ مسجد کا افتتاح وجلسہ یوم مصلح موعودؓ

۞ الحمد للہ کہ مورخہ 5رفروری 2016 کو ضلع کچھ کے شہر گاندھی دھام میں گجرات کی پہلی احمدیہ مسجد کی سنگ بنیاد کی تقریب منعقد کی گئی۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد خاکسار نے مسجد کی اہمیت بیان کی۔ موقع پر موجود عہدیداران نے مسجد کی بنیاد میں ایک ایک اینٹ رکھی۔ مورخہ 21رفروری 2016 جلسہ یوم مصلح موعودؓ کے موقع پر مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔ اس موقع پر مدھیہ پردیش، اُڈیشہ، مہاراشٹر و گجرات سے مبلغین و معلمین کرام، امراء کرام وعہدیداران قائدین وصدر صاحبان تشریف لائے تھے۔ نماز تہجد با جماعت ادا کی گئی۔ نماز فجر کے بعد درس ہوا۔ نماز ظہر وعصر کے بعد مکرم امیر صاحب ضلع کچھ کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعود منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم راشد جمال صاحب نے کی، نظم مکرم ھارون خان صاحب نے پڑھی۔ مکرم وجاہت احمد صاحب نے متن پیشگوئی پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں مختلف علاقوں سے آئے ہوئے مبلغین کرام اور خاکسار نے یوم مصلح موعودؓ کے حوالے سے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس پروگرام میں احمدی احباب کے علاوہ غیر احمدی اور ہندو دوست بھی شامل ہوئے۔ جلسہ کی کل حاضری 150 افراد پر مشتمل تھی۔

(نویدالفتح شاہد، مبلغ انچارج، کچھ، گجرات)

جلسہ یوم مسیح موعودؑ

۞ جماعت احمدیہ شموگہ صوبہ کرناٹک میں مورخہ 23رمارچ 2016 کو جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔ جلسہ کے پروگراموں کا آغاز نماز تہجد سے ہوا جس میں انصار، خدام، لجنہ وناصرات نے ذوق وشوق سے شرکت کی۔ نماز فجر و درس کے بعد حاضرین کو چائے پیش کی گئی۔ بعد ازاں اراکین مجلس انصار اللہ نے شموگہ کے OldAge Home جاکر وہاں کے اسٹاف کو جماعت کا تعارف کرایا اور جماعتی کتب ولٹریچر دیا اور وہاں موجود بزرگوں کو پھل تقسیم کئے۔ شام چھ بجے خاکسار کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم ونظم کے بعد یوم مسیح موعودؑ کی مناسبت سے 4 تقاریر ہوئیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(سید بشیر الدین محمود احمد، صدر جماعت احمدیہ شموگہ)

۞ جماعت احمدیہ ورنگل کی درج ذیل جماعتوں میں مورخہ 23رمارچ 2016 کو جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ جماعت احمدیہ قاضی پیٹھ، پیدا پور، نلابیلی، بدارم، ملم پلی، کاٹراپلی، جنگو پلی، کٹا کشاپور، نانچاری مڈور، نرملہ، کنڈور، تمڑ پلی اور وینکٹا پور۔

(شبیر احمد یعقوب، امیر ومبلغ انچارج ورنگل)

۞ جماعت احمدیہ پٹنہ صوبہ بہار میں مورخہ 27رمارچ 2016 کو مکرم ڈاکٹر ممتاز احمد صاحب کے مکان پر مکرم محمد ارشد احمد صاحب صدر جماعت پٹنہ کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم محمد اعجاز صاحب، مکرم سید طارق احمد صاحب، مکرم شاہ محمود احمد صاحب اور خاکسار نے یوم مسیح موعودؑ کی مناسبت سے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (حلیم احمد، مبلغ انچارج پٹنہ، بہار)

۞ جماعت احمدیہ بلّاری، کرناٹک میں مورخہ 25رمارچ 2016 کو مکرم ایس۔ اے۔ ابو نعیم صاحب کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید ونظم کے بعد مکرم ایم۔ مقبول صاحب نے 23 مارچ یوم مسیح موعود کی اہمیت اور خاکسار نے شرائط بیعت کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(نویدالحق خان، مبلغ انچارج ضلع بلّاری)

۞ جماعت احمدیہ سعید آباد، حیدر آباد میں مورخہ 27رمارچ 2016 کو احمدیہ مسجد میں امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم سُہیل احمد عامر صاحب نے کی اور نظم عزیزم دانش احمد مشہود نے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم غلام احمد طیب صاحب، مکرم تنویر احمد صاحب، مکرم سید ابوالحسن صاحب اور خاکسار نے یوم مسیح موعودؑ کی مناسبت سے تقریر کی۔ اس موقع پر تلاوت ونظم کے مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے اطفال میں محترم امیر صاحب نے انعامات تقسیم کئے۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(محمد کلیم خان، مبلغ انچارج حیدر آباد)

۞ جماعت احمدیہ بھاگلپور اور مونگیر صوبہ بہار میں مورخہ 27 اور 28رمارچ 2016 کو جلسہ یوم مسیح موعودؑ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد یوم مسیح موعود کی مناسبت سے تقاریر ہوئیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(سید فضل باری، مبلغ انچارج بھاگلپور، بہار)

جلسہ یوم مصلح موعودؓ

۞ مورخہ 20رفروری 2016 کو بہار کی درج ذیل جماعتوں میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ جماعت احمدیہ بھاگلپور، برّہ پورہ، خانپور ملکی، مونگھیر، بانکا اور پٹنہ۔ سبھی جماعتوں میں تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد یوم مصلح موعودؓ کی مناسبت سے تقریریں ہوئیں۔

(سید فضل باری، مبلغ انچارج، بھاگلپور، بہار)

۞ ج ماعت احمدیہ دہلی میں مورخہ 20رفروری 2016 کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم سعید الدین حامد صاحب نے کی۔ متن پیشگوئی مکرم انور رضا صاحب سیکرٹری اصلاح وارشاد دہلی نے پڑھ کر سُنایا۔ نظم مکرم کے۔ اے۔ محمد طلحہ صاحب نے پڑھی۔ بعد ازاں مکرم فضل احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ دہلی اور مکرم شیخ فاتح الدین صاحب نائب مبلغ انچارج دہلی نے یوم مصلح موعودؓ کی مناسبت سے تقریر کی۔ مکرم ٹی شفیق احمد صاحب امیر ضلع دہلی کے صدارتی خطاب اور دعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(نظارت اصلاح وارشاد قادیان)

فری میڈیکل کیمپ

۞ جماعت احمدیہ سعید آباد حیدر آباد کی جانب سے مورخہ 27رمارچ 2016 کو یوم مسیح موعودؑ کی مناسبت سے مجلس خدام الاحمدیہ ومجلس انصار اللہ کی جانب سے ایک فری میڈیکل اور بلڈ ڈونیشن کیمپ منعقد کیا گیا۔ میڈیکل کیمپ میں 150 مریضوں کے ECG، شوگر اور BP کے ٹیسٹ کئے گئے اور دوائیاں دی گئیں۔ 60 افراد نے عطیہ خون دیا جس میں تین انصار بھی شامل تھے۔ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی کو قبول فرمائے اور آئندہ بھی بڑھ چڑھ کر خدمت خلق کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(تنویر احمد، زعیم اعلیٰ حیدر آباد وصدر حلقہ سعید آباد)

وقف عارضی کی مبارک تحریک

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 4رجون 2004 میں فرماتے ہیں: ''ہر احمدی اپنے لئے فرض کرلے کہ اُس نے سال میں کم از کم ایک یا دو دفعہ ایک یا دو ہفتے تک وقف کرنا ہے۔''

چونکہ اب ہندوستان کے اکثر صوبہ جات کے اسکولوں اور کالجوں میں موسمی تعطیلات ہونے والی ہیں اس لئے احباب جماعت خصوصاً بڑی کلاسوں وکالجز کے طلباء کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ سیّدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مبارک ارشاد کی تعمیل میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں ایک یا دو ہفتے کیلئے وقف عارضی کر کے اس تحریک کی برکات وفیوض سے فیضیاب ہوں۔

(نظارت اصلاح وارشاد تعلیم القرآن ووقف عارضی قادیان)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses

Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Satnam Singh Property Adviser
کوٹھیاں، پلاٹ، زمین بیچنے اور خریدنے کیلئے رابطہ کریں
ستنام سنگھ پراپرٹی ایڈوائزر
کالونی ننگل باغبانہ، قادیان
+91-9915227821,+91-8196808703

نماز جنازہ

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 11 فروری 2016 بروز جمعرات نماز ظہر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی:

نماز جنازہ حاضر

(1) مکرم محمد نعمان شاکر صاحب۔ لندن
(ابن مکرم محمد لطیف شاکر صاحب)

7 فروری 2016 کو 50 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ بہت نیک، نماز با جماعت کے پابند، چندوں کی ادائیگی میں باقاعدہ، خلافت کے اطاعت گذار اور سلسلہ کی خدمت کرنے والے مخلص انسان تھے۔ جماعتی پروگراموں میں باقاعدگی سے شمولیت اختیار کرتے تھے۔ آپ بہت خوش اخلاق اور ہنس مکھ طبیعت کے مالک تھے۔ اپنا کام بہت دیانتداری سے کیا کرتے تھے۔ اپنی بیماری کے دوران بہت صبر کا مظاہرہ کیا۔ پسماندگان میں والدین اور اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔

(2) مکرمہ رضیہ طاہر صاحبہ
(اہلیہ مکرم کلیم احمد طاہر صاحب، ریڈ برج، یوکے)

7 فروری 2016 کو 50 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ دین کی خدمت کرنے والی بہت نیک خاتون تھیں۔ آپ کو دو بار صدر لجنہ اماء اللہ ریڈ برج کے طور پر کام کرنے کی توفیق ملی۔ اس کے علاوہ لوکل جماعت میں لجنہ کے مختلف شعبہ جات میں خدمت کرنے کے ساتھ ساتھ ہیومینٹی فرسٹ اور جلسہ سالانہ کے موقعہ پر بھی مختلف شعبوں میں خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں خاوند کے علاوہ دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم راجہ محمد یعقوب خان صاحب
(ابن مکرم راجہ مدد خان صاحب آف ربوہ، حال منڈی بہاؤالدین)

30 جنوری 2016 کو 93 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے والد مکرم راجہ مدد خان صاحبؓ اور والدہ مکرمہ اصغری بیگم صاحبہؓ دونوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں شامل تھے۔ آپ نے قادیان اور ربوہ میں لمبا عرصہ مختلف جماعتی خدمات کی توفیق پائی۔ 1948 میں ربوہ کے پہلے قائد خدام الاحمدیہ کے طور پر خدمت بجالاتے رہے۔ آپ 37 سال صدر محلّہ دار الصدر شرقی بھی رہے۔ اس دوران متعدد بار قائم مقام صدر عمومی ربوہ کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے۔ 61 سال خلافت لائبریری اور مختلف جماعتی دفاتر میں خدمت کی توفیق پائی۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرم ملک مبشر احمد صاحب
(ابن مکرم ملک محمد یعقوب صاحب، راولپنڈی)

22 نومبر 2015 کو 65 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ اپنے حلقہ میں زعیم انصار اللہ، سیکرٹری تعلیم القرآن اور سیکرٹری امور عامہ کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ آپ بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

تحریک جدید کی دوسری ششماہی

اور مخلصین جماعت سے للّٰہی تعاون کی دردمندانہ اپیل

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ تحریک جدید کے وعدوں کا سال یکم نومبر سے شروع ہو کر 31 اکتوبر کو ختم ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے 30 اپریل کو سال رواں کے چھ ماہ گزر چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال افراد جماعت احمدیہ بھارت نے تحریک جدید کے 82 ویں سال کے بابرکت اعلان پر مشتمل خطبہ جمعہ سیدنا حضور انور فرمودہ 6 نومبر 2015 کے مدنظر اپنے وعدوں میں خوش کن اضافہ کیا ہے۔ لیکن چھ ماہ کا عرصہ گزر جانے کے بعد بھی بعض جماعتوں کے وعدوں کے بالمقابل وصولی بہت کم ہوئی ہے جو فکر انگیز ہے۔ آپ کے ضلع کی جماعتوں/ مقامی جماعت کے سال رواں کے وعدوں کے بالمقابل 30 اپریل تک ہونے والی وصولی کی پوزیشن بذریعہ ڈاک بھجوائی جا رہی ہے۔ واضح رہے کہ چندہ کی جلد تر ادائیگی کے نتیجہ میں جہاں سلسلہ کو روزمرہ کے ضروری اخراجات میں سہولت ہوتی ہے وہاں خود چندہ ادا کرنے والے کو بھی نیکی میں سبقت کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ اسی لئے بانی تحریک جدید سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کے ہر چندہ دہندہ کو اس بات کا مکلف کیا ہے کہ:

’’احباب کو کوشش کرنی چاہئے کہ جلد تحریک جدید کا چندہ ادا ہو۔ ایک دن کا ثواب بھی معمولی نہیں کہ اس کو چھوڑا جائے......دوست زیادہ سے زیادہ اس میں چندہ لکھوائیں اور پھر اسے جلد ادا کرنے کی کوشش کریں۔‘‘

واضح رہے کہ تحریک جدید کے بیشتر اخراجات کا تعلق اکناف عالم میں تبلیغ و اشاعت دین سے ہے اس لئے حضورؓ نے سیکرٹریان مال کو بھی یہ تاکیدی ہدایت فرمائی ہے کہ:

’’چونکہ تحریک جدید کو اپنے کاموں کیلئے فوراً روپے کی ضرورت ہے سیکرٹریوں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ روپے جمع نہ رکھیں بلکہ ساتھ ساتھ فنانشل سیکرٹری (جواب وکیل المال کہلاتا ہے) کے نام بھجواتے رہیں۔‘‘
(کتاب مالی قربانیاں، صفحہ 43)

جملہ امراء و صدر صاحبان، مبلغ انچارج صاحبان اور سیکرٹریان تحریک جدید سے درخواست ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعتوں کے بجٹ کا جائزہ لیکر مخلصین جماعت کے وعدوں کی صد فیصد وصولی کے سلسلہ میں موثر کارروائی کریں اور انسپکٹران تحریک جدید کے ساتھ بھی بھرپور تعاون فرماویں۔ چونکہ رمضان المبارک کے بابرکت ایام اگلے ماہ سے شروع ہو رہے ہیں۔ اسلئے ہمیں چاہئے کہ ہم اس ماہ مقدس کے اختتام تک اپنے واجبات کی مکمل ادائیگی کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مقبول دعاؤں سے وافر حصہ پانے کی سعادت حاصل کریں۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کی مساعی جمیلہ کو بپایہ قبولیت جگہ دے۔ تمام مخلصین جماعت کے اموال میں غیر معمولی برکت عطا فرمائے اور انہیں اپنے بے پناہ فضلوں، برکتوں اور رحمتوں سے نوازے۔ آمین۔

(وکیل المال تحریک جدید، قادیان)

فون نمبر: 1800 3010 2131

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

شعبہ نور الاسلام کے اوقات

روزانہ صبح 9 بجے سے رات 11 بجے تک جمعہ کے روز تعطیل

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
سٹڈی ابراڈ
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
All Services free of Cost

About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years

Achievements
• NAFSA Member Association, USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

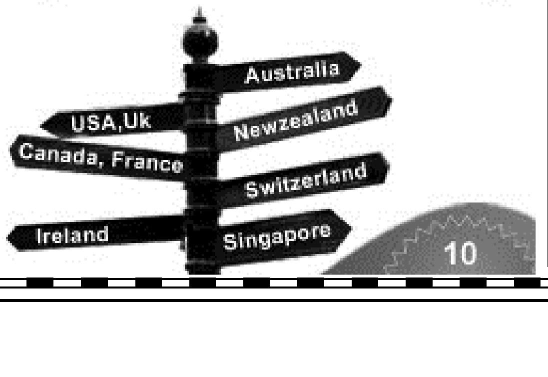

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 7791: میں ناصرہ بیگم زوجہ مکرم محمود احمد خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 46 سال پیدائشی احمدی، ساکن محلہ دارالفضل ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22رفروری 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ -/5,525 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عارف احمد خان غوری — الامۃ: ناصرہ بیگم — گواہ: منور احمد

مسل نمبر 7792: میں محمود احمد خان ولد مکرم غلام مسیح خان صاحب، قوم احمدی مسلمان عمر 52 سال پیدائشی احمدی، ساکن محلہ دارالفضل ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22رفروری 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک مکان 54 ڈسمل، زمین 360 ڈسمل۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عارف احمد خان غوری — العبد: محمود احمد خان — گواہ: منور احمد

مسل نمبر 7793: میں شہناز پروین زوجہ مکرم غلام آزاد خان، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 31 سال پیدائشی احمدی، ساکن محلہ دارالفضل ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22رفروری 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: گلے کا ہار ایک عدد، کان کے پھول دو جوڑی، انگوٹھی چھ عدد (کل وزن 30 گرام، 22 کیریٹ)، زیور نقرئی: دو عدد پائل 15 تولہ، حق مہر: -/50,000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عارف احمد خان غوری — الامۃ: شہناز پروین — گواہ: منور احمد

مسل نمبر 7794: میں آسیہ بیگم زوجہ مکرم صدیق خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 32 سال پیدائشی احمدی، ساکن محلہ دارالفضل ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22رفروری 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: گلے کا ہار ایک عدد، دو عدد کان کا پھول، ایک عدد انگوٹھی، تین عدد ناک کے پھول (کل وزن 30 گرام، 22 کیریٹ)، زیور نقرئی: پائل ایک جوڑی 120 گرام، حق مہر: بذمہ خواند -/27000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عارف احمد خان غوری — الامۃ: آسیہ بیگم — گواہ: منور احمد

مسل نمبر 7795: میں وسیم احمد خان ولد مکرم عبد المطلب خان صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان ریٹائرڈ آرمی عمر 53 سال پیدائشی احمدی، ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12رفروری 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ بینک میں -/5,00,000 روپے ہیں۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار -/22,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عارف احمد خان غوری — العبد: وسیم احمد خان — گواہ: منور احمد

مسل نمبر 7796: میں شکیل احمد خان ولد مکرم ابراہیم خان صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 58 سال پیدائشی احمدی، ساکن دارالفضل کیرنگ ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اُڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12رفروری 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عارف احمد خان غوری — العبد: شکیل احمد خان — گواہ: منور احمد

مسل نمبر 7797: میں گلشن آرا بیگم زوجہ مکرم ارادت خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 32 سال پیدائشی احمدی، ساکن نرگاؤں ضلع کٹک صوبہ اُڈیشہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18رفروری 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کی بالی ایک عدد 10 گرام، گلے کا ہار ایک عدد 10 گرام (22 کیریٹ)، حق مہر: -/35,000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عارف احمد خان غوری — الامۃ: گلشن آرا بیگم — گواہ: ارادت خان

مسل نمبر 7798: میں نور جہاں بیگم زوجہ مکرم شیخ نصیر الدین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 53 سال پیدائشی احمدی، ساکن چودوار ضلع کٹک صوبہ اُڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28رفروری 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک عدد چین 8 گرام، کان کی بالی ایک جوڑی 5 گرام (22 کیریٹ)، حق مہر: -/30,000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/22,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عارف احمد خان غوری — الامۃ: نور جہاں بیگم — گواہ: احسان خان

مسل نمبر 7799: میں عالیہ محمود خان زوجہ مکرم انور احمد خان، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 22 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتہ: At/Po- OSAP 7th BN BBSR ضلع خوردہ، اڈیشہ، مستقل پتہ: دارالسلام، کیرنگ، ضلع خوردہ، اُڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4رمارچ 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: دو عدد گلے کا ہار 33 گرام، تین عدد کان کے جھمکے 13 گرام، چار عدد انگوٹھی 7 گرام، (22 کیریٹ)، زیور نقرئی: دو عدد پائل 102 گرام، ایک عدد کمر بند 88 گرام، چار عدد پیر کے رنگ 13 گرام، حق مہر: -/65,000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عارف احمد خان غوری — الامۃ: عالیہ محمود خان — گواہ: محمود خان

ارشادِ نبوی ﷺ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-16522243-0794 , 2248-5222
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

ضروری اعلان

اگر آپ قرآن مجید کے احکامات، احادیث نبویہ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات وخطابات سے فیضیاب ہونا چاہتے ہیں۔ اگر آپ اپنے خاندان اور کنبہ کی سچی اصلاح کیلئے قرآنی علوم جاننے کے خواہش مند ہیں تو آپ اخبار بدر ضرور پڑھیں۔ اخبار بدر میں کیا ہوتا ہے اس کیلئے ضروری ہے کہ آپ اپنی زبان میں اسکا ایک نمونہ منگوا کر دیکھیں۔ ابھی لکھیں یا فون کریں۔ مینیجر ہفت روزہ اخبار بدر قادیان فون نمبر : +91-94170-20616

اعلان برائے داخلہ جامعہ احمدیہ قادیان 2016ء

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 1906ء میں ''شاخ دینیات'' کا اجراء فرمایا تھا جو بعد میں جامعہ احمدیہ کہلایا۔ اس جامعہ کے اجراء کا مقصد علمائے دین ومبلغین تیار کرنا تھا۔ گزشتہ ایک سو نو سالوں سے اس جامعہ سے سینکڑوں علماء اور مبلغین کرام فارغ التحصیل ہو کر اندرون و بیرون ہند فریضۂ تبلیغ ادا کر چکے ہیں اور الحمد للہ اب بھی کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔ اس سلسلہ کو جاری رکھنے کے لئے ہر سال جامعہ احمدیہ میں طلبہ کو داخل کیا جاتا ہے۔ لہٰذا داخلہ کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر چٹھی لکھ کر جامعہ احمدیہ سے داخلہ فارم اور داخلہ امتحان کا Pattern اور Model Paper منگوالیں اور اپنے علاقہ کے مبلغ یا معلم صاحب سے نصاب کے مطابق تیاری کرلیں۔ شرائط داخلہ یہ ہیں:

1- اُمیدوار کا کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔

2- داخلہ فارم کی ہر طرح سے تکمیل کر کے 10 رجولائی 2016ء تک پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان کو بذریعہ رجسٹری ڈاک یا ای میل پہنچا دیں۔ دفتر جامعہ احمدیہ داخلہ فارم کا ہر طرح سے جائزہ لینے کے بعد اُمیدوار طالب علم کو قادیان آنے کی تحریری یا بذریعہ ٹیلی فون اطلاع دے گا۔ اطلاع ملنے کی صورت میں یکم اگست 2016ء تک قادیان پہنچ جائیں۔

3- میٹرک پاس کے لئے عمر کی حد 17 سال اور 2+ پاس طالب علم کے لئے 19 سال ہے۔ عمر کی حد میں حفاظ کرام کو استثنائی طور پر رعایت دی جاسکتی ہے۔

4- داخلہ کے لئے اُمیدوار طلبہ کا 4راگست 2016ء بروز جمعرات صبح 09:00 بجے جامعہ احمدیہ قادیان میں تحریری امتحان ہوگا جس میں قرآن مجید، حدیث، دینی معلومات، عربی، اُردو، حساب، انگریزی اور جنرل نالج وغیرہ کے مختصر سوالات دیئے جائیں گے۔ تحریری امتحان میں کامیاب ہونے والے طلبہ کا انٹرویو ہوگا جس میں قرآن کریم ناظرہ، اُردو کی کوئی کتاب اور انگریزی اخبار پڑھوا کر سُنا جائے گا، نیز دینی معلومات اور معلومات عامہ اور طالب علم کا رُجحان معلوم کرنے کے لئے سوالات کئے جائیں گے۔

5- انٹرویو میں کامیاب ہونے والے طلبہ کا نور ہسپتال میں میڈیکل چیک اپ ہوگا۔ جن اُمیدواروں کی میڈیکل رپورٹ تسلی بخش ہوگی اُنہیں جامعہ احمدیہ میں مشروط داخلہ دیا جائے گا۔ اگر اس کے بعد کبھی بھی طالب علم نے جامعہ کی تعلیم میں عدم دلچسپی یا کمزوری یا قواعد جامعہ و بورڈنگ کی خلاف ورزی کا مظاہرہ کیا تو اُسے جامعہ سے فارغ کر دیا جائے گا۔

6- جن طلباء کا داخلہ فارم درست نہ پایا جائے یا تحریری امتحان میں کامیاب نہ ہوسکیں یا میڈیکل ٹیسٹ میں اَن فٹ ہوجائیں، اُن طلباء کو اپنے اخراجات پر واپس جانا ہوگا۔

7- امراء، صدر صاحبان، مبلغین و معلمین کرام سے درخواست کی جاتی ہے کہ ذہین و قابل اور دینی خدمات کا جذبہ رکھنے والے اور نیکی کی طرف راغب طلبہ کا انتخاب کر کے انہیں داخلہ کے نصاب کی اچھی طرح تیاری کروا کر مقررہ تاریخ پر قادیان بھجوائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

رابطہ نمبر: 09463324783 (پرنسپل جامعہ احمدیہ) 09646934736 (ناظم امور داخلہ)

E-mail ID : jaqadian@gmail.com

نوٹ: 1۔ داخلہ فارم میں اُمیدوار طالب علم اپنا ٹیلی فون یا موبائل نمبر ضرور تحریر کرے۔ نیز اپنی جماعت کے صدر صاحب کا ٹیلی فون اور موبائل نمبر بھی ضرور لکھیں۔

2۔ ای میل کی صورت میں درخواست بھجوانے کے ساتھ بذریعہ ڈاک بھی اپنی درخواست بھجوادیں۔

(محمد کریم الدین شاہد، پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)

CONTACT: PRINCIPAL JAMIA AHMADIYYA QADIAN, CIVIL LINES, SARAI TAHIR
PIN CODE: 143516, DISTT: GURDASPUR, PUNJAB, INDIA

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ نمبر 20

نے لاکھوں آدمیوں کو مرتد کر دیا ہے۔ اس اصول نے اسلام کی سخت ہتک کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین۔ جب یہ مان لیا کہ مردوں کو زندہ کرنے والا آسمان پر جانے والا آخری انصاف کرنے والا یسوع مسیح ہی ہے تو پھر ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو معاذ اللہ کچھ بھی نہ ہوئے حالانکہ ان کو رحمۃ للعالمین کہا گیا اور وہ کافۃ الناس کے لئے رسول ہو کر آئے۔ خاتم النبیین وہی ہوئے۔ ان لوگوں کا جنہوں نے مسلمان کہلا کر ایسے بیہودہ عقیدے رکھتے ہیں یہ بھی مذہب ہے کہ اس وقت جو پرندے موجود ہیں ان میں کچھ مسیح کے ہیں اور کچھ خدا تعالیٰ کے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ میں نے ایک بار ایک موحد سے سوال کیا کہ اگر اس وقت دو جانور پیش کئے جاویں اور پوچھا جاوے کہ خدا کا کون سا ہے اور مسیح کا کونسا ہے تو اس نے جواب دیا کہ مل جل ہی گئے ہیں۔

حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض ارشادات اور واقعات پیش کرتا ہوں جن میں آپ کی سیرت کے بعض پہلو اجاگر ہوتے ہیں اور پتا چلتا ہے کہ آپ اپنے آقا ومطاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام ومرتبہ کو صرف علمی اور عقلی رنگ میں ثابت کرنے والے نہیں تھے بلکہ اسلام کی تعلیم کا عملی اظہار بھی آپ کی تعلیم اور عمل سے ہوتا ہے۔

ایک دفعہ ایک شخص عبدالحق نامی نوجوان جو عیسائی ہو گیا تھا۔ حق کی تلاش میں قادیان آیا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پاس کچھ دیر ٹھہرا۔ مختلف ملاقاتوں میں آپ علیہ السلام ان کو مسائل بیان فرماتے تھے۔ ایک دن انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کہا کہ ایک عیسائی کے سامنے جب آپؑ کا نام لیا تو اس نے آپؑ کو گالی دی۔ مجھے یہ بڑا ناگوار گزرا۔ آپ نے فرمایا کہ گالیاں دیتے ہیں اس کی تو مجھے پرواہ نہیں ہے۔ بہت سے خطوط گالیوں کے آتے ہیں جن کا مجھے محصول بھی دینا پڑتا ہے اور کھولتا ہوں تو گالیاں ہوتی ہیں اشتہاروں میں گالیاں دی جاتی ہیں۔ حضور انور نے فرمایا: آجکل بھی یہی حال ہے پاکستان میں بڑے بڑے اشتہار لگتے ہیں اور اب تو کھلے لفافوں پر گالیاں لکھ کر بھیجتے ہیں مگر ان باتوں سے کیا ہوتا ہے خدا کا نور کہیں بجھ سکتا ہے؟ ہمیشہ نبیوں اور راستبازوں کے ساتھ ناشکروں نے یہی سلوک کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ہم جس کے نقش قدم پر آئے ہیں یعنی مسیح ناصری اس کے ساتھ کیا ہوا۔ کیونکہ یہ عیسائی ہو گئے تھے اسلئے مسیح کی مثال پیش کی کہ ان کے ساتھ بھی تو یہی ہوا تھا گالیاں دی جاتی تھیں ظلم ہوا۔ صلیب پر بھی چڑھایا گیا پھر فرمایا اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کیا ہوا۔ اب تک ناپاک طبع لوگ گالیاں دیتے ہیں میں تو بنی نوع انسان کا حقیقی خیر خواہ ہوں۔ جو مجھے دشمن سمجھتا ہے وہ خود اپنی جان کا دشمن ہے۔

جیسا کہ میں نے کہا کہ یہ عبدالحق نامی شخص کئی دن وہاں رہا اور آپ کے ساتھ گفتگو چلتی رہی اور آپ ان کے مختلف سوالوں کے جواب بھی دیتے رہے۔ ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انہیں فرمایا کہ میں آپ کو بار بار یہی کہتا ہوں کہ جب تک آپ کی سمجھ میں کوئی بات نہ آوے اسے آپ بار بار پوچھیں ورنہ یہ اچھا طریق نہیں ہے کہ ایک بات کو آپ سمجھیں نہیں اور کہہ دیں کہ ہاں سمجھ لیا۔ اسکا نتیجہ برا ہوتا ہے۔ تو یہ آپ کا حوصلہ تھا بار بار آپ کہتے تھے پوچھو۔ آپؑ کی ایک تڑپ تھی کہ لوگوں پر حق کھلے اور وہ اسے قبول کریں۔

حضور انور نے فرمایا: ایک واقعہ ایک مریض کی عیادت کا بیان کرتا ہوں لیکن اس میں بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے دعا کے ذکر میں آجکل کے پیروں فقیروں کی طرح اپنی بڑائی بیان نہیں کی کہ میں دعا کروں گا اور میری دعائیں قبول ہوتی ہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور قبولیت دعا کے فلسفے اور اپنی حالت کو خدا تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ڈھالنے کے متعلق ہی بیان فرمایا۔ واقعہ یوں ہے کہ قریشی صاحب کئی روز سے بیمار ہو کر دارالامان میں حضرت حکیم الامت سے علاج کیلئے آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے متعدد مرتبہ حضرت حجۃ اللہ کے حضور دعا کیلئے التجا کی۔ آپ نے فرمایا ہم دعا کریں گے۔ ایک روز آپ انکے مکان پر تشریف لے گئے۔ فرمایا کہ میں نے دعا کی ہے۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ نری دعائیں کچھ نہیں کر سکتیں ہیں جب تک اللہ تعالیٰ کی مرضی اور امر نہ ہو۔ خدا تعالیٰ جب اپنا فضل کرتا ہے تو کوئی تکلیف باقی نہیں رہتی مگر اس کیلئے ضروری شرط ہے کہ انسان اپنے اندر تبدیلی کرے۔ پھر جسکو وہ دیکھتا ہے کہ یہ نافع وجود ہے تو اسکی زندگی میں ترقی دے دیتا ہے یعنی اسکی عمر بڑھا دیتا ہے۔

سچ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے اذن کے بغیر ہر ایک ذرہ جو انسان کے اندر جاتا ہے کبھی مفید نہیں ہوسکتا۔ توبہ واستغفار بہت کرنی چاہئے تا خدا تعالیٰ اپنا فضل کرے جب خدا تعالیٰ کا فضل آتا ہے تو دعا بھی قبول ہوتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: میرا مذہب یہ ہے کہ جب تک دشمن کیلئے دعا نہ کی جاوے پورے طور پر سینہ صاف نہیں ہوتا۔ ادعونی استجب لکم میں اللہ تعالیٰ نے قید نہیں لگائی ہے کہ دشمن کیلئے دعا کرو تو قبول نہیں کروں گا بلکہ میرا تو یہ مذہب ہے کہ دشمن کیلئے دعا کرنا یہ بھی سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسی سے مسلمان ہوئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کیلئے اکثر دعا کیا کرتے تھے اسلئے بخل کے ساتھ ذاتی دشمنی نہیں کرنی چاہئے اور حقیقتاً موذی نہیں ہونا چاہئے شکر کی بات ہے کہ ہمیں اپنا کوئی دشمن نظر نہیں آتا جس کے واسطے دو تین مرتبہ دعا نہ کی ہو۔ ایک بھی ایسا نہیں اور یہی میں تمہیں کہتا ہوں۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس یہ چند باتیں ہیں جو میں نے بیان کی ہیں اس بہت بڑے عظیم ذخیرے میں سے جو آپ نے ہمارے سامنے صحیح اسلامی تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوے کے مطابق رکھا ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ علیہ السلام نے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآنی تعلیم کو اپنانے اور اپنے اوپر لاگو کرنے کا حق ادا کیا ہے۔ ختم نبوت کا صرف نعرہ نہیں لگایا بلکہ آپکا ہر قول وفعل اپنے آقا ومطاع کی اتباع میں تھا اور اسی تعلیم اور اسی شریعت کو ہی قائم کرنے کی آپ کو تڑپ تھی تا کہ دنیا کو پتا چلے کہ یہ خوبصورت تعلیم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری ہے یہی اصلی نجات ہے اور اپنے ماننے والوں کو بھی آپ نے اس پر عمل کرنے کی نصیحت اور ہدایت فرمائی۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں شامل ہونے کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے جہاں عملی نمونے قرآن وسنت کے مطابق قائم کرنے کی توفیق دے وہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام ومرتبہ کا صحیح ادراک بھی ہمیں عطا فرمائے اور اسلام کی حقیقی تصویر ہم دنیا کو دکھانے والے ہوں۔ ☆

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91-82830-58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 65 Thursday 5 May 2016 Issue No. 18

MANAGER : NAWAB AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Mobile : +91-94170-20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com
ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
60 Euro or 80 Canadian Dollar

پہلے سے بڑھ کر اسلام کی باتیں سیکھیں اور اپنے دوستوں کو بتائیں کہ ہم تو مسلمان ہیں اور اسلام کی تعلیم پر عمل کرتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں

ہر احمدی بچے اور نوجوان کا فرض ہے کہ اسلام کی حقیقی تعلیم سے پوری طرح آگاہی حاصل کریں اُس تعلیم سے آگاہی حاصل کریں جس کو اِس زمانے میں کھول کر ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بتایا اور جس پر جماعت احمدیہ قائم ہے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 29- اپریل 2016ء بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے دعویٰ اور جماعت کے قیام سے لے کر آج تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے ماننے والوں پر مسلمانوں کی طرف سے مسلسل یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے آپ کو نبی کہہ کر یا ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی مان کر ختم نبوت کی نفی کی ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ سراسر ہم پر جھوٹا الزام ہے اور اتہام ہے۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے مطابق ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت نبوت کے اس سے زیادہ قائل اور اس کا عملی اظہار کرنے والے ہیں جتنا دوسرے مسلمان فرقے اس کا اظہار کرتے ہیں بلکہ دوسرے مسلمانوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کو اس کا لاکھواں حصہ بھی نہیں سمجھا جتنا اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کی وجہ سے احمدیوں نے سمجھا ہے۔ بہرحال ختم نبوت کو بنیاد بنا کر دوسرے مسلمان ہمیشہ سے احمدیوں کی مخالفت کرتے آئے ہیں۔ مسجدوں میں اس کا بے انتہا اظہار کیا جاتا ہے یہاں تک کہ بچے بھی جن کو شاید کلمہ بھی اچھی طرح یاد نہ ہو احمدی بچوں کو سکولوں میں یہ کہتے ہیں کہ تم مسلمان نہیں ہو بعض بچے بچیوں نے گذشتہ دنوں مجھے لکھا کہ ہمارے سے اس طرح سلوک ہوتا ہے۔ تو میں ان کو یہی کہتا ہوں کہ پہلے سے بڑھ کر اسلام کی باتیں سیکھیں اور اپنے دوستوں کو بتائیں کہ ہم تو مسلمان ہیں اور اسلام کی تعلیم پر عمل کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق ہی آنے والے مسیح موعود کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام اور آپ کا تابع نبی مانتے ہیں۔ ہر احمدی بچے اور نوجوان کا فرض ہے کہ اسلام کی حقیقی تعلیم سے پوری طرح آگاہی حاصل کریں اس تعلیم سے آگاہی حاصل کریں جس کو اس زمانے میں کھول کر ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے بتایا اور جس پر جماعت احمدیہ قائم ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری شرعی نبی ہیں اور شریعت کے لحاظ سے آپ پر نبوت ختم ہوگئی یعنی اب کوئی نئی شریعت نہیں آسکتی اسی طرح قرآن کریم آخری شرعی کتاب ہے اور اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں آنے والے آپ کے غلام نبی ہیں آپ کی شریعت کو جاری کرنے والے نبی ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو ہی دنیا میں پھیلانا ہے۔ بہرحال ہم نے یہی سلوک اللہ تعالیٰ کا دیکھا ہے جب بھی مخالفتیں بڑھیں ان مخالفتوں نے جماعت کے لئے کھاد کا کام کیا۔ اس سے ہمیں تو کوئی نہ فکر کبھی تھی اور نہ ہے اور نہ ہونی چاہئے۔ اس موجودہ مخالفت سے بھی میڈیا کے ذریعہ جماعت کا بڑا وسیع تعارف ہوا ہے جو کہ شاید پہلے ہم اتنے تھوڑے عرصے میں نہ کر سکتے اور پھر یہ بھی کہ بعض احمدی نوجوان جو زیادہ مذہب میں دلچسپی نہیں رکھتے تھے انہیں بھی جماعت کے ساتھ تو اتنا ان کا بعضوں کا اٹھنا بیٹھنا نہیں تھا یا آنا نہیں تھا یا کبھی عید پے آ گئے یا دور سے فاصلہ رکھا لیکن اس میڈیا کے ذریعہ سے انہیں پتا چل گیا ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی مانتے ہیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا کس طرح حق ادا کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کے مقام کو کس طرح قائم کر کے دکھایا اور ہماری کس طرح رہنمائی فرمائی اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہی بعض ارشادات پیش کرتا ہوں۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی شخص مسلمان نہیں ہوسکتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا متبع نہیں بن سکتا جب تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین نہ کرے۔

آپ فرماتے ہیں کہ ہمارا مدعا جس کے لئے خدا تعالیٰ نے ہمارے دل میں جوش ڈالا ہے یہی ہے کہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت قائم کی جائے جو ابدالآباد کے لئے خدا تعالیٰ نے قائم کی ہے اور تمام جھوٹی نبوتوں کو پاش پاش کر دیا جائے جو ان لوگوں نے اپنی بدعتوں کے ذریعہ سے قائم کی ہیں۔ یہ نئی نئی بدعتیں پیدا کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم سے یہ ہٹے ہوئے ہیں۔ اصل میں تو یہ نبوت کی مہر کو توڑنے والے ہیں۔ فرمایا ان ساری گدیوں کو دیکھ لو اور عملی طور پر مشاہدہ کرو کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ہم ایمان لائے ہیں یا وہ؟ فرمایا کہ یہ ظلم اور شرارت کی بات ہے کہ ختم نبوت سے خدا تعالیٰ کا اتنا ہی منشاء قرار دیا جائے کہ منہ سے ہی خاتم النبیین مانو اور کرتوتیں وہی کرو جو تم خود پسند کرتے ہو اور اپنی ایک الگ شریعت بنا لو۔ بغدادی نماز معکوس نماز وغیرہ ایجاد کی ہوئی ہیں فرمایا کیا قرآن شریف یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل میں بھی اس کا کہیں پتا لگتا ہے؟ اور ایسا ہی یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ کہنا اس کا ثبوت بھی کہیں قرآن شریف سے ملتا ہے؟ آنحضرت کے وقت تو شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کا وجود بھی نہ تھا پھر یہ کس نے بتایا تھا شرم کرو۔ کیا شریعت اسلام کی پابندی اور التزام اسی کا نام ہے؟ اب خود ہی فیصلہ کرو کہ کیا ان باتوں کو مان کر ایسے عمل رکھ کر تم اس قابل ہو کہ مجھے الزام دو کہ میں نے خاتم النبیین کی مہر کو توڑا ہے۔ اصل اور سچی بات یہی ہے کہ اگر تم اپنی مساجد میں بدعات کو دخل نہ دیتے اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی نبوت پر ایمان لا کر آپؐ کے طرز عمل اور نقش قدم کو اپنا امام بنا کر چلتے تو پھر میرے آنے کی کیا ضرورت ہوتی۔ تمہاری ان بدعتوں اور نئی نبوتوں نے ہی اللہ تعالیٰ کی غیرت کو تحریک دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر میں ایک شخص کو مبعوث کرے جو ان جھوٹی نبّوتوں کے بُت کو توڑ کر نیست و نابود کرے۔ پس اسی کام کے لیے خدا نے مجھے مامور کر کے بھیجا ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ گدّی نشینوں کو سجدہ کرنا یا ان کے مکانات کا طواف کرنا یہ تو بالکل معمولی اور عام باتیں ہیں۔ غرض اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو اسی لیے قائم کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور عزت کو دوبارہ قائم کریں۔ ایک شخص جو کسی کا عاشق کہلاتا ہے اگر اس جیسے ہزاروں اور بھی ہوں تو اس کے عشق و محبت کی خصوصیت کیا رہی۔ اگر یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عشق میں فنا ہیں جیسا کہ یہ دعویٰ کرتے ہیں تو یہ کیا بات ہے کہ ہزاروں خانقاہوں اور مزاروں کی پرستش کرتے ہیں۔ مدینہ طیبہ تو جاتے ہیں مگر اجمیر اور دوسری خانقاہوں پر ننگے سر اور ننگے پاؤں جاتے ہیں۔ پاک پٹن کی کھڑکی میں سے گذر جانا ہی نجات کے لیے کافی سمجھتے ہیں۔ کسی نے کوئی جھنڈا کھڑا کر رکھا ہے کسی نے کوئی اور صورت اختیار کر رکھی ہے۔ ان لوگوں کے عرسوں اور میلوں کو دیکھ کر ایک سچّے مسلمان کا دل کانپ جاتا ہے کہ یہ انھوں نے کیا بنا رکھا ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کو اسلام کی غیرت نہ ہوتی اور اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ ۔ خدا کا کلام نہ ہوتا اور اس نے نہ فرمایا ہوتا کہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۔ تو بیشک آج وہ حالت اسلام کی ہوگئی تھی کہ اس کے مٹنے میں کوئی بھی شبہ نہیں ہو سکتا تھا مگر اللہ تعالیٰ کی غیرت نے جوش مارا اور اس کی رحمت اور وعدہ حفاظت نے تقاضا کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بروز کو پھر نازل کرے اور اس زمانہ میں آپ کی نبوت کو نئے سرے سے زندہ کر کے دکھا دے چنانچہ اس نے اس سلسلہ کو قائم کیا اور مجھے مامور اور مہدی بنا کر بھیجا۔

حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بعثت مسیح موعود کا اصل منشاء اور مدعا بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ہمارا اصل منشاء اور مدعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جلال ظاہر کرنا ہے اور آپ کی عظمت کو قائم کرنا۔ ہمارا ذکر تو ضمنی ہے اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں جذب اور افاضے کی قوت ہے اور اسی افاضے میں ہمارا ذکر ہے۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ طاقت ہے کہ آپ فیض پہنچانے والے اور فائدہ پہنچانے والے ہیں اور اسی فیض اور فائدے میں آپ نے فرمایا کہ میرا ذکر بھی آ گیا۔ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض ہی ہے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو یہ مقام دیا۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض کے دائرے نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اپنے اندر سمیٹ لیا اور اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر کے ساتھ آپ کے عاشق صادق کا ذکر بھی شامل ہو گیا۔

پھر اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ آپ کی بعثت کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں میں ایک ہزار سال کے اندھیرے زمانے کی وجہ سے جو نئی باتیں اور بدعات پیدا ہوگئی تھیں ان کی اصلاح ہو۔ آپ فرماتے ہیں: پھر میں یہ کہتا ہوں کہ خدا کی طرف سے جو آتے ہیں وہ کوئی بری بات تو کہتے نہیں وہ تو یہی کہتے ہیں کہ خدا ہی کی عبادت کرو اور مخلوق سے نیکی کرو۔ نمازیں پڑھو اور جو غلطیاں مذہب میں پڑ گئی ہوئی ہیں انہیں نکال دیں۔ چنانچہ اس وقت جو میں آیا ہوں تو میں ان غلطیوں کی اصلاح کے لئے بھیجا گیا ہوں جو فیج اعوج کے زمانے میں پیدا ہو گئی تھیں۔ سب سے بڑی غلطی یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی عظمت اور جلال کو خاک میں ملا دیا گیا ہے۔ ایک طرف تو عیسائی کہتے ہیں کہ یسوع زندہ ہے اور تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم زندہ نہیں اور وہ اسی سے حضرت عیسیٰ کو خدا اور خدا کا بیٹا قرار دیتے ہیں کیونکہ وہ دو ہزار برس سے زندہ چلے آتے ہیں نہ زمانے کا کوئی اثر ان پر ہوا دوسری طرف مسلمانوں نے یہ تسلیم کر لیا کہ بیشک مسیح زندہ آسمان پر چلا گیا اور دو ہزار برس سے اب تک اس طرح موجود ہے کوئی تغیر و تبدل اس کی حالت اور صورت میں نہیں ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر گئے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ میرا دل کانپ جاتا ہے جب میں ایک مسلمان مولوی کے منہ سے یہ لفظ سنتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر گئے۔ زندہ نبی کو مردہ رسول قرار دیا گیا اس سے بڑھ کر بے حرمتی اور بے عزتی اسلام کی کیا ہو گی مگر یہ غلطی خود مسلمانوں کی ہے جنہوں نے قرآن شریف کے صریح خلاف ایک نئی بات پیدا کر لی۔ قرآن شریف میں مسیح کی موت کا بڑی وضاحت سے ذکر کیا گیا ہے لیکن اصل میں اس غلطی کا ازالہ میرے ہی لئے رکھا تھا کیونکہ میرا نام خدا نے حَکَم رکھا ہے۔ خدا تعالیٰ نے جس کو حَکَم کر کے بھیجا ہے اس سے یہ باتیں مخفی نہیں رہ سکتیں۔ بھلا دائی سے پیٹ چھپ سکتا ہے۔ قرآن نے صاف فیصلہ کر دیا ہے کہ آخری خلیفہ مسیح موعود ہو گا اور وہ آ گیا ہے۔ اب بھی اگر کوئی اس پر لکیر کا فقیر رہے گا جو فیج اعوج کے زمانہ کی ہے تو وہ نہ صرف خود نقصان اٹھائے گا بلکہ اسلام کو نقصان پہنچانے والا قرار دیا جائے گا اور حقیقت میں اس غلط اور ناپاک عقیدے

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badr, at Fazle-Umar Printing Press Qadian, Harchowal Road Po. Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab, India.
And published at office of the Weekly Badr Moh- Ahmadiyya, Harchowal Road P.o Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor: Mansoor Ahmad